www.KitaboSunnat.com

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

نفاذِ شریعت اور پاکستان

ملک میں نفاذِ شریعت کے سلسلہ میں اربابِ حکومت کو پیش کی گئی اہم دستاویزات کا مجموعہ جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ ملک میں نفاذِ شریعت کا عمل موجودہ دور میں بھی نہایت آسان ہے۔

محمد عطیہ احسن شیخ

کتاب کے مندرجات کا اکثر حصہ قائد تحریک نفاذ شریعت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہم فاضلِ دارالعلوم دیوبند کی تحریرات پر مشتمل ہے۔ نیز خیر الاساتذہ حضرت مولانا نیر محمد صاحبؒ خلیفہ مجاز حضرت تھانوی۔ اور علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے مضامین کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب (اکوڑہ خٹک) اور مولانا حامد میاں صاحب کے ملفوظات بھی شامل ہیں۔

شعبۂ نشر و اشاعت
نجم المدارس کلاچی
ڈیرہ اسمٰعیل خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

نفاذِ شریعت اور پاکستان

ملک میں نفاذِ شریعت کے سلسلہ میں اربابِ حکومت کو پیش کی گئی اہم دستاویزات کا مجموعہ جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ ملک میں نفاذِ شریعت کا عمل موجودہ دور میں بھی نہایت آسان ہے۔

کتاب کے مندرجات کا اکثر حصہ قائد تحریک نفاذ شریعت حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہم فاضل دارالعلوم دیوبند کی تحریرات پر مشتمل ہے۔ نیز خیر الاساتذہ حضرت مولانا نیر محمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت تھانوی۔ اور علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے مضامین کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب (اکوڑہ خٹک) اور مولانا حامد میاں صاحب کے ملفوظات بھی شامل ہیں۔

شعبۂ نشر و اشاعت
نجم المدارس کلاچی
ڈیرہ اسمٰعیل خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ـــــــــ نفاذِ شریعت اور پاکستان
نام مصنف ـــــــــ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہم
تعداد ـــــــــ ایک ہزار
سنہ طبع اول ـــــــــ ۱۴۰۹ھ
مطبع ـــــــــ ادارۃ القرآن پریس کراچی ۵
ناشر ـــــــــ شعبۂ نشر واشاعت نجم المدارس کلاچی

ملنے کے پتے

۱ ۔ قاضی محمد نسیم، نجم المدارس کلاچی ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ فون نمبر ۲۲
۲ ۔ محمد امین نیازی، استاذ دارالعلوم الاسلامیہ انٹرنیپ فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۳ کراچی ۳۸ ۔ فون نمبر : ۶۷۱۳۳۹
۳ ۔ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال ۲ کراچی، پوسٹ بکس : ۱۱۱۸۲
۴ ۔ اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵
۵ ۔ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، اشرف منزل D ۴۳۷ گارڈن ایسٹ کراچی ۵ فون ۷۱۶۴۸۸
۶ ۔ مولانا عبدالقیوم حقانی ۔ مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۔ پشاور
۷ ۔ مولانا جلال الدین صاحب ۔ مدرسہ خضریہ پھیرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنّف کا مختصر تعارف

پیش نظر مجموعہ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت فیوضہم کے بے باک خیالات کا نچوڑ ہے۔ قاضی صاحب ایک جرأتمند ممتاز عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت فصیح و بلیغ اور صاحبِ قلم بھی ہیں۔ اسلام اور ملتِ مسلمہ کو درپیش خطرات کا ہر دور میں بروقت احساس کرکے ان کا سدِباب کرنا قاضی صاحب کی فطرت میں داخل ہے۔

موصوف تقریباً ۱۳۷۰ھ میں مولانا قاضی نجم الدین صاحب کے دیندار گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ مولانا کا خاندان کئی پشتوں سے منبعِ علم و عمل رہا ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر اپنے تعلیمی سلسلے کی تکمیل کے لئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ دارالعلوم میں دیگر اساتذہ کے علاوہ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی سے شرفِ تلمذ حاصل کرنے کے بعد ۱۳۵۸ھ میں سندِ فراغت حاصل کرکے بلوچستان کے ضلع ژوب کی مرکزی جامع مسجد میں ایک عرصہ تک علمی و سیاسی خدمات سرانجام دیتے رہے، اس کے بعد کوئٹہ شہر کی مرکزی اور قدیم درسگاہ مطلع العلوم میں بحیثیتِ صدر مدرس تشنگانِ علوم دینیہ کو سیراب کرنے لگے۔ کچھ عرصہ بعد والدِ محترم کی شدید خواہش اور طلب پر اپنے آبائی وطن کلاچی تشریف لے گئے جہاں آپ نے دیگر خدمات کے علاوہ نجم المدارس کے نام سے ایک عظیم ادارے کی بنیاد ڈالی اور اب تک اسی ادارے میں ہر قسم کی علمی و دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایۂ عاطفت ہم سب پر تادیر قائم رکھے

آمین یا ربّ العالمین

محمد امین نیازی غفرلہ ولوالدیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱	افتتاحیہ	مولانا قاضی عبدالکریم صاحب	۱
۲	مسئلہ تقلید پر بعض شبہات اور ان کے جوابات	مولانا خیر محمد صاحب جالندھری	۱۰
۳	تعبدی امور میں ہر فرقے کو اپنے عمل کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے	علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ	۲۱
۴	صدر اور اراکین شوریٰ کے نام کھلا خط	مولانا قاضی عبدالکریم صاحب	۳۹
۵	اہم محضر نامہ (کھلے خط کا ضمیمہ ۱)	〃 〃 〃 〃	۴۹
۶	علماء کنونشن کے شرکاء کی خدمت میں اہم عرضداشت (ضمیمہ ۲)	〃 〃 〃 〃	۵۴
۷	حکام اور عامۃ المسلمین کے نام ایک دینی پیغام	〃 〃 〃 〃	۵۸
۸	سینیٹ اور قومی اسمبلی کے نام دردمندانہ اپیل	〃 〃 〃 〃	۸۷
۹	صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے	〃 〃 〃 〃	۹۲
۱۰	نفاذ فقہ حنفی کے بارے میں	〃 〃 〃 〃	۱۰۹
۱۱	تحریک شریعت	〃 〃 〃 〃	۱۱۵
۱۲	سیکولر حکومت	〃 〃 〃 〃	۱۲۹
۱۳	فقہ حنفی کا اصلی ہدف	〃 〃 〃 〃	۱۳۶
۱۴	سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت منصف	〃 〃 〃 〃	۱۵۵
۱۵	احناف کی ذمہ داری	〃 〃 〃 〃	۱۶۹
۱۶	مکتوب	حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدظلہ	۱۸۵
۱۷	ملفوظات	شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ	۱۸۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِفتتاحیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد

(۱) تحریک شریعت کے خدام کا پختہ یقین اور مستحکم عقیدہ یہ ہے کہ اس ملک پاکستان کے وجود نفاذ اسلام کیلئے لاکھوں قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا ہے، رہنے والوں کا سب سے بڑا جرم اور سب سے بڑا گناہ اس ملک کے ہزاروں عدالتوں میں اسلام کے خلاف قوانین کا چل چلاؤ ہے۔ قرآن وحدیث کی تصریحات سے ثابت ہے کہ اس سے رب قدیر سخت ناراض ہوتے ہیں اور اس سے قوم میں اختلاف وافتراق کا تباہ کن عذاب نازل ہوجاتا ہے۔ جس کا اب آنکھوں سے مشاہدہ کیا جارہا ہے۔

خدام تحریک کو یقین ہے کہ موجودہ تمام مشکلات کا حل ہر قسم کے مظالم کی روک تھام اور اہل ظلم سے نجات کا واحد راستہ اس بدترین گناہ سے توبہ کرنا اور ملک کے ہر بڑی چھوٹی عدالت میں شریعت اسلامیہ قوانین محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیۃ کا بلا کسی ادنیٰ تاخیر کے فوری طور پر ہی نافذ کردینا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ تحریک شریعت کے کارکن حتمی طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ کا عملی نفاذ کسی مدوّن فقہ کے بغیر ناممکن ہے۔ اور چونکہ اس ملک کی غالب ترین اکثریت فقہ حنفی پر اعتقاد رکھتی ہے بمع دیگر وجوہ ترجیح کے جو اندر کے مضامین میں آپ کے ملاحظہ سے گذریں گے اس لئے جمہوری تقاضوں کے عین مطابق صرف اسی فقہ کا نفاذ ناگزیر ہے پیش نظر مضامین میں اس سلسلہ کے تمام شکوک و شبہات تمام حیلے اور بہانوں اور ہر قسم کے ڈالے گئے اغلوطات کا مکمل اور مدلل جواب آپ کو ملے گا انشاء اللہ۔

ان مضامین میں رفتار حالات کے مطابق کبھی صدر مملکت سے اپنا فرض ادا کرنے کی اپیل کی گئی ہے کبھی اراکین شوریٰ سے بعض میں سینیٹ کے اراکین سے اور بعض میں قومی اسمبلی کے ممبران سے اسلامی جماعتوں نیز عامۃ المسلمین کو اپنا فریضہ یاد دلایا گیا ہے، بعض میں روڑے اٹکانے والوں کے شبہات نیز لیت و لعل کرنے والے ارباب اقتدار کے بہانوں کا جواب دیا گیا ہے تو بعض میں حضرات علمائے کرام اور دینی خطوط پر کام کرنے والوں سے اس سلسلہ میں جدوجہد کو تیز تر کر دینے کی اپیل کی گئی ہے۔

میں ماہنامہ الخیر ملتان کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے میری ضعیف آواز کو اطراف ملک تک پہنچانے میں میری بڑی ہی مدد فرمائی، الرشید ساہیوال بینات کراچی، البلاغ کراچی، خدام الدین لاہور، ترجمان اسلام لاہور اور چٹان لاہور، جسارت کراچی اور کوثر ڈیرہ اسماعیل خاں کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے بعض مضامین کو کلاً یا بعضاً بدیر یا سویر شائع فرما کر اس دینی کام میں میری مدد کی۔ بلد اللہ الامین میں مقیم بعض بزرگوں نے مضامین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ میں سے ایک اہم مضمون کو پمفلٹ کی شکل میں شائع فرما کر ملک کے اہم شخصیات اور ممبرانِ شوریٰ و اسمبلی تک پہنچا کر مزید ممنون احسان فرمایا وکلہم ماجورون انشاء اللہ تعالیٰ۔

کاش کہ تعلیم یافتہ اور بالخصوص دفتری حضرات تک اس قسم کے مضامین زیادہ سے پہنچائے جائیں تو نفاذ اسلام کے لئے کام کرنے والوں کی مشکلات میں بڑی آسانی پیدا ہو،

اب برادر مکرم جناب مولانا مولوی محمد امین صاحب نیازی مدرس مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ واٹر پمپ کراچی سابق رفیق نجم المدارس کراچی نے مضامین کی اہمیت کے پیش نظر بعض مستطیع احباب و اصحاب خیر کو ان مضامین کی یکجا اشاعت کی طرف متوجہ فرمایا ہے خدا کرے وہ حضرات اپنی دینی دوستی کی بنا پر اس طرف توجہ فرمادیں تو بہت بڑی خوشی ہوگی اور اللہ کے رحم و کرم سے یقین ہے کہ انہیں ملک و ملت کی اس اہم خدمت اور شریعت مطہرہ کے نفاذ میں اس اہم جد وجہد اور مساعی مشکورہ کا ان کو اور مولانا محمد امین صاحب مذکور کو اجر عظیم عنایت ہوگا یہاں بھی اور قبر و حشر میں بھی۔

(واللہ ولی التوفیق)

یہ صحیح ہے کہ اذہان کا صحیح راستہ پر لگانا ایک بنیادی بات ہے ان مضامین کا اصل مقصد بھی یہی ہے اور بقول حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ صدر مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان کہ بعض حضرات سے ملنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ عرصہ دراز سے غیر اسلامی قوانین میں مبتلا رہنے کے بعد اب خود احناف کرام کو حنفی بنانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے، مگر مشکل کام مرد میدان بننا ہے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ سنی متحدہ محاذ پاکستان ملتان نے اس کو باقاعدہ اپنا نصب العین بنالیا ہے، سواد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعظم اہلسنت کراچی، تنظیم اہلسنت ملتان، جمعیت اہل سنت پنڈی اسلام آباد خدام اہلسنت چکوال عظیم قوت ہے یہ یک جان و چند قالب بن کر ملک و ملت کی صحیح خدمت کا بیڑہ اٹھائیں اور رحمت حق ان کی دستگیری نہ فرمائے یہ عادت اللہ کے خلاف ہے۔

بھرپور مطالبات کے بعد طریق کار کا تعین بڑا کٹھن اور مشکل مرحلہ ہے خدا کی شان سینٹ کے دو مقتدر علماء قاضی عبداللطیف کلاچی اور مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک نے شریعت بل پیش کر کے اس کا رُخ متعین کر دیا ہے یعنی نفاذ شریعت کے لئے پہلا قدم ایوان بالا کے ممبروں میں نفاذ شریعت کی تجویز پیش کر دینے سے اٹھایا گیا۔ اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ سے سالہا سال تک ملک میں نفاذ شریعت کی تحریک اس سے سو گن کم بھی شائع نہ ہوئی جتنی کہ ایوان بالا میں یہ تجویز پیش کر دینے سے سال دو میں نہ صرف اس کی اشاعت ہو گئی بلکہ یہ مبارک تحریک ملک بھر کے تمام دینی مکاتب فکر کا نقطہ اتحاد بن چکا ہے، دیوبندی، بریلوی مقلدین اور اہلحدیث حضرات سب اس میں متحد ہو چکے ہیں تمام مذہبی اور نیم سیاسی جماعتیں اس کی حمایت میں بھرپور حصہ لے رہی ہیں متحدہ شریعت محاذ سب کا مرکز اور شریعت بل ان کے دل کی دھڑکن بن چکا ہے عامۃ المسلمین میں اس کی پذیرائی اور عام مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حزب اقتدار بوکھلا کر حزب اختلاف کے بعض مولویوں کا سہارا لے رہی ہے اور جو لوگ شریعت بل کی گلی گلی کوچے کوچے مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے تھے ان کو بھی ۱۹۷۳ء کے آئین اور انتخابات کے مطالبات شریعت کے پردہ میں چھپانا ضروری ہو گیا ہے وہ اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؎ نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں

اللہ تعالیٰ سب کو سمجھ عطا فرمائے اور کلمۂ اسلام پر سب کو اتفاق نصیب ہو۔

سینٹ میں پیش کردہ شریعت بل کو ہم نفاذ فقہ حنفی کا پہلا زینہ سمجھتے ہیں اور اس لئے اس کی حمایت کو اپنا اور پوری ملتِ اسلامیہ پاکستانیہ کا مذہبی فریضہ قرار دیتے ہیں، شریعت بل کا نفاذ ہم سمجھتے ہیں کہ باحرام حاجی جدّہ پہنچتا ہے جس کا اصل مقصد حرم بیت اللہ ہے جہاں وہ حج یا عمرہ کے فرائض ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ شریعت بل کے اصل مسودہ کی وہ دفعہ جس میں شریعت کی تعریف کی گئی ہے اور وہ دفعہ جس میں اسے ہر عدالت میں نافذ کر دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے جوں کا توں رکھا جائے۔

تعجب ہے کہ سینٹ میں پیش کردہ شریعت بل جس میں فقہ حنفی کی تصریح نہیں ہے کی مخالفت بیک وقت اور مل کر اس لئے بھی کی جاتی ہے کہ اس میں خصوصیت سے فقہ حنفی کا مطالبہ موجود نہیں ہے اور اس لئے بھی کہ اس سے فرقہ واریت کو ہوا ملے گی انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلاً ؕ دراصل فرقہ واریت کو ہوا ملنے کی بات یہ حضرات ہزار مخالفت کے باوجود صدر مملکت کی زبان سے مستعار لے کر کر رہے ہیں اور اسی طرح دوسرے ارباب اقتدار سے ان کا سب سے بڑا حربہ یہی ہے اور یہ حضرات ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں، صدر نے ریفرنڈم میں کامیابی کے بعد سب سے پہلی تقریر میں یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا تھا جس پر اندر کے مضامین میں علماء کنونشن کے نام مفصل مضمون موجود ہے۔ ہماری ان لوگوں سے بصد ادب یہ استدعا ہے کہ وہ اسلام نافذ کرنے کی وہ عملی صورت پیش فرمادیں جس سے ملک میں اسلام بھی نافذ ہو اور ملک میں فرقہ واریت کو ہوا بھی نہ ملے اہل سنت بھی اسے بخوشی قبول کرلیں اور اہل تشیع بھی اس پر راضی رہیں، قطع ید سارق کا حکم انگلیاں کاٹنے سے بھی پورا ہو اور پہونچے سے کاٹنا بھی ضروری قرار دیا گیا ہو، ساتھ ہی ملک کا جنرل قانون بھی ایک رہے۔ زکوٰۃ وعشر کا لینا حکومت کا حق بھی ہو اور زکوٰۃ عشر کا حکومت کو ادا کرنا خلاف مذہب بھی ہو اور وحدت قانون بھی متاثر نہ ہو۔

جانِ من! ملک میں جب بھی شریعت اسلامیہ کا عملی نفاذ ہوگا ایک ہی اسلامی فرقہ کی مدوّن فقہ کی صورت میں ہوگا ہاں دوسروں کے شخصی حقوق پوری طرح محفوظ رہیں گے نہ دو فقہیں دو قانون چل سکتے ہیں اور نہ ہی اقلیت واکثریت کے فقہی قوانین کو مسترد کرکے کسی ماڈرن فقہ کے نافذ ہونے کا امکان ہے۔

ہاں سیاسی نعروں کی طرح نفاذ شریعت بھی ان نعروں میں دھوکہ دینے کے لئے ایک نعرہ ہی ہے نفاذ اسلام کا ہوائی قلعہ زیر تجویز ہو اور نقش برآب قسم کا طفلانہ مشغلہ مقصود ہو تو فرقہ واریت کی ہوا لگے بغیر اسلام کا نفاذ منٹوں کا کھیل ہے۔

سب سے گھناؤنا کردار ان لوگوں کا ہے جو نفاذ اسلام نظام اسلام آئین شریعت کا نام بھی لے رہے ہیں عام ازیں کہ اقتدار در بر ہیں یا چشم انتظار بر در۔ اور تجویز شریعت (یعنی شریعت بل کیونکہ بل سے مراد تجویز ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہے کیا وہ اتنی سی بات بھی نہیں جانتے ہم کی بھرپور مخالفت کر کے موجودہ نظام حکومت کو استحکام بھی بخش رہے ہیں موجودہ حکومت جو بزعم ان کے ناجائز ہے اس کا استحکام تو حرام ہے اور موجودہ نظام و قوانین حکومت جو بقول سب کے ناجائز اور حرام ہے اس کا استحکام حلال وطیب! فیا للعجب!!

ہم مجبور ہیں کہ ان حضرات کو جو نفاذ شریعۃ کے مقابلہ میں مقتضیات سیاست کو ترجیح دے رہے ہیں ان کی خدمت بادلِ نخواستہ وہی الفاظ پیش کریں جو موجودہ انڈیا میں مسلم مطلقہ ترمیمی بل کو کامیاب کرانے میں روڑے اٹکانیوالوں کو انڈیا کے بعض دینی جرائد نے پیش کئے ہیں ماہنامہ طیب دیوبند بابت جون و جولائی ۱۹۸۶ء لکھتا ہے:۔

خود جن مسلمانوں نے بل کی مخالفت کی انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کسی ہمدردی کا معاملہ نہیں کیا بلکہ وہ اپنی کج فہمی، کج ذہنی اور کج فکری کا مکمل ثبوت فراہم کر گئے اور انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ مسلمانوں کے ہمدرد نہیں بلکہ ان کے سب سے بڑے دشمن ہیں. اور ایسے لوگوں سے مسلمانو کو ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے نہ معلوم یہ لوگ پھر کس راستے سے داخل ہو کر مسلمانوں کو ذہنی اذیت اور باہمی انتشار میں مبتلا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہوں ــــ حوالہ بالا۔

جو لوگ مغلوب السیاست ہو کر نفاذ شریعت پر یورپی جمہوریت کو ملک میں قائم کرنے کو مقدم سمجھنا فرض قرار دے رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حضرات باحرام حاجی کو کراچی سے لاہور واپس لا کر اس پر حرم جانے کے تمام راستے بند کرا کر اگر صد منت و احسان بھی کریں تو پیدل جانے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت مرحمت فرمانا چاہتے ہیں اور وُہ بھی ایسے راستوں سے جن پر قدم بقدم ہلاکت کا خطرہ ہو۔ اس بات کو سمجھنے میں زیادہ غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہر بالغ رائے دہی کے اصول پر پاکستان جیسے ملک میں جب منکرین خدا، منکرین ختم نبوت کو مسلمان سمجھنے والوں ۔ کھلے بندوں سوشلزم اور کمیونزم کا پرچار کرنے والوں اور اسلام کو نامکمل کہنے والوں کی اسمبلی قائم ہو گی تو وہاں نفاذ شریعت کی تجویز کو جو پذیرائی حاصل ہو گی وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ۔ فالی اللہ المشتکیٰ

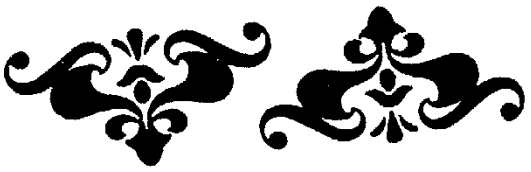

بلاشبہ بعض مقامات پر قلم کی تیزی محسوس کی جاوے گی بالخصوص بیگانوں سے زیادہ یگانوں سے متعلق مگر یہ ؎

خندۂ اہل جہاں کی مجھے پرواہ کیا تھی
تم بھی ہنستے ہو میرے حال بھی رونا ہے یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ؎ باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو میرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

کا منطقی نتیجہ ہے۔ تاہم غیر ضروری تیزی کے لئے میں سب حضرات سے معافی کا خواہاں ہوں۔ اور ان سے اس دعا کی بھی کہ اس میں جو حصہ نفس کی آمیزش کا ہو اور بہت ممکن ہے کہ غالب حصہ یہی ہو اسے اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں اور کچھ تھوڑا سا حصہ اگر اس میں جذبۂ دفاع عن الدین والشریعۃ اور بغض للہ کا ہو تو اسے حسب تصریح سبقت رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ غَلَبَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ میرے لئے ذخیرہ آخرت بنادیں اور باہمت دین کے لئے کام کرنے والوں کے لئے باعث سعادت اور مغالطہ میں پڑنے والوں کے لئے باعث ہدایت بنادیں۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ؎

میتواند کہ دہد اشکِ مرا حسنِ قبول
آں دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

حضرت خیر الاساتذہ مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہٗ کا یہ مضمون سب سے پہلے افتتاحیہ کے بعد دیا جاتا ہے کہ اصل مدعا جواز تقلید پر موقوف ہے اور حضرت کے کلمات طیبات جو صالحات باقیات ہیں باعث برکت بھی ثابت ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسئلہ تقلید پر بعض شبہات

اور

ان کے جوابات

بعض غیر مقلدین حضرات طرح طرح کے اعتراضات و شبہات پیش کر کے سادہ لوح عوام کو پریشان کرتے رہتے ہیں اس لئے آج ہم چیدہ چیدہ شبہات اور ان کے جوابات نقل کئے دیتے ہیں تاکہ ناواقف حضرات مبتلائے فریب نہ ہوں۔

اعتراض نمبر ۱:۔ چاروں مذاہب باہم مختلف ہوتے ہوئے حق کیسے ہو سکتے ہیں؟

جواب:۔ مذاہب اربعہ کا اصل مرکز و منبع تو قرآن و حدیث ہی ہے مگر قوت استنباط اور مدارک اجتہاد مختلف ہونے کی وجہ سے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل اجتہادیہ میں اختلاف کا ظہور ہوا۔ جیسے ایک چشمہ کا صاف شفاف پانی مختلف رنگوں کے شیشوں میں بھر دیا جائے تو اس میں اختلاف صرف شیشوں کے رنگوں کا ہے ورنہ پانی ایک ہی چشمہ کا ہے ایسے ہی مذاہب اربعہ میں اختلاف صرف اجتہادی رنگوں کا ہے ورنہ پانی سب میں قرآن وحدیث کے چشمہ صافی کا ہے۔

اعتراض نمبر ۲:۔ جب چاروں مذاہب حق ہیں تو پھر شخصی تقلید کی کیا ضرورت ہے؟ جس امام کے مسئلہ پہ چاہا اسی پر عمل کر لیا؟

جواب:۔ تجربہ اور مشاہدہ میں یہ بات آچکی ہے کہ اس وقت اکثر طبائع میں فساد اور غرض پرستی غالب ہے۔ اور احادیث فتن میں اس کی خبر بھی دی گئی ہے لہٰذا اگر تقلید میں یہ عموم باقی رکھا جاوے کہ جس امام کے مسئلہ پر چاہے اسی پر عمل کر لے تو اس میں کئی طرح کی خرابیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسائل اختلافیہ میں اسی قول کو لیا جائے گا بلکہ تلاش کیا جائے گا جو اپنی خواہش کے موافق ہو اور مطلوبہ غرض اس سے حاصل ہوتی ہو، ایسے شخص نے اس قول کو دین سمجھ کر قبول نہیں کیا بلکہ اپنا مطلب پورا کیا ہے اس طرح سے یہ شخص ہمیشہ دین کو اپنی خواہش کے تابع بنائیگا خواہشات کو دین کے تابع نہ کرے گا حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تک کوئی شخص اپنی خواہش کو میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ کرے وہ مؤمن نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض نمبر ۳:۔ قرآن پاک میں ظن و قیاس کی مذمت آئی ہے۔
اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنی ظن افادۂ حق میں بالکل کافی نہیں ہے اور قیاس و اجتہاد ظنی چیز ہے پھر اس کی تقلید کیونکر مفید ہو گی؟

جواب:۔ اس آیت میں ظن سے مراد مطلق ظن نہیں ہے ورنہ بہت سی احادیث سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا اس لئے کہ اکثر احادیث اخبار احاد ہیں جو کہ ظنی ہوتی ہیں بلکہ یہاں وہ ظن مراد ہے جو بلا دلیل گمان کہلاتا ہے اور یہی قابل مذمت ہے۔

اعتراض نمبر ۴:۔ قرآن پاک میں تقلید کی مذمت وارد ہے:۔
واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اٰباءنا اولو کان اٰبائھم لا یعقلون شیئًا ولا یھتدون۔ یعنی ان کفار سے جب کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو ان احکام کی جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں تو جواب میں کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی طریق کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے (حق تعالیٰ بطور رد کے فرماتے ہیں) کیا وہ ہر حال میں پیروی کرتے رہیں گے اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ دین کو سمجھتے ہوں نہ حق کی راہ پاتے ہوں ــــ پس معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے اپنے بزرگوں کے طریقہ پر چلنا برا ہے

جواب:۔ آیت کے ترجمہ ہی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ فقہا مجتہدین کی تقلید سے اس آیت کا کوئی تعلق بھی نہیں بلکہ اس میں تو تقلید کفار کا ذکر ہے اور دو طرح سے اس کی مذمت کی گئی ہے۔ اوّل یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آیات واحکام کو رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں مانتے بلکہ اپنے بزرگوں کی اتباع اور پیروی کرتے ہیں دوسرے یہ کہ اُن کے وہ بزرگ دین کی سمجھ اور ہدایت سے یکسر خالی تھے، اور مجتہدین کی تقلید میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں ـــــ کیونکہ کوئی مقلد بھی یہ نہیں کہتا کہ ہم قرآن وحدیث کو نہیں مانتے بلکہ وہ تو یہ کہتا ہے کہ میں بے علم یا کم علم ہوں اور فلاں امام قرآن وحدیث کے ماہر ان کے مطالب ومعانی کو خوب صحیح صحیح سمجھتے ہیں لہٰذا میں ان کے سمجھے اور بتائے ہوئے مطالب کے موافق قرآن وحدیث پر عمل کروں گا۔ غرض مقلد قرآن وحدیث کو رد نہیں کرتا بلکہ مجتہد سے ان کے احکام ومطالب پوچھ کر ان پر عمل کرتا ہے۔ جیسے وہ غلام جو اپنے آقا کی زبان نہیں جانتا مگر ترجمان کے ذریعہ احکامات معلوم کرکے دل وجان سے تعمیلِ ارشاد کرتا ہے تو کوئی باشعور آدمی اسے یہ الزام نہیں دے سکتا کہ آقا کے بجائے اس کے ترجمان کی اطاعت پر کمربستہ ہے اور پھر مقلد فہم ودرایت اور علم وہدایت سے کورے لوگوں کی تقلید نہیں کرتا بلکہ ایسے حضرات کی جو رشد وہدایت اور فہم وفراست کے آفتاب وماہتاب تھے، علم وورع تقوی وتقدس میں یگانۂ روزگار تھے پوری دنیا نے جنہیں فقہاء ومجتہدین اور ائمہ ہُدیٰ کے لقب سے یاد کیا ہے "درچہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک"

چراغ مردہ کجا چشمۂ آفتاب کجا ۔ بہ بیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

اعتراض نمبر ۵:۔ حضرات مجتہدین نے خود فرمایا ہے کہ ہمارے قول پر عمل درست نہیں جب تک کہ اس کی دلیل معلوم نہ ہو پس جن کی تقلید کرتے ہو وہی تقلید سے منع کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب :۔ ائمہ مجتہدین نے جہاں کہیں تقلید سے منع فرمایا ہے اس کے مخاطب وہ لوگ ہیں جو خود درجہ اجتہاد تک پہنچے ہوتے ہیں ۔ امام شعرانیؒ فرماتے ہیں وھو محمول علی من لہٗ قدرۃ علی استنباط الاحکام من الکتاب والسنۃ والا فقد صرح العلماء بان التقلید واجب علی العامی لئلا یضل فی دینہٖ

میزان کبریٰ ص۵۵ ج ۱ ،

یعنی تقلید کی ممانعت اس شخص کے لئے ہے جو پورا مجتہد ہو ورنہ علماء کرام تصریح فرماتے ہیں کہ غیر مجتہد پر تقلید واجب ہے تاکہ وہ اپنے دین میں گمراہ نہ ہو جائے ـــــ نیز ارشاد ہے

وھو محمول علی من اعطی قوۃ الاجتہاد اما الضعیف فتجب علیہ التقلید لاحد من الائمۃ والا ھلک وضل

الیواقیت والجواہر ص۹۶ ج ۲

یعنی اصحاب اجتہاد کو تقلید سے منع کیا گیا ہے جب کہ غیر مجتہد پر کسی ایک امام کی تقلید واجب ہے ورنہ وہ برباد اور گمراہ ہو جائے گا

رف ، خود سوال میں غور کرنے سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ تقلید سے اہلِ اجتہاد کو ہی منع کیا گیا ہے کیونکہ دلیل کی معرفت پر قدرت مجتہد ہی کو ہو سکتی ہے ۔

نیز یہ کہنا کہ ائمہ مجتہدین اپنی تقلید سے منع کرتے ہیں ، اس لئے بھی صحیح نہیں کہ وہ حضرات عام لوگوں کو جو فتویٰ دیا کرتے تھے وہ اکثر دلائل اور بیانِ ماخذ سے خالی ہوتا تھا جس سے معلوم ہوا کہ عملی طور پر وہ تقلید کو جائز ہی رکھتے تھے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض نمبر ۶ :۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کے زمانہ میں تقلید نہ تھی لہٰذا بدعت ہے!

جواب : بے شک اس زمانہ میں تقلید کا لفظ استعمال عام میں نہ تھا مگر اس کی حقیقت اور معنی یقیناً عملی طور پر موجود تھا جیسا کہ بے شمار آثار سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے بعض نظائر ہم نقل بھی کر چکے ہیں البتہ زمانہ صدق و دیانت، ورع و تقویٰ اور پرہیزگاری کا تھا جس میں تقلید شخصی چنداں ضروری نہ تھی، بعد میں زمانہ ہوا پرستی اور خود رائی کا آیا جس میں خطرہ تھا کہ دین خواہشات کے تابع ہو کر رہ جائے تو اس کے پیش نظر وقت کے ذمہ دار اہل علم نے تقلید شخصی کو واجب قرار دیا تو جس طرح حفاظتِ دین واجب ہے ایسے ہی تقلید شخصی بھی ایک وقت میں اسباب حفاظت اور اس کے مقدمات میں سے ہونے کی وجہ سے واجب ٹھہری کہ :۔

"مقدمۃ الواجب واجب" سے کسی کو انکار نہیں پس واضح ہو گیا کہ مطلق تقلید یا شخصی تقلید کو بدعت کہنا صحیح نہ ہوگا ورنہ تدوین حدیث، کتابت قرآن مع الترتیب وغیرہ بھی بدعت قرار پائیں گے ـــــ اور پھر جب خواہش پرستی اور اتباعِ ہوا کی وبا، عام ہونے پر حفاظتِ دین کی خاطر اسے واجب لغیرہ مانا گیا ہے تو یہ شبہ بھی ختم ہو گیا کہ واجب تھی تو خیر القرون کے سلف صالحین اس کے تارک کیونکر ہوئے اس لئے کہ ان کے مبارک دور میں سلامتِ صدر، طہارت قلب، تقوی و تقدس کے پیش نظر ان کے لئے چنداں ضروری نہ سمجھا گیا۔

اعتراض نمبر ۷، تقلید شخصی اگر ضروری ہوتی تو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس کے زیادہ مستحق تھے

جواب :۔ تقلید شخصی کے لئے مجتہد کے مذہب کا مدوّن ہونا ضروری ہے اور صحابہ کرام میں سے کسی ایک کا بھی مذہب مدوّن نہیں اس لئے معذوری ہوئی اور پھر ائمہ اربعہ کے ذریعہ انہی حضرات کا اتباع تو ہو رہا ہے ۔

اعتراض نمبر ۹ :۔ جو مسائل قرآن و حدیث میں منصوص ہیں ان میں تقلید کرنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ خود اجتہاد بھی وہاں پر جائز نہیں ؟

جواب :۔ مسائل تین قسم کے ہیں اوّل وہ مسائل جن میں نصوص متعارض ہیں دوم وہ جن میں نصوص متعارض تو نہیں البتہ معانی متعدد کو محتمل ہیں سوم وہ جن میں نہ تعارض ہے اور نہ ہی معانی کے تعدد کا احتمال ہے پس قسم اول میں رفع تعارض کے لئے مجتہد کو اجتہاد کی اور غیر مجتہد کو تقلید کی ضرورت ہوگی ایسے ہی قسم ثانی میں کسی ایک احتمال کی تعیین کے لئے اجتہاد و تقلید کی حاجت ہوگی مذکورہ دونوں قسمیں ظنی الدلالت کہلاتی ہیں اور قسم ثالث قطعی الدلالت کہلاتی ہے اسمیں ہم بھی نہ اجتہاد کو جائز کہتے ہیں اور نہ ہی اس اجتہاد کی تقلید کو ،

اعتراض نمبر ۱۰ :۔ حدیث شریف میں ہے "اَلدِّیْنُ یُسْرٌ"، یعنی دین آسان ہے اور تقلید شخصی میں بوجہ پابندی کے دشواری ہے لہٰذا التقلید شخصی دین کے خلاف ہے ؟

جواب :۔ دین کے آسان ہونے کے یہ معنی نہیں ہے کہ اس میں نفس کو بھی کوئی ناگواری اور گرانی نہیں ہوتی ورنہ تو آیت "وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا معنی کیا ہوگا ؟ اور کون کہہ سکتا ہے کہ گرمیوں کے روزہ میں دشواری نہیں ہوتی، اور کیا سردیوں کے وضو میں نفس کو مشقت نہیں ہوتی ؟ بلکہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ دین میں کوئی ایسا حکم مقرر نہیں کیا گیا جو انسان کی طاقت سے باہر ہو جیسا کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا" میں بھی اس کو بیان کیا گیا ہے تو اس اعتبار سے تقلید شخصی بھی آسان ہی ہے اور دین کے خلاف ہرگز نہ ہوگی ۔

اعتراض نمبر ۱۱ :۔ مذہبی نسبت کے طور پر اپنے کو حنفی یا شافعی وغیرہ کہنا بدعت و شرک ہے اس کے بجائے اپنے آپ کو محمدی کہنا چاہئے ؟

جواب :۔ حنفی کے معنی ہے امام ابوحنیفہؒ کے مذہب اور طریق پہ چلنے والا۔ اور کسی مناسبت کی وجہ سے کسی دینی طریق کی نسبت غیر نبی کی طرف کرنا جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین (ابوداؤد، ترمذی) کہ میرے طریق کو اور خلفائے راشدین کے طریق کو لازم پکڑو (اختیار کرو) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینی طریق کی نسبت خلفاء راشدین کی طرف کی ہے اور اسی طرح کی نسبت تابعینؒ میں بھی رائج تھی چنانچہ بخاری شریف صـ ۴۳۳ ج ۱ پر ایک سند میں ہے عن ابی عبد الرحمٰن وکان عثمانیاً فقال لابن عطیۃ وکان علویاً ،، اس میں عثمانیاً اور علویاً کے کلمات اپنے اپنے دینی طریق کی طرف نسبت ظاہر کرنے کے لئے ہیں اور یہ دونوں حضرات تابعی ہیں ایسے ہی اگر کوئی ابوحنیفہؒ کے بیان کردہ دینی طریق کو اپنانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نسبت سے حنفی کہلاتا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں جبکہ اسکی نظر سنت نبوی اور خیر القرون کے طریق میں ملتی ہے اور پھر یہ نسبت (یعنی حنفی) محمدی ہونے کے نہ منافی ہے نہ اس کے بجائے استعمال ہوتی ہے کیونکہ محمدی تو اسوقت کہا جائے گا جب کہ دوسرے ادیان کے ماننے والوں مثلاً عیسائی یا یہودی وغیرہ سے امتیاز ظاہر کرنا مقصود ہو اور جب محمدیوں ہی کے مختلف طرق اور مذاہب میں سے کسی ایک کا تعین مقصود ہو تو اسوقت حنفی یا شافعی وغیرہ ہی کہنا ہوگا اس موقعہ پر محمدی کہنا محض تحصیل حاصل ہے یہ شبہ غالباً دین اور مذہب میں فرق نہ کرسکنے کا نتیجہ ہے ورنہ ع

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

اعتراض نمبر ۱۲:۔ تقلید مجتہد کی کی جاتی ہے اور امام ابو حنیفہ مجتہد نہ تھے بلکہ بعض مؤرخین کے بقول انہیں صرف سترہ حدیثیں ہی پہنچی تھیں؟

جواب:۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کا علمی مقام اور ان کی محدثانہ شان کمال اجتہاد و استنباط علم و ورع تقویٰ و تقدس کا مختصر تذکرہ اور نمونہ پچھلے اوراق میں ہم نے ذکر کر دیا ہے آپ کا مجتہد ہونا بلکہ امام المجتہدین ہونا دوپہر کے سورج کی طرح درخشاں ہے، حافظ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں امام صاحب کا نام حفاظ حدیث میں ذکر کیا ہے اور محدثین حافظ حدیث اس کو کہتے ہیں جسے کم از کم ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔ امام ابو حفص کبیرؒ حضرت امام صاحبؒ کے اساتذہ کا شمار ۴ ہزار بتلاتے ہیں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے سفر السعادت میں علامہ ذہبیؒ علامہ ابن حجرؒ اور سیف الائمہ سالمی وغیرہ حضرات کے حوالہ سے حضرت امام کے شیوخ و اساتذہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعداد ۴ ہزار ہی نقل کی ہے اگر بالفرض ایک استاد سے ایک حدیث ہی لیتے تو چار ہزار ہو جاتیں، حالانکہ اس وقت حفاظ حدیث ہی کا دور دورہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا مشہور مقولہ ہے قولہ عندنا اذا لم نجد آثارًا کالاشرعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہ ملے تو ہم ابوحنیفہ کے قول کو حدیث کے بجائے سمجھتے ہیں۔ نیز فرمایا کرتے تھے کہ امام ابوحنیفہؒ کی بات کو ان کی رائے مت کہا کرو حدیث کی شرح اور تفسیر کہو، یہ بھی فرمایا کہ علماء امام صاحب سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔ کم از کم حدیث کی شرح کے لئے تو ان کی احتیاج ظاہر و باہر ہے اور یہ بھی فرماتے کہ جس شخص کو امام صاحب کے علم سے حصہ نہیں ملا وہ علم سے محروم ہے۔ انہی عبداللہ بن مبارکؒ نے امام صاحبؒ سے ایک حدیث روایت کی کہ ایک شخص نے کچھ کہا تو غصہ سے فرمایا کہ تم لوگوں کا اس سے مقصد کیا ہے تم لوگوں کا اس سے کیا مقصد ہے جس کو خدا نے بلند مرتبہ بنایا ہے وہی بلند ہوگا اور جس کو خدا نے برگزیدہ کر لیا ہے وہی برگزیدہ ہوگا اور فرمایا کہ میں نے بڑے بڑوں کو دیکھا ہے کہ امام صاحب کی مجلس میں ان کی کوئی علمی حیثیت نہ تھی ۔ اور میں نے خود کو کسی مجلس میں پہنچ کر حقیر نہیں پایا سوا امام صاحب کی مجلس کے ـــــ نیز یہ بھی فرماتے کہ ابوحنیفہؒ سے بڑھ کر کوئی شخص اس لائق نہیں کہ اس کی پیروی کی جائے کیونکہ وہ امام تھے متقی تھے پرہیزگار تھے عالم تھے فقیہہ تھے انہوں نے اپنی سمجھ اور دانائی، ذکاوت اور بصیرت سے علوم کا وہ انکشاف کیا کہ کوئی اس کی نظیر نہ لا سکا۔

موافق ص ۵۱، ۵۲، ۵۳ ج ۲

راقم الحروف نے یہاں پر صرف حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے اقوال پر اکتفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے جو کہ حضرت امام اعظمؒ کے جلیل القدر تلامذہ میں سے ہیں اور امام بخاری کے وہ عظیم الشان استاذ ہیں جنہیں امام بخاریؒ نے اپنے رسائل میں وقت کا سب سے بڑا عالم تسلیم کیا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں دوسروں کو بے علم تک کہہ دیا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کو تو اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم امیر المؤمنین فی الحدیث اور وقت کا امام وغیرہ سب کچھ مانتے ہیں مگر خود عبداللہ بن مبارکؒ نے جن کو اپنا بڑا مانا اور سب کچھ سمجھا وہ ان کی نظر میں کچھ نہ تھے اسی لئے محدث ابو عصمہ سعد بن معاذؒ جب کسی سے ابن مبارکؒ کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہؒ کی تنقیص سنتے تو فرمایا کرتے تھے کہ وہ جو لوگ عبداللہ بن مبارکؒ[1] کو تو امام سمجھتے ہیں اور خود عبداللہ نے جس کو امام مانا تھا اس کو امام نہیں مانتے ان کی مثال شیعہ حضرات کی سی ہے کہ وہ حضرت علی کو تو امام مانتے ہیں لیکن جن کو حضرت علیؓ نے اپنے لئے امام تسلیم کیا تھا ان کو امام ماننے کے لئے تیار نہیں (یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو)" موفق ص۲۴ ج۲

وھذا اخر ما اوردنا فی ھذا الکتاب فالحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ صفوۃ البریۃ وسید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

---

[1] امام اعظم کی محدثانہ شان اور علمی کمال کا واضح ترین ثبوت یہ ہے کہ دنیا کا کوئی محدث ایسا نہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ امام موصوف کا شاگرد نہ ہو آپ کے اس مقام و مرتبت کے علم کے بعد زبانِ طعن دراز کرنا اپنے ہی نامۂ اعمال کو سیاہ کرنا ہے۔ (از مرتب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

یہ مضمون علامہ خالد محمود صاحب دامت معالیہ کا اہم مضمون ہے جس میں وحدت قانون پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور جو اس ملک میں نفاذ فقہ حنفی کے لئے ایک بنیادی نقطہ ہے یہ حضرت الاستاذ حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مضمون کے متصل دیا جا رہا ہے۔

تعبّدی امور میں ہر فرقے کو اپنے عمل کرنے کی اجازت ہونی چاہئے

ہمارا یہ مطلب نہیں کہ وحدت ملّی کے لئے شیعہ اپنے تعبدی امور میں بھی سوادِ اعظم کے ساتھ رہیں ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ اختلاف ملک کے انتظامی امور میں دخیل نہ ہونے چاہئیں۔

شیعہ حضرات پرسنل لاء کے طور پر اپنے تشخصات کا تحفظ چاہتے ہیں تو انہیں کھل کر اس کی وضاحت کر دینی چاہئے اس کا انکار کوئی نہ کر سکے گا پھر یہ بات ملک کی دفاقی شرعی عدالت پر چھوڑ دی جائے کہ جس بات کو کوئی فرقہ اپنے امتیازی قوانین کہہ رہا ہے وہ ان کے ہاں ان کی کتابوں میں بھی موجود ہیں یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ مسائل ان کے چند مذہبی جنوں رکھنے والوں کی شریعت محمدی میں اپنی ابتداع ہو اور ایک من گھڑت اختراع، ہر فرقہ جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل کو اپنے امتیازی مسائل بتائے تو یہ ضروری ہونا چاہئے کہ وہ قوانین ان کی اپنی پہلی مستند کتابوں میں ضرور موجود ہوں، یہ اس لئے ضروری ہے کہ طالع آزما سیاستدان مسلمانوں کو فرقہ بندی میں الجھا کر کہیں اپنے لئے کوئی راہ ہموار نہ کر سکیں۔ ہم اس وقت اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتے کہ اس وقت مختلف فرقوں میں کون کون سے کام مذہب کے نام پر کئے جا رہے ہیں اور ان کا اس مذہب میں کوئی نشان بھی ملتا ہے یا نہیں؟ یہ امور کسی شرعی عدالت کے سپرد ہوں تو وہی ان کے تاریخی پس منظر کی کوئی نشاندہی کر سکے گی۔

انگریزوں نے داخلی امور کو کیوں محدود رکھا

شیعہ عالم غلام حسین نجفی کی عبارت آپ دیکھ آئے ہیں کہ انگریزی دور میں سنیوں کے فیصلے فقہ حنفی کے مطابق اور شیعوں کے فیصلے ان کے اپنے مسلک کے مطابق ہوتے تھے، سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے مختلف فرقوں کے مسلک کو ان کی داخلی حدود سے کیوں آگے نہ بڑھنے دیا؟ یہ اس لئے کہ اس سے آگے ملکی قوانین کی وہ حدود شروع ہوتی ہیں جن کا تعلق کسی ایک فرقے سے نہیں ہوتا بلکہ پورے ملک سے ہوتا ہے ایسے امور میں کوئی بھی حکومت کسی پرسنل لاء کو اپنی حدود سے تجاوز کرنے کا موقعہ نہیں دیتی ملک صرف ایک قانون سے چلتا ہے دو تین قانونوں سے نہیں،

انگریزوں کے اس ملک سے چلے جانے کے بعد اب وہ حق پاکستان کی سُنّی اکثریت کو ملتا ہے کہ وہ اس ملک کے قوانین اپنے سیاسی، اقتصادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معاشرتی اصولوں کے مطابق وضع کریں ۔ اور شیعہ حضرات ان امور میں سُنّی فقہ کو اسی طرح گوارا کریں جس طرح انگریزی دور میں وہ انگریزوں کے ملکی قوانین کو برداشت کرتے تھے اور اپنے داخلی امور میں وہ اپنے مسلک پر اسی طرح عمل کریں جیسا کہ وہ اس دور میں کرتے تھے جس کی نشاندہی غلام حسین نجفی صاحب نے اپنی مذکورہ عبارت میں کر دی ہے ۔ سُنّی حضرات کو بھی چاہیئے کہ وہ شیعہ کو ان کے داخلی امور میں اس طرح پرسنل لاء کا حق دیں جس طرح انگریزوں نے انہیں یہ حق دے رکھا تھا ۔

انگریزی حکومت کی نظر میں سُنی اور شیعہ سب ایک تھے انہوں نے اسی حد تک ان دونوں کو اپنی اپنی فقہ کے مطابق عمل پیرا ہونے کا موقع دیا جس حد تک ان کے تعبدی امور تھے یا طلاق و نکاح اور میراث وغیرہ کے مسائل تھے ملک کے انتظامی امور ان کے اپنے بنائے ہوئے قانون کے سخت تھے ، انتظامی امور کا ضابطہ ہر ملک میں ایک ہی ہوتا ہے جس ملک میں دو عملی راہ پا جائے اسے کبھی استحکام نہیں ملتا اور نہ کوئی حکومت اپنے آپ کو اتنا کمزور کر سکتی ہے کہ اپنے ہاتھوں ملک میں دو عملی چلا دے ۔

جس انگریز حکومت نے دونوں مسالک کو اپنے تعبدی امور میں اپنے اپنے طریقے پر عمل کرنے کی آزادی دے رکھی تھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے دونوں کی رضا جوئی کے لئے ملک میں دو پبلک لاء (بلکہ ہندوؤں اور سکھوں کو ساتھ شامل کر کے چار پبلک لاء) کیوں نہ نافذ کر دیئے ، انہوں نے یہ اس لئے نہ کیا کہ ایک پبلک لاء کے بغیر کوئی حکومت مضبوط نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی ملک استحکام حاصل کر سکتا ہے ، انگریزوں سے ہمیں ان کے معاہدہ و مقاصد سے لاکھ اختلاف سہی لیکن اس میں شک نہیں کہ اصولِ حکمرانی اور ضوابطِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں بانی ہے وہ اچھی طرح واقف تھے اور جانتے تھے کہ ایک پبلک لاء کے سوا کوئی ملک امن و سلامتی نہیں پا سکتا آخر انہیں ایک ملک کا انتظام کرنا تھا۔ اسے چلانا تھا وہ اسمیں دو عملی کی راہیں نہ کھول سکتے تھے۔

کسی فرقے کا داخلی حدود سے آگے بڑھنا ایک سیاسی قدم ہے

شیعہ علماء کی نگاہ میں تو فقہ جعفری کا مطالبہ بس اسی حد تک ہے جس کا بیان غلام حسین نجفی صاحب کے بیان میں آپ پڑھ آئے ہیں لیکن شیعہ لیڈروں کی نگاہیں کچھ اس سے آگے ہیں اس کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو اس کی کڑیاں علامہ خمینی صاحب سے جا ملتی ہیں وہ پاکستان میں دو عملی پیدا کر کے اس کا فائدہ ایران کو پہنچانا چاہتے ہیں اور یہ اسی طرح ہے جیسے ہمارے ملک کا اشتراکیت پسند طبقہ اپنے اختلافات کو پروئے کار لا کر اس کا فائدہ موجودہ افغانستان کو دینا چاہتے ہیں ان دونوں خطروں سے بچنے کی ہمارے لئے بس ایک ہی راہ ہے کہ ہم بلا امتیاز فرقہ ایک اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوں اور ملک کا پبلک لاء صرف ایک ہو، کراچی میں بائیس علماء کرام کی تاریخی میٹنگ میں سب فرقوں نے مل کر اس ملک کو اسلامی خطوط پر چلانے کا ایک خاکہ تیار کیا تھا اس میں شیعوں کے مفتی جعفر حسین صاحب بھی تھے انہوں نے کہیں یہ نہ کہا تھا کہ پاکستان میں دو پبلک لاء نافذ ہوں گے اور اسی طرح اس ملک کا اسلامی کام آگے چلے گا تحریک پاکستان میں بھی شیعہ سنی سب ایک تھے، اتحاد میں برکت ہے یہ صرف ایک خوشگوار مقولہ ہی نہیں بلکہ ایک بنیادی حقیقت ہے، پاکستان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا پرچم شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی لہرائیں اس پر بھی شیعہ سنی ایک تھے قومی اسمبلی کی قرارداد مقاصد اور کراچی کے ۲۲ علماء کے کنونشن میں بھی سب آپس میں متفق تھے اب اس موقع پر کیا ضرورت پیش آگئی کہ پاکستان میں یکایک ڈو اسلام کا نعرہ لگنے لگا۔ دو پبلک لاء کا مطالبہ ہونے لگا اور فقہ جعفری کی تحریک ان سیاسی عوامل کے ساتھ لے کر آگے بڑھی جو خاص اس وقت کی پیداوار نہیں سوچنے کی بات ہے کہ یہ بات ایران کے موجودہ مذہبی انقلاب سے پہلے کیوں نہ اٹھائی گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ ایران کی موجودہ تنگ نظر مذہبی حکومت اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ اس کے پڑوس میں ایک اور مستحکم سنی سلطنت ہو۔ پچھلے دور میں ایران کو ترکی کی مضبوط سنی سلطنت کے ہاتھوں کیا کچھ نہیں دیکھنا پڑا اب وہ کس طرح پسند کریں گے کہ پاکستان ایک مضبوط سنی ملک کے طور پر ابھرے۔

ہمسایہ ملک کے اس مذہبی انقلاب کے ساتھ ہی پاکستان کے شیعی کیمپ سے ملک کے دو پبلک لاء کی آواز اٹھی یہ آواز وہ محب وطن شیعہ نہ سمجھ پائے جو پاکستان کو ایک مضبوط اسلامی ریاست دیکھنا چاہتے ہیں وہ محض مذہبی عقیدت میں فقہ جعفری کا نعرہ لگانے لگے اور یہ بات نہ سمجھ سکے کہ اس تحریک سے اس ملک میں دو عملی کو راہ ملتی ہے اگر اس میں کچھ بھلائی ہوتی تو یہ موضوع انہیں باہر سے کیوں ملتا اور اگر یہ بات ان کے اندر کی آواز ہوتی تو تحریک پاکستان میں یہ حضرات کبھی ایک اسلام کے جھنڈے تلے جمع نہ ہوتے، تحریک کے موجودہ حالات پر نظر رکھنے والوں پر یہ حقیقت کسی طرح چھپی نہیں کہ اپنے مرکز اور وفاداری کے لحاظ سے تحریک نفاذ فقہ جعفری یقیناً ایک بیرونی تحریک ہے اور اس کا پروگرام ملکی قانون کی دو عملی سے پاکستان کے استحکام کو سبوتاژ کرنا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو ملکی قانون چلنے کی عملی مشکلات

پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اس کی سلامتی اور تحفظ کے لئے کسی بھی دشمن ملک سے جو جنگ لڑی جائے وہ یقیناً جہاد ہے فقہ حنفی کے مطابق جہاد کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے پاکستان کے سنی مسلمان ان دو جنگوں میں جو ماضی میں پاکستان پر مسلط کی گئی ہیں اپنی قربانی کو جہاد سمجھتے رہے ہیں، صدر ایوب مرحوم نے جب ریڈیو پاکستان سے کلمہ پڑھ کر اس مقابلے کا آغاز کیا تو پاکستان کے ہر سنی مسلمان کے دل و دماغ میں جہاد کے سوا اور کوئی تصور نہ تھا اور اسی پر ریڈیو پاکستان کے سب ترانے گائے جاتے تھے۔

اب اگر اس وقت فقہ جعفری بھی پبلک لا رہوتی اور اس کے مطابق اثنا عشری شیعہ اعلان کرتے کہ یہ جہاد نہیں، فقہ جعفری کی رُو سے جہاد کا دروازہ اس وقت تک بند ہے جب تک حضرت مہدی کا ظہور نہیں ہوتا۔ تو آپ ہی سوچیں پاکستان پر کیا گذرتی؟ اور اگر پاکستان کا کوئی نقصان ہوتا تو وہ حقیقت میں کن کا نقصان تھا انہی کا جن کا یہ ملک ہے جن کی یہاں اکثریت ہے اور جن کا پبلک لا یہاں ان کا اکثریتی حق ہے اور اسی کے مطابق ملک چلتے ہیں ۔۔۔ جہاد امام کے بغیر نہیں ہوتا اور شیعہ عقیدہ کے مطابق ان کے بارھویں امام منصوص غائب ہیں جب تک وہ نہ آئیں اس وقت تک جہاد کا دروازہ بند ہے۔ شیعہ حضرات کے ملا خلیل قزوینی لکھتے ہیں:۔

"تا ظہور قائم علیہ السلام جہاد و در شہادت بستہ مے شود"

(کتاب جزو سوئم صفحہ ۲۷۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت امام مہدی کے آنے تک جہاد اور در شہادت دونوں بند ہیں"
لکھا ہے:۔ کشودہ خواہد شد برائے خونریزی بے کشاید آں را صاحب شمشیر
آلِ رسول علیہ السلام مراد قائم علیہ السلام است صـ ۱۸۳) کسی ملک کا سُنّی
سربراہ جہاد کا اعلان کرے تو شیعوں کے ہاں وہ جہاد نہیں۔

اب یہاں فقہ جعفری کے تقاضے پورے کئے جائیں گے یا ملکی تقاضوں
کو سامنے رکھا جائے گا۔ سنی سربراہ مملکت فقہ حنفی کے مطابق اعلانِ جہاد
کرتا ہے تو کیا اس بات کی کوئی تک ہے کہ فوج میں جو شیعہ افسر ہوں وہ فقہ
جعفری کے فیصلے کا انتظار کریں؟ فقہ جعفری میں تو یہی ملے گا کہ امام مہدی
کے آنے تک در جہاد بند ہے اب بتائیے ملک میں دو متوازی پبلک لاء
کیسے چل سکیں گے اگر چلیں گے تو ملک کا کیا ہوگا، ہماری فوج سُنی شیعہ دونوں
پر مشتمل ہے تو کیا یہ دونوں طبقے اپنی اپنی فقہ کا انتظار کریں گے یا ملکی قانون
ایک ہونا چاہیئے جو ملک کا تحفظ کرے۔

مسلمانوں کو دو قوموں میں تقسیم نہ کیجئے

ملک میں دو پبلک لاء ہونے کی صورت میں پاکستان کے مسلمان دو قوموں میں
تقسیم ہو جائیں گے ۸۵/۹۰ فیصد مسلمانوں کا پبلک لاء فقہ حنفی ہوگا اور ۱۵ فیصد کا
پبلک لاء فقہ جعفری ــــ مشترکہ معاملات میں کیا ہوگا۔ یہ پولیس انتظامیہ اور
مشترک عدلیہ جانے، یہ وقت ہی بتائے گا کہ اسمبلی ممبران اور ہائی کورٹ
کے جج صاحبان جب اپنے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا کریں گے تو انہیں
پہلے اپنے سُنّی شیعہ ہونے کی پوزیشن واضح کرنا ہوا کرے گی، حنفی فقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جعفری فقہ میں حلف کے مسائل اور اس کے اٹھانے کے پیرائے مختلف ہیں۔ اس ملک کا دنیا کی دوسری قوموں پر کیا اثر پڑے گا جو ایک اپنے بنائے ہوئے ملک میں بھی ایک ضابطہ کار کے مطابق نہ چل سکے۔

پھر کیا ملک کی اکثریت شیعہ جج کے حلف اٹھانے کو ہمیشہ شک کی نگاہ سے نہ دیکھے گی مبادا اس کے پیچھے تقیہ کارفرما ہو، ظاہر ہے کہ اس سے ملک کے عوام پر کچھ اثر نہ پڑے گا اس قسم کے امور ملک میں فرقہ بندی کے بندھنوں کو ڈھیلا کرنے کی بجائے اور مضبوط کریں گے اور ملک دو قوموں میں تقسیم ہو کر رہ جائے گا۔

قدم قدم پر سُنّی شیعہ تفریق کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دونوں کی مردم شماری بھی پھر علیحدہ علیحدہ ہونے لگے گی، پھر اسمبلیوں میں ان کی نشستیں بھی ان کی ملکی تعداد کے مطابق ہوں گی اور ظاہر ہے کہ پھر ان کے الیکشن بھی جُدا جُدا ہوں گے زندہ قوموں کا کیا یہی کردار ہے کہ ہر بات میں ایک دوسرے سے کٹ جائیں اور ایک ملک کے ہوتے ہوئے دو عملی کی راہ پر چل نکلیں، ملکی دستور کے مطابق سربراہ مملکت کا مسلمان ہونا ضروری ہے، اثنا عشری فرقے کے لوگ جو قرآن کریم کو اس کی موجودہ ترتیب میں آسمانی کتاب اور رسولی ترتیب نہیں مانتے، وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صحیح قرآن وہی ہے جو بارھویں امام کے پاس غار میں رکھا ہے فقہ حنفی کے مطابق ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہے اب حنفی فقہ کے مطابق تو ایسا عقیدہ رکھنے والا سربراہ مملکت نہ ہو سکے گا اور جعفری فقہ اس شخص کو کافر نہیں کہتی جو موجودہ قرآن کو اس کی موجودہ ترتیب کے ساتھ الٰہی کتاب نہ سمجھے (جیسے اثنا عشری شیعہ جناب محمد بن یعقوب الکلینی کو کافر نہیں کہتے جو موجودہ قرآن کو صحیح کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی تسلیم نہیں کرتے اور اس کتاب کو وہ ایک محرف اور بدلی ہوئی کتاب مانتا ہے) ان کے ہاں ایسا شخص جو موجودہ قرآن کی غیر منزل من اللہ صحت پر یقین نہیں رکھتا سربراہ مملکت ہو سکے گا، آپ دیکھیں کہ ان کے ہاں وہ مسلمان کہا جائے گا اور ملک کی اکثریت اسے مسلمان نہ سمجھتی ہو گی اب آپ ہی غور فرمائیں یہ دوعملی کی پالیسی آپ کو کہاں سے کہاں لے جائیگی

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دو پبلک لاء کبھی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے نہ عوام کو کبھی اس سے امن ملتا ہے ایک ملک میں دو پبلک لاء رائج کرنا ملک کو ایک ایسی داخلی جنگ میں دھکیلنا ہے جس کے شعلے شاید ہی کبھی سرد پڑ سکیں ایسے مواقع پر پھر بیرونی طاقتیں فائدہ اٹھاتی ہیں اور وہ قوم جو خود اپنے ہاتھوں دو حصوں میں بٹ گئی ہو کبھی ایک قوم نہیں کہلا سکتی نہ اس کو کوئی بیرونی طاقت ایک قوم سمجھتی ہے جن شیعہ زعماء کی نگاہیں اس دور کی منزل پر نہیں وہ پاکستان کے ہرگز خیر خواہ نہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ ملک میں فقہ جعفری کی تحریک کسی قیمت پر بھی ٹھنڈے پڑے وہ اس پر کبھی قانع نہ ہوں گے کہ انہیں اپنے تعبدی امور اور نکاح وطلاق اور میراث میں اپنے مسلک پر عمل کرنے کی اجازت ہو۔

تحریک کی کامیابی میں شیعہ زعماء کا نقصان

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ:۔

شیعہ زعماء اگر کچھ بھی غور کریں تو انہیں معلوم ہو گا کہ اس وقت ان کے ممبرانِ اسمبلی ان کی ملکی تعداد سے کہیں زیادہ ہیں، یہ کیوں؟ یہ اس لئے کہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ملک کے ایک پبلک لاء کے تحت اسمبلی میں گئے ہیں اور انہیں اقلیت نہیں سمجھا گیا کہ ان کی نمائندگی ان کی تعداد کے مطابق ہو اگر یہ لوگ ایک قانون کے تحت نہیں فقہ جعفری کی راہ سے اسمبلیوں میں جائیں تو ظاہر ہے کہ وہ پانچ فیصد سیٹوں سے زیادہ کے حقدار نہ ہوں گے اور پھر اس صورت میں ان شیعہ زمینداروں اور تاجروں کو کون آگے جانے دے گا ان پانچ فیصد نشستوں پر بھی پھر مذہبی آیت اللہ جائیں گے جن کا نقشہ آپ ایران کی مذہبی حکومت میں اب دیکھ رہے ہیں۔

شیعہ کے مذہبی لوگ تو اس لئے فقہ جعفری کو پبلک لاء بنانا چاہتے ہیں کہ انہیں اس سے شیعہ زمینداروں سے نجات ملے گی اور ان کی بجائے ان کے آیت اللہ اسمبلیوں میں جایا کریں گے لیکن تعجب ان کے اس دنیا دار طبقے پر ہے جو اپنے مستقبل پر بھی نظر نہیں رکھتے اور یہ نہیں جانتے کہ اسی سے کتنا فائدہ فقہ حنفی کے ماننے والوں کو ملے گا اور کتنی نشستوں کا استحصال انہیں اہل سنت کو واپس کرنا ہوگا جسے وہ سالہا سال سے مسلمانوں کے ایک پبلک لاء کے تحت دباتے ہوتے ہیں۔

تعجب نہ کیا جائے کہ وہ اتنی بات کیوں نہ سمجھتے ہوں گے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ضرور اس کو سمجھتے ہوں گے لیکن ان کی نظریں ایران کی موجودہ سیاسی پوزیشن پر لگی ہیں اور وہ اس امید موہوم میں خود اپنے ہی استحکام سے کھیل رہے ہیں ؎

اپنے منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں دام کا
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء

ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد تیس فیصد سے زیادہ ہے ان میں سُنّی شیعہ دونوں شامل ہیں اور یہ شرح فی صد اس شرح سے کہیں زیادہ ہے جس تعداد میں شیعہ پاکستان میں پائے جاتے ہیں یہ پانچ فیصد سے زیادہ نہیں ہے مگر آپنے دیکھا ہوگا کہ وہاں مسلمانوں نے دو پبلک لاء کی آواز کبھی نہیں اٹھائی نہ وہاں کی شیعہ آبادی نے بھی کبھی سُنی آبادی کو نہیں کہا کہ آؤ ہم مل کر ہندوستان میں دو پبلک لاء کا مطالبہ کریں، پاکستان میں اگر فقہ جعفری کی تحریک چل سکتی ہے تو ہندوستان میں قانون اسلام کے لئے دو پبلک لاء کی تحریک کیوں نہیں چل سکتی اور شیعہ وہاں کیوں خاموش ہیں وہ اس عنوان سے کیوں آگے نہیں آتے۔

اس کے جواب میں ایک ہی بات کہی جا سکتی ہے کہ ہندوستان کا حکمران طبقہ اپنے ملک کے عدم استحکام کا حامی نہیں وہ اپنے ملک کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھنا چاہتا ہے اگر وہاں دو پبلک لاء کی تحریک اٹھے تو حکومت اسے اوّل ہی دھلے میں خلاف قانون قرار دے گی اور اس کے قائدین کے خلاف وہی پالیسی اختیار کرے گی جو اس نے سکھوں کے خلاف اختیار کی تھی حالانکہ سکھ پورے ملک میں دو علیحدہ نہیں چاہتے صرف زمین میں اپنا حصہ الگ مانگتے ہیں ——— افسوس کہ حکومت پاکستان نے اب تک تحریکِ نفاذ فقہ جعفریہ کو خلافِ قانون قرار نہیں دیا نہ اس بات کی کسی پریس نوٹ میں وضاحت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ شیعہ پرسنل لار کے طور پر فقہ جعفری کا مطالبہ نہیں کر رہے ملک میں دو پبلک لار کے نفاذ کی تحریک چلا رہے ہیں جسے پاکستان کا کوئی بھی خواہ سُنّی ہو یا شیعہ تسلیم نہیں کرے گا۔ حکومت کو چاہئے تھا کہ اس پر کوئی مضبوط سٹینڈ لیا جاتا کہ ملک کا استحکام ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے اور پاکستان میں دو پبلک لاء کی دوعملی کسی صورت بھی گوارا نہ کی جا سکے گی!

سعودی عرب میں بھی ایک ہی قانون نافذ ہے

سعودی عرب میں ملکی قانون فقہ حنبلی کے مطابق ہے وہاں حنفیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے جو پاکستان میں شیعوں کی ہے تاہم آپ نے کبھی نہ سنا ہوگا کہ سعودی حکومت کے سامنے کبھی فقہ حنفی کو فقہ حنبلی کے ساتھ دو پبلک لاء کی صورت میں لانے کی گذارش کی گئی ہو، اگر حنفی وہاں بصمیم قلب حنبلی فقہ کو گوارا کر سکتے ہیں تو پاکستان میں شیعہ ملکی قانون کی حیثیت سے فقہ حنفی کو کیوں برداشت نہیں کر سکتے خصوصاً جب کہ انہیں ان کے داخلی امور میں اپنے مسلک کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے، افسوس کہ وہ قوم جو انگریزی دور میں انگریزی قانون مان سکتی تھی آج پاکستان میں اس کی جگہ فقہ حنفی کو تسلیم نہیں کر سکتی،

ایران میں بھی ایک ہی ملکی قانون ہے

ایران میں سُنّی آبادی کا تناسب پاکستان کی شیعہ آبادی سے کہیں زیادہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایران کے تین مستقل صوبے سُنّی اکثریت کے ہیں لیکن وہاں کی مذہبی حکومت اہل سنت کے لئے فقہ حنفی کو دوسرا سپلیک لار بنانے کے لئے تیار نہیں سپلیک لار تو ایک طرف رہا وہاں اہل سنت کو پرسنل لار کے طور پر بھی فقہ حنفی کی رعایت حاصل نہیں، صرف طہران میں دس لاکھ سنی آباد ہیں مگر وہاں انہیں اپنے لئے الگ مسجد بنانے کی اجازت نہیں، اس وقت ہم ایران سے شکوہ نہیں کر رہے ہمارے اس کے بارے میں وہی جذبات ہیں جو ایک اچھے ہمسایہ کے دوسرے کے بارے میں ہو سکتے ہیں، ہم صرف یہاں کے خمینی پسند دوستوں سے گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ ایران اور پاکستان میں بھی سپلیک لار صرف ایک ہونا چاہئے، دو پڑوسی ملکوں میں لینے دینے کے پیمانے الگ ہوں تو اس سے نہ صرف علاقائی وحدت متاثر ہوگی بلکہ یہ علاقے ایک بین الاقوامی احساس سے بھی یکسر محروم ہو جائیں گے۔

سیاسی مقاصد کے لئے مذہبی سہارے

دین ایک ابدی سچائی ہے اس کا تقدس ہر حال میں باقی رہنا چاہئے اسے اپنے ذاتی اغراض یا سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا ایک ناپسندیدہ بات ہے ہم اپنے ادب اور افسوس کے ملے جلے جذبات سے یہ حقیقت کھولے بغیر نہیں رہ سکتے کہ شیعہ بھائیوں نے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے ہمیشہ مذہب کا سہارا لیا ہے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نظم مملکت اسلامی ایک خالص سیاسی موضوع تھا جانشین رسول وہی ہو سکتا تھا جسے عوامی حمایت حاصل ہو اور اس کی زندگی حضور رسالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ گذری ہو۔ مگر یہ عوامی حمایت انہیں حاصل نہ ہو سکی تو اگلے دور میں شیعہ حضرات نے اس کے لئے آسمانی امامت کا عقیدہ گھڑ لیا، یہ سیاسی مقصد کے لئے ایک مذہبی سہارا نہیں تو اور کیا ہے لوگوں کی حمایت حاصل کرنا تو ایک واقعہ بنتا ہے لیکن بات گھڑنے کے لئے اس کا کوئی امر واقع ہونا ضروری نہیں، قوم جب بنو ہاشم کے ساتھ نہ ہو سکی تو ان لوگوں نے امامت کے آسمانی حق ہونے کا دعویٰ کر دیا اب کون ہے جو انکار کر سکے اب تو خلافتِ عوامی تائید یا تردید سے بالکل بے نیاز ہو گئی۔ جو مان لے امامی بنے اور جو نہ مانے اسے عامی سمجھا جائے گا، اسی مفروضے سے آگے فرقہ بندی کا آغاز ہو گیا۔

یہ اچھا اصول ہے کہ عوامی ساکھ حسب ضرورۃ حاصل نہ ہو تو اس کے لئے خدا اور رسول کا نام استعمال کر کے رعب جماؤ اور کہو کہ ہمارے امام تو خدا کے مقرر کردہ ہیں تم مانو یا نہ مانو ہمیں اس سے کوئی نقصان نہیں، یہ نہ دیکھا جائے کہ امامت ایک ذمہ داری ہے اور فرضی امام اس ذمہ داری سے کسی طرح عہدہ برآ نہ ہو سکیں گے۔

سیدنا علی مرتضیٰ نے تو یہ طریقہ اختیار نہ کیا تھا جب لوگ ان کے ساتھ نہ تھے تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی امامت قبول کر لی اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے لگے حضرت عمرؓ کی نامزد خلافتی کمیٹی کے ممبر بنے مگر یہ بات نہ گھڑی کہ مجھے تو خدا اور اس کے رسول نے خلیفہ بنایا ہوا ہے، حضرت حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہؓ کے سپرد کر دی اور ان کی بیعت کی ان کے عطیات اور وظائف قبول کئے مگر یہ کبھی نہ کہا کہ میں تو امام وقت ہوں مجھے خدا تعالیٰ نے اس وقت کا امام بنایا ہے تم کون ہو ان آسمانی عہدوں پر بات کرنے والے، آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی کوئی بات سرگزرنہ کی، حضرت حسینؓ نے کوفہ میں شیعوں کو یہ تو کہا کہ میں خود نہیں آیا تم نے مجھے خطوط بھیج کر بلایا ہے لیکن یہ کسی منزل پر نہ کہا کہ میں تو خدا کا مقرر کردہ امام ہوں یہاں اپنا فرض امامت ادا کرنے آیا ہوں حضرت زین العابدینؒ نے میدانِ جنگ سے واپسی تو اختیار کی لیکن کہیں اپنی امامت کا دعویٰ نہ کیا، یہ وہ پاکیزہ ہستیاں تھیں جنہوں نے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے کبھی مذہب کا نام استعمال نہ کیا لیکن ان کے نام پر شیعہ دوستوں نے جس طرح اپنے سیاسی مقاصد پورے کئے وہ ہماری تاریخ کا ایک تاریک باب ہیں :۔

حضرت حسینؓ کو عراق بلانا یہ کوئی بُری بات نہ تھی لیکن ان کو بلا کر ان کا ساتھ چھوڑ جانا یقیناً ذریتِ رسول سے بے وفائی تھی، اس پر شیعہ حضرات جب سلیمان بن صرد الخزاعی کے مکان پر جمع ہوئے اور اپنے احساسِ ندامت میں توبہ استغفار کی تو یہ بھی کوئی بری بات نہ تھی اس میٹنگ کا ذکر آپ کو مجالس المومنین میں ص۳۴۴ پر ملے گا۔ لیکن ستم ظریفی دیکھئے کہ بعد کے لوگوں نے ان کے اس احساسِ ندامت کو تعزیت کا نام دے کر اسے ایک سالانہ تقریب بنا دیا۔ اور ذریتِ رسول کو نقصان پہنچانے والے تو ابین خود ہی ان کے وارث بن کر بیٹھ گئے، اپنے سیاسی مقصد کے لئے مذہب کا نام استعمال کرنا کسی طبقہ میں بھی شائستہ نہ سمجھا جائے گا

اس وقت ہمیں صرف یہ بتلانا ہے کہ فقہ جعفری کی اس تحریک کے پیچھے بھی کچھ سیاسی لوگوں کے سیاسی مقاصد ہیں، اب آپ دقتِ نظری سے کام لیں اور حالات کی عینک سے دیکھیں کہ کہیں اس کے پیچھے پاکستان میں دو عملی لاکر اسے کمزور کرنے کی سازش تو نہیں ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی مقاصد کے لئے
مذہب کا نام استعمال کرنے کی ایک اور مثال

شیعہ علماء تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ماتمی جلوس کوئی شرعی حکم نہیں ہے نہ انہیں ان کے کسی عالم نے فرض کہا نہ واجب، نہ سنت، اور نہ مستحب بلکہ حسب وصیت سیدنا حسین رضہ یہ ایک ناجائز اور ممنوع فعل ہے مگر چونکہ ان جلوسوں سے سانحہ کربلا کی یاد تازہ ہوتی ہے اور اس نفسیاتی راہ سے وہ عوام میں کچھ ہمدردی کے جذبات پیدا کر لیتے ہیں انہوں نے اب اسے ایک دینی شعار بنا لیا ہے سیاسی مقاصد کے لئے مذہب کا نام استعمال کرنے کی یہ بڑی واضح مثال ہے،

علامہ خمینی نے انقلاب ایران کے بعد اپنے پہلے خطبہ محرم میں صاف اعتراف کیا تھا کہ ان جلوسوں کے پیچھے ہمارے سیاسی مقاصد کارفرما ہیں آپ نے فرمایا "شاید یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ صرف گریہ ہے ایسا ہرگز نہیں ہے ہمارا یہ گریہ سیاسی، اجتماعی اور نفسیاتی مسئلہ ہے ..... یہ جلوس مارچ ہیں جو سیاسی تقاضوں کے مطابق ہیں۔"

(بحوالہ ہفت روزہ شیعہ لاہور جنوری ۱۹۸۰ء)

ھم اس وقت خلافت و امامت یا ماتم و تعزیت کی شرعی بحث نہیں کر رہے نہ یہ ہمارا آج کا موضوع ہے ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ فقہ جعفری کی اس تحریک کے پیچھے کوئی دینی تقاضا کارفرما نہیں، شیعہ کا دینی تقاضا فقہ جعفری کے پرسنل لاء ہونے سے بھی پورا ہو جاتا ہے اسے پبلک لاء کے درجہ میں لا کر ملک میں "دو عملی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی راہیں کھولنا یہ ہرگز کوئی دینی تقاضا نہیں اس کے پیچھے کچھ طالع آزما سیاسی لوگوں کے کچھ سیاسی مقاصد پوشیدہ ہیں۔

اسلامی مملکت میں ہر شہری کا حق ہے کہ اس کا جان و مال محفوظ رہے

اسلامی مملکت میں حکومت ہر شہری کو اس کے جان و مال کی حفاظت کا عہد دیتی ہے اس کے عوض میں ہر شہری حکومت کو کچھ نہ کچھ رقم ادا کرتا ہے جس کے صلے میں اسے یہ عافیت ملتی ہے، مسلمان اپنی زکوٰۃ و عشر کی رقم حکومت کو ادا کرتے ہیں۔ اور غیر مسلم جزیہ دے کر حکومت سے جان و مال کی حفاظت کا عہد لیتے ہیں اسلامی مملکت کا ایسا کوئی شہری نہیں ہوتا جو دے تو کچھ نہ لیکن حکومت اس کی اور اس کے بال بچوں کی جان و مال کی حفاظت کی ضمانت دے،،

شیعہ کا ایک بیرونی اشارے سے حکومت پاکستان کو زکوٰۃ و عشر ادا کرنے سے انکار کرنا اور حکومت سے اپنے جان و مال اور پورے حقوق کی حفاظت کی ضمانت لینا کیا ان کے دو عملوں میں کوئی ربط ہے؟

کیا یہی فقہ جعفری ہے کہ لینے اور دینے کے پیمانے مختلف رکھے جائیں؟ شیعہ حضرات کو چاہیئے تھا کہ اگر انہوں نے حکومت کو زکوٰۃ و عشر دینے سے انکار کیا تھا تو کم از کم اسی مقدار کی رقوم کسی اور نام سے انہوں نے حکومت کو دی ہوتیں، محض مذہبی تصادم کے زور سے ملک میں اس قسم کی فضا پیدا کرنا امن و انصاف کی اس پالیسی کے سراسر خلاف ہے جو شیعہ کے ائمہ کرام نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں سمجھائی تھی اور تقیہ کے ساتھ فضار سازگار کر لینے کو مذہب کا اصل الاصول قرار دیا تھا۔ شیعہ جب تک اپنے مذہب پر چلیں یہ کسی قوم یا فرد کے لئے خطرہ نہیں لیکن جب وہ اپنے سیاسی مقاصد کے لئے مذہب کا نام استعمال کریں تو ابن علقمی سے لے کر علامہ خمینی تک تاریخ کا ایک ایک ورق سرخ ہو جاتا ہے، کاش ہمارے شیعہ دوست یہ سمجھ پائیں کہ ان کے علماء ان کو مذہب کی لائن پر نہیں سیاست کی پٹڑی پر لے آئے ہیں اور اس کے لئے مذہب کا تقدس بلاوجہ پامال کیا جا رہا ہے تقیہ ہر ضرورت کے موقع پر کیا جا سکتا ہے اسے امراء جور کے دور سے خاص کرنا یہ شیعہ علماء کی ایک عملی سیاست ہے فقہ جعفری کا اس سے کوئی تعلق نہیں، حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں:۔

التقیۃ فی کل ضرورۃ وصاحبھا اعلم بھا حین تنزل (اصول کافی ص ۴۸۲)

(ترجمہ) تقیہ ہر ضرورت کے موقع پر کیا جا سکتا ہے اور جب یہ کرنا ہو تو اسے اس کا کرنے والا ہی زیادہ جانتا ہے،

ہم اس وقت تقیہ کے جواز و عدم جواز پر بحث نہیں کر رہے نہ اس وقت اس کی شرائط مبلا نا زیر بحث ہے ہم یہاں صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ شیعہ مذہب میں دوسروں کے ساتھ سازگار فضا پیدا کرنے کی بہت تاکید اور گنجائش ہے ان کے ہاں اتنی تاکید شاید ہی کسی اور بات کی ہو، پھر تقیہ ان کے ہاں صرف جائز ہی نہیں بسا اوقات واجب اور ضروری ہے سو اس اصول کے تحت شیعہ دوست پاکستان کے وسیع تر مفاد کے لئے ایک ملک میں دو پبلک لا کی تحریک سے کیا دستبردار نہیں ہو سکتے؟ اور کیا ملکی استحکام ہر دوسری سیاسی فکر سے مقدم نہیں؟ امید ہے کہ ہمارے ان دو سوالوں کا جواب مثبت دیا جائیگا اور یہ بات ہمارے ملک و ملت کے استحکام کے لئے بہت ضروری ہے!"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

یہ خط سب سے پہلے "الرشید ساہیوال" میں چھپا جس پر بقول حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری بعض اراکین نظریاتی کونسل سے اس کو خراج تحسین بھی ملا تھا، پھر دوسرے جرائد میں آیا، غالباً خدام الدین، ترجمان اسلام، اور چٹان لاہور، کوثر ڈیرہ اسماعیل خان اور سب سے آخر میں تقریباً چھ ماہ کے بعد البلاغ بابت ماہ شوال ۱۴۰۲ھ مطابق جولائی ۱۹۸۲ء میں کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ ع مراد ما نصیحت بود گفتیم"

صدر مملکت اور مرکزی و صوبائی اراکین شوریٰ کے نام

کھلا خط

گرامی قدر صدر مملکت بالقابہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنجناب نے ملک کا زمام اقتدار سنبھالتے ہی نفاذ اسلام کے سلسلہ میں جن نیک عزائم کا اظہار اور اعلان فرمایا وہ ملک وملت کی خواہشات اور تمناؤں کے عین مطابق تھا لیکن اسے عملی جامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنانے میں چھ سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے باعث بہت سے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے وہ زبان پر آئے تو تخریب کاروں کی بن آئی اور وہل من مزید کہنے کی دھائیں کرنے لگے، محراب میں پڑھنے والا جتنی زیادہ غلطیاں کرتا جائے حاسد سامع اتنا ہی خوش ہونے لگتا ہے اسے نماز کے صحیح یا فاسد ہونے سے کوئی بحث نہیں وہ اپنے ہی حریف کو خفیف دیکھ کر بہت خوش ہوتا رہتا ہے۔

ملک ٹوٹے ملت تباہ ہو، اس سے یار لوگوں کی کوئی دلچسپی نہیں، وہ انقلاب سے خوش ہیں انقلاب الی الخیر ہو یا الی الشر وہ ان کی بلا سے جنہیں سیاست کی چاٹ لگ گئی ان کا مذہب ہی یہ ہے کہ ؎

اک ہنگامہ پر موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

لیکن طویل تاخیر کوتاہی ہے، غلطی ہے اور ایک امر واقعہ ہے اس کے نتائج کو روکنا کسی کے بس کی بات نہیں، فوری علاج کا انتظام نہ ہو تو اس کا باعث تیمارداروں کی غفلت ہو یا ان کی مجبوری، عالم اسباب میں مریض کی موت یقینی ہے، اسلام کے سلسلہ میں آپ کے اعلانات مغالطہ انگیز و پُرفریب ہیں جیسا کہ اولاً و بالذات تخریب کاروں کا خیال ہے اور ثانیاً و بالتبع ان کے ہمنواؤں کا، یا مومنانہ اور مخلصانہ ہیں، اور یہ تطویل آپ کی بے بسی ہے جیسا کہ آپ کے ساتھیوں کا خیال ہے، یہ تو خدا ہی جانتا ہے جو کہ علیم بذات الصدور اور دلوں کا بھید جاننے والا ہے تفصیلات میں جانا میرا موضوع نہیں مگر اعلانات اور بالخصوص آپ کے اقدامات کے دونوں پہلوؤں پر غور کیا جائے اور آپ کے بیانات اور بعض اقدامات کو تولا جائے تو حساب جوں کا توں رہتا ہے بالکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جس طرح کہ ایک بادشاہ صاحب نے وزیر صاحب سے کہا تھا بکری کا یہ بچہ لے لو تول لو چھ ماہ کے بعد اسے واپس لوں گا تو تولوں گا اور موجودہ مقدار سے ذرہ بھر زیادہ معلوم ہوا تو اور کم ملا تو تیری خیر نہیں گردن اڑا دوں گا، وزیر صاحب پہلے تو سٹ پٹائے کہ اسے کھلایا پلایا نہ جائے تو کمزور کیا ہوگا مر جائے گا۔ اور کھلاؤں پلاؤں تو موٹا ہوگا۔ دونوں صورتیں میرے لئے باعث تباہی ہیں آخر سوچا اور بیچ کی راہ نکالی چھ ماہ کے بعد لایا تو بچہ جوں کا توں نکلا، نہ گھٹا نہ بڑھا۔ بادشاہ کو تعجب ہوا کہ تو نے کمال کر دیا بہت بڑی آزمائش سے اپنے آپ کو بچا لیا، بتلاؤ تو سہی اس اجتماع نقیضین میں تم کیسے کامیاب ہوئے؟ وزیر صاحب نے بتلایا کہ جناب والا تمام دن بچے کو خوب کھلاتا پلاتا رہتا شام کو اس کو ذرا سی دیر کے لئے بھیڑیا دکھا دیا کرتا۔ دن میں جتنا گوشت اس نے لیا ہوتا بھیڑیئے کے دیکھنے سے سب جھڑ جاتا نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ نہ گھٹا نہ بڑھا۔ یہی حال اسلام غریب کا ہے چھ سال بعد تک بھی نمایاں طور پر بالکل نہیں بڑھا۔ شکر ہے کہ خدا دشمن لوگوں کے ہاتھوں مرا بھی نہیں۔

احقر کا اندازہ یہ ہے کہ جناب کا اعلان مخلصانہ ہونا چاہئے اور کفر کے مقابلہ اور اسلام کے نفاذ میں آپ کی نیت پر حملہ کرنا کسی طرح بھی ضروری نہیں لیکن نفاذ اسلام کے لئے صدیقی جرأت کا مظاہرہ افسوس کہ آپ سے نہ ہو سکا اور اسی نے ملک و ملت کو یہ روز بد دکھایا ہے جسے آج اندر اور باہر آنکھوں سے دیکھا جا رہا ہے روسی درندے سرحدوں پر حملہ آور ہیں، مہاجرین کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا روز افزوں ہے اور قادیانی بھوت ہر جگہ مورچے جما کر پورے ملک سے کھیل رہے ہیں، خدا کا غضب ہے کہ قریشی اغوار کیس پورے سال سے ایک معمہ بنا ہوا ہے کیا دشمن کو ایسی کمزوریوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ ملک اندر سے کھوکھلا ہوتا جا رہا ہے؟ جس پر دشمن لاکھوں کی تعداد میں اسلحہ فراہم کرنے سے بھی زیادہ خوش ہو سکتا ہے، خدا انہیں غارت کرے اور کبھی یہ خوشی کا موقعہ نہ دے۔

صدیق اکبرؓ کو سب سے پہلے یہی دو مشکلات پیش آئیں، مانعین زکوٰۃ کا فتنہ اور منکرین ختم نبوت کی شیطانیت، آپ جانتے ہیں اور یقیناً جانتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں فتنوں کو پرکاہ کے برابر نہ سمجھا۔ اپنی شوریٰ کے اہم ترین ممبروں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے شیر دل بہادروں کی رائے سے بھی اختلاف کیا، مانعین زکوٰۃ کے سامنے نہیں جھکے ان کے خلاف کھلے لفظوں میں قتال کا اعلان کر دیا اور اسی سے وہ فتنہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو گیا۔ آپ کے سامنے یہی فتنہ کھڑا کیا گیا لیکن افسوس کہ جرأت کا مظاہرہ نہ ہو سکا، آج ہزاروں سے بڑھ کر دنیا پرست اور دولت کے پجاری مذہب کو چھوڑ کر فارم بھر رہے ہیں کہ ہم سُنّی نہیں ہیں، اور خود آپ جس عقیدہ کو حق سمجھ رہے ہیں اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کی تعداد بڑھا رہے ہیں سوچئے کہ جمہوریت پرستی کے اس دور میں آپ ملک کی عنان کس کو تھما رہے ہیں؟ کیا دشمنانِ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ میں نہیں دے رہے؟

مشکلات ہیں، ظاہر ہیں اور یقینی ہیں اس سے انکار کوئی ذی ہوش نہیں کر سکتا لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس سے ہزار گنا زیادہ مشکلات تھیں، مشکلات کو دور کرنے کا علاج اگر ان کے سامنے جھکنا ہوتا تو صدیق اکبرؓ بھی جھک جاتے، اور جب ہمارا ایمان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جناب کا بھی یہی عقیدہ اور ایمان ہو گا جو کہ سیدنا امام مالک رحمہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زبانی نقل فرمایا گیا ہے لن یصلح اخر ھذہ الامۃ الا کما صلح بہ اولھا ۔ کہ ہم خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے راستہ سے اگر ہٹے تو ہماری خیر نہیں شر ہی شر بڑھتا جائے گا تو ہمیں مشکلات کے سامنے اتباعاً للصدیق جھکنا نہیں، مشکلات کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں نیست و نابود کرنا ہے اور بس ۔

؎ زہر مرض کہ بنالا کسے شراب دہید
دوا کیے است بدار الشفا و میکدہا

آپ نے مانعین زکوٰۃ کے سامنے کمزوری ظاہر کی تو ہر طرف دشمن کیڑے مکوڑوں کی طرح بلوں سے نکل آئے، خدا کے لئے اس مذہب توڑ تحریک سے امت کو بچائیے یا اس لئے بھی کہ ملک میں سب سے بڑا اختیار آپ نے ہی سنبھالا ہوا ہے اور یا اس لئے بھی کہ یہ فتنہ آپ ہی کے اس کمزور اقدام سے ابھرا ہے اب اگر زکوٰۃ ان سے وصول نہیں کی جا سکتی تو ان سے ٹیکس لیں جیسے عشر کی جگہ مالیہ کا سنا جا رہا ہے، اس میں ایک ضمنی بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہو گیا ہے کہ عشر زکوٰۃ کے متعلق اب تملیک للفقرا والمساکین کی شرط جو بالکل صحیح طور پر تسلیم کی جا چکی تھی، علماء کنونشن کے بعد افواہ اڑائی جا رہی ہے کہ اب اسے رفاہ عام پر صرف کرنے کی کچھ تجویزیں آ رہی ہیں ۔ مودودی صاحب نے ایک نیا شوشہ کھڑا کیا تھا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ علمائے امت نے بالاتفاق انہیں کس طرح دھر لیا تھا، بہر حال زکوٰۃ و عشر کے بارے میں تملیک کے طے شدہ اصول کو چھیڑنا اور نئے نئے راستے نکالنا حکومت کو مہنگا پڑے گا اور خود آپ کے لوگ بھی آپ کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے، بہر حال مانعین زکوٰۃ سے زکوٰۃ نہ سہی ٹیکس وغیرہ لیں تاکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبدیلیٔ مذہب کی یہ دوبارک جائے اور تملیک للفقراء والمساکین کی قید میں خدا بھی لچک نہ آنے دیں تاکہ زکوٰۃ ضائع نہ ہو۔

۲ ۔ دوسرا سنگین فتنہ مرزائیت کا ہے آپ خوب جانتے ہیں کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلمانوں کے جذبات نہایت نازک ہیں، قادیانی سازشوں کو دیکھ کر ہر مسلمان پریشان ہے ان کے روز افزوں مظالم اور اشتعال انگیز بیانات اور اقدامات سے ملک کا بچہ بچہ انتہائی طور پر متاثر ہے، قرلنتی اغوا کیس نے آگ پر جلتی کا کام دیا ہے، تخریب کاروں کے وارے نیارے ہو گئے اور غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم چکی کے دو پاٹوں میں پس رہے ہیں۔

مرا درد لیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

جب آپ انہیں کفار سے بھی زیادہ بدتر سمجھتے ہیں تو یقیناً آپ کو اس کا بھی یقین ہو گا کہ یہ خدا کے مغضوب اور مقہور ہیں یہ ربِّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملعون ہیں ان کے جھوٹے اور دجال مدعی نبوت نے انبیاء علیہم السلام بالخصوص سیدنا حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور سید الکونین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین سیدنا و سید العالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین کی ہے اور جن کے بڑے نے پوری امت خیر الامم کو جو بے نقط سنائی ہیں، کنجریوں کی اولاد اور کتیا کہا ہے جس میں ہم اور آپ سب شامل ہیں وہ راز نہیں بارہا ان کا ثبوت بہم پہنچایا جا چکا ہے اس لئے ان کے خلاف بھی اسی جرأت صدیقی کو کام میں لائیں۔ خدا کے لئے ایک غلطی کے بعد دوسری غلطی نہ کریں۔ ختم نبوت کے سلسلہ میں تھوڑی سی نرمی بھی قہر خداوندی نازل ہونے کے لئے کافی ہے ہمیں صرف آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نہیں اپنا، اپنے دین و ایمان کا، اور پورے ملک و ملت کا غم ہے کہ تاج و تخت ختم نبوت سے غداری کرنے والوں سے ذرا بھی نرمی برتی گئی تو غضب خداوندی حرکت میں آئے گا اور رہا سہا سب کچھ خس و خاشاک میں مل جائے گا دشمن خوش ہوگا اور روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانپ اٹھے گی لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ؎

روما سے ڈر تو نہ ایران کے کج کلاہ سے ڈر
نبی کی غصہ میں ڈوبی ہوئی نگاہ سے ڈر

میرا ایمان کی طرح پختہ یقین ہے کہ اگر آپ مانعین زکوۃ، منکرین و غداران ختم نبوت اور مخالفین اسلام کے سلسلہ میں جرأت صدیقی رضہ کو کام میں لائیں تو سرحدوں کی حفاظت خدا کے ذمہ ہے روسی درندے بھیڑوں کی طرح بھاگیں گے، جن کا خدا نہیں ان کی کیا جرأت اور کیا غیرت؟ ضعف الطالب والمطلوب۔

؎ غرور ان نہیں ہے تو ملے نانہ مجھ کو بھی اکبر
سوا خدا کے سب ان کا ہے اور خدا میرا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۔

میری یہ نحیف آواز ہو سکتا ہے آپ تک نہ پہنچ سکے اور پہنچ جاتے تو بہت ممکن ہے کہ کانوں سے ٹکرا کر ہی رہ جائے دل کے پردوں کو نہ چیر سکے لیکن عارف شیرازیؒ ہمیں بتلا گئے ہیں کہ ؎

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس
در بند آں مباش کہ نشنید یا شنید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اراکینِ شوریٰ کا فریضہ

کاش جن کی آپ سنتے ہیں اراکین شوریٰ بالخصوص علماء اراکین وہ آپ کے کان کھولتے اور اپنا دل چیر کر آپ کو دکھلاتے کہ یہ نرمیاں اور حکومت کی یہ دینی مداہنت اہل ایمان کے دلوں کو کس طرح زخمی کر رہی ہے اور خود ان کا دل ان لاپرواہیوں سے کتنا مجروح ہے ؟ شاید وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا فریضہ صرف ان ہی مسائل میں صحیح مشورہ دینا ہے جنہیں ان کے سامنے ڈالا جائے ملک و ملت کے دیگر مسائل ان کی ذمہ داری میں نہیں آتے ان میں کچھ اکابر بھی ہیں جنہیں کچھ کہنا حکمت بہ نقصان آموختن کے ماتحت آسکتا ہے لیکن اسلام کی تاریخ یہ ہے کہ غلطی جس کی بھی ہو واضح کی جائے لب و لہجہ کا فرق ضرور رکھا گیا ہے لیکن کسی کو غلطی پر رہنے دیا جائے تو اسلام نے اس کو خیانت سے تعبیر کیا ہے ۔

اپنے اکابرین اساتذہ دارالعلوم دیوبند اور مشائخ نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تاریخ تو ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے خدام الدین لاہور کے گذشتہ شمارہ میں حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قاطع قادیانیت کے چند واقعات اسی سلسلہ کے پڑھ کر ایمان تازہ ہو گیا جن میں ایک یہ بھی ہے کہ :۔

حضرت ایک جنازہ پر تشریف لائے اور دیکھا گیا کہ آپ کی انگلیوں میں چاندی کی دو انگوٹھیاں ہیں اللہ کے ایک بندے علم کی لاج رکھنے والے ایک عالم دین نے فوراً دریافت کیا ، اپنا ہی آدمی تھا اور عقیدت مند بھی کہ حضرت کیا چاندی کی دو انگوٹھیاں پہننا مرد کے لئے جائز ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تو میری اپنی تھی اور ایک حضرت صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے عطا فرمائی عالم دین نے فرمایا کہ حضرت اب یہ مسئلہ دیکھنا ہوگا کہ اسلام میں یوں تو ایک انگوٹھی کی اجازت ہے لیکن اگر شیخ اور مرشد دوسری دیدے تو اس کی بھی اجازت ہے یا نہیں ؟ لکھا ہے کہ حضرت نے فوراً دوسری انگوٹھی کو نکال کر جیب میں ڈال دیا۔ گذارش ان بزرگوں سے بھی یہی ہے یعنی جن کی سنی جاتی ہے کہ :۔

اگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری آواز میں واقعتہً کوئی وزن ڈال دیا ہے تو ختم نبوت کا دامن تار تار دیکھتے ہوئے بھی تم نے اس آواز کو آخر کس دن کے لئے محفوظ کر رکھا ہے ؟ کیا مولانا اسلم قریشی کا اغوا ایک افسانہ ہے ؟ اور کیا ربوہ کالج میں کسی پروفیسر کو ختم نبوت پر لیکچر نہ دینے کا مرزائی طلبہ کا مطالبہ ایک جھوٹ ہے ؟ کیا ملک کی کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کی بلغار قصۂ پارینہ ہے ؟ کیا شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ غیر ضروری ہے ؟ کیا مساجد اور امہات المومنین اور صحابہ کے پاکیزہ القاب کا استعمال کرنا اسلام، مساجد، امہات المومنین اور صحابہ کی توہین نہیں ہے ؟ و امتال ذالک مما لا تعد و لا تحصیٰ۔ کیا یہ فریضہ تحفظ ختم نبوت کا ذاتی اور خانگی فریضہ ہے ؟ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ یہ مسائل اگر بڑھتے رہے تو تخریب کار اور سیاست کے مہرے انہیں غلط طور پر استعمال کر کے ملک و ملت کو ہی داؤ پر لگا دیں گے ؟ پھر ایسے مسائل میں آپ کی خاموشی صدر مملکت کی خیر خواہی ہے ؛ شوریٰ کی خیر خواہی ہے ملک کی ہمدردی ہے ؟ یا ملت کی کوئی عظیم خدمت ؟

اپنی حقیر اور ناچیز رائے یہ ہے کہ ان مسائل کی سب سے بڑی ذمہ داری آپ ہی پر عائد ہوتی ہے قومی اسمبلی کے ممبروں نے آواز اٹھائی تو غار میگری کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر اور ملک کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کرنے کے بغیر ہی قادیانی کافر قرار پائے آپ کو اگر قومی اسمبلی کا کردار ادا کرنا ہے کیونکہ وہی حقوق کہتے ہیں آپ کو دینے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے تو ملک کو افراتفری سے بچائیے، اجلاسوں کا ایک لمحہ انتظار کئے بغیر جتنے بھی اراکین دینی دردر کھنے والے اکٹھے ہو سکیں اکٹھے ہوں اور صدر مملکت کے ایوان پر دستک دیں، دھرنا مار کر بیٹھ جائیں ان کے کان کھولیں اور جب تک مسئلہ حل نہ ہو جائے وہاں سے اٹھنے کا نام نہ لیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کا نہ سن لیں کسی چیز کا زبان پر چکھنا حرام ہے، آپ مسلمان ہیں علماء ہیں اہل اللہ ہیں، تلوار آپ کے پاس نہیں، بندوق نہیں، توپ و تفنگ نہیں ٹینک نہیں اپنا اثر و رسوخ ہے، صدر کا اعتماد ہے خدارا اس سے کام لیں اور اللہ کے دین کی خدمت کریں یہ موقعہ ہے اسے ہاتھ سے گنوانا دین اور ملک و ملت سے ہمدردی کا کوئی ثبوت دیں۔

تا نثار قوم یار گرامی نہ کنم
دولت جاں بچہ کار دگرم باز آید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۹
۷۸۶

اس مضمون کو صدر کے نام کھلے خط کا ضمیمہ نمبر ۱، بنایا جارہا ہے۔ مناسبت ظاہر ہے:۔

۷۸۶

یا یھا الذین اٰمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم والذین کفروا فتعسًا لھم واضل اعمالھم (پ ۲۶ سورۃ محمد)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اگر تم مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور جما دے گا تمہارے پاؤں اور جو لوگ منکر ہوئے ان کو لگی ٹھوکر اور کھو دیئے ان کے کئے (اعمال) (ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ)

ملک میں اسلامی نظام چاہنے والے کروڑوں مسلمانوں کے دل کی آواز

شرعی عدالتیں اور صرف شرعی عدالتیں، اقصائے سرحد کے ایک مختصر قصبہ کلاچی شہر کے علماء و مشائخ، طلباء، اور دانشوروں نیز ائمہ مساجد، ناظمین صلوٰۃ، عشر و زکوٰۃ کے چیئرمین، حفاظ اور حجاج کرام کا صدر مملکت کو ایک اہم

محضر نامہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

بخدمت گرامی قدر صدر مملکت پاکستان بالقابہ وافبالہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آنجناب نے ریفرنڈم کے بعد اپنی نشری تقریر میں اعتراف فرمایا ہے کہ قوم کی بھاری اکثریت نے اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں میرے ہاتھ مضبوط کر دیئے ہیں بالکل بجا اور صحیح ۔ ماشاء اللہ

جناب والا :۔

قوم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے وہ اب منتظر ہے کہ اس کے ملک میں نظام اسلام کے نفاذ کا سورج کب طلوع ہوتا ہے ؟

بلاشبہ تحریک پاکستان کے وقت بھی نہ صرف ووٹ دے کر بلکہ جان و مال ، عزت و ناموس کی لاکھوں قربانیاں دے کر قوم نے اسلامی نظام کے حق میں اپنا اٹل فیصلہ دے دیا تھا ، پھر نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک سے اس سلسلہ میں ہر قسم کا گرد و غبار چھٹ گیا اور مسلم قوم کے دینی اور مذہبی جذبات خوب خوب نکھر کر سامنے آ گئے

تاخیر کی آفتیں

مگر افسوس صد افسوس کہ نفاذ اسلام میں تاخیر در تاخیر سے کام لیا گیا یہاں تک کہ سیکولر حضرات نے بلوں سے سر نکالنے شروع کر دیئے اور جیسا کہ آنجناب نے بھی اسی نشری تقریر میں کہا اور ملک کے لاکھوں مسلمانوں نے ایک عرصہ قبل بی ۔ بی ۔ سی سے ان کے بیانات سنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ پاکستان اسلامی نظام کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کے صرف سیاسی اور سماجی حقوق کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے۔

ریفرنڈم کا جواز

درحقیقت اسی قسم کے بیانات نے ہی ازسرنو اسلام کے حق میں ریفرنڈم کا جواز مہیا کیا۔ ورنہ ایک مسلمہ حقیقت کو پھر سے چھیڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ خدا کا شکر ہے کہ قوم نے من قال یعنی یہ کون کہہ رہا ہے، سے زیادہ ما قال کیا کہہ رہا ہے کا خیال رکھا۔

مقصد یہ کہ جب آنجناب کے مخالفین نے آپ کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا تو بعض مقامات پر ان کی گرفتاریوں سے اس کا اثر تو کیا زائل ہوتا عجب نہیں کہ اس اقدام نے جلتی پر تیل کا کام دیا ہو ـــــ مگر جب علماء نے اپنی تقریروں میں اور قرار دادوں میں صاف صاف کہا کہ یہ معاملہ دراصل صدر ضیاء کا نہیں۔ بلکہ بائیکاٹ ہوا یا نہیں میں ووٹوں کی تعداد زیادہ رہی تو اس کی سب سے بڑی خوشی مرزائیوں یا ان کے حواریوں کو ہوگی اور غیر مسلم غیر ملکی ریڈیو خوشی خوشی یہ اعلان کرنے لگیں گے کہ پاکستان کے مسلمانوں نے اسلامی نظام کو مسترد کر دیا ہے ـــــ والعیاذ باللہ

تو قوم کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور ہماری معلومات کی حد تک ان لاکھوں مسلمانوں نے بھی جو طریق کار میں آپ سے اختلاف رکھتے ہیں یا اسلامی نظام کے سلسلہ میں سست رفتاری کو دیکھ کر مایوس ہو رہے ہیں اپنا ووٹ ہاں کی صورت میں استعمال کیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لھذا خدائے ذوالجلال اور اس اسلام کا واسطہ دے کر عرض خدمت ہے جس کی خاطر ووٹ دیئے گئے ہیں کہ مسلمانان پاکستان کے اسلامی نظام کے حق میں ان ابھرے ہوئے جذبات سے فائدہ اٹھائیں اور تاخیر در تاخیر سے اسلامی نظام کے مخالفین کو پھر سے سر اٹھانے کا موقعہ نہ دیں قوم نے آپ کے ہاتھ مضبوط کر دیئے ہیں تو اسلامی نظام کے لئے آپ کے قدم بھی مضبوطی سے اٹھنے چاہئیں قوم کو مایوسی سے بچائیں اور فوری طور پر۔

نمبر اول :۔ آرڈی ننس کے ہی ذریعہ ملک کے عدالتی نظام کو شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے مطابق بنائیں جس طرح دفاقی شرعی عدالت میں ہر فیصلہ کے لئے قرآن وسنت اور اجماع امت کے حوالہ سے بحث کی جا سکتی ہے ملک کے تمام عدالتوں میں صرف اور صرف قرآن وسنت اور اجماع امت کے حوالہ سے بات کرنے کی اجازت ہو، اسلامی فقہ اسلامی لاء کے کتب کے ترجمے موجود ہیں اس میں عملاً کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔

انشاء اللہ ! ۱۹۸۴ء کی قادیانیت نواز آرڈی ننس کی طرح بس صرف جرأت ایمانی کی ضرورت ہے اور بس، شرعی عدالت کے ساتھ ساتھ دوسری کسی قسم کی عدالت کھلم کھلا شرک ہے جس کی جوابدہی عنداللہ بہت ہی زیادہ مشکل ہے ــــ الیکشن سر پر ہے اس کے نتیجہ میں جوں جوں کا مربہ برسر اقتدار آگیا تو شرعی نظام کا خواب ہمیشہ کے لئے پریشان ہو کر رہ جائے گا اور اب اس کی جوابدہی قوم کو نہیں صرف آپ ہی کو کرنی پڑے گی ــ قوم نے اسلام کی خاطر ہاں میں جواب دیا ہے اب آنجناب کی باری ہے۔

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۲:۔ آپ نے ۱۹۷۳ء کے آئین میں اسلام کے مطابق ترمیم کرنے کا بار بار اعلان کیا ہے اس وعدہ کو سچا کرنے کی صحیح صورت یہ ہے کہ مجلس شوریٰ علماء و اراکین کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی جماعتوں کو دعوت دیں کہ وہ دو دو علماء نمائندے آپ کو بھیجیں یہ دعوت باقاعدہ اور ضوابط معروفہ کے مطابق ہو تاکہ ترمیم واقعی صحیح طور پر اسلام کے مطابق ہو اور سب کے لئے قابل قبول بھی ورنہ من مانی ترمیم پر میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو کا الزام عائد ہوگا۔

اور ایک حد تک معافی چاہتا ہوں اس کا خطرہ بھی ہے۔

نمبر ۳۔ آپ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا:۔ کہ ان کو قرآن و سنت کے مطابق حقوق دیئے جائیں گے۔ چشم ما روشن دل ما شاد کوئی مسلمان اس سے انکار نہیں کر سکتا لیکن صدر ایوب کے جاری کردہ عائلی قوانین کے متعلق ملک بھر کے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس کے بہت سے دفعات کا عورتوں کے مفاد سے ذرہ بھر بھی تعلق نہیں ہے اور قرآن و سنت کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیا گیا ہے، اسلام سے ایسے متصادم احکام کا تحفظ اور اسلامی نظام کے نفاذ کا دعویٰ کسی صحیح مسلمان کو ہرگز زیبا نہیں ہے میری اس گذارش میں ذرہ بھی شبہ ہو تو کم از کم شوریٰ کے علماء اراکین سے دریافت فرمالیجئے۔

نمبر ۴۔ سب سے اہم یہ کہ اسلامی نظریہ کے مخالف عملہ کے افراد بالخصوص قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے، لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ نص قطعی ہے اس کے بغیر اسلام کا نفاذ خیال محال ہے

مرتب (حضرت مولانا قاضی) عبدالکریم غفرلہٗ ولوالدیہ فاضل دیوبند مہتمم و بانی مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سرحد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

یہ مضمون بھی "کھلا خط" کا ضمیمہ نمبر ۲ کے طور پر پیش خدمت کیا جارہا ہے، مناسبت کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

علماء کنونشن ۳۰ جنوری ۱۹۸۵ء کے معزز شرکاء کی خدمت میں

اہم عرضداشت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد خاتم النبیین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

علماء مشائخ کنونشن منعقدہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۵ء کے معزز و مکرم شرکاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض انکہ گذشتہ دو کنونشنوں میں علماء کرام کی مطبوعہ تقاریر کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا تو بہت سے حضرات کی صاف گوئی بالبداہتہ مضبوط تنقید اور بہترین تجاویز کو پڑھ کر دیانتدارانہ رائے یہ قائم ہوئی کہ بحمداللہ ملک میں کافی ذی استعداد اور صاف گو قادر الکلام اور ایسے مجاہد حضرات کی معتدبہ تعداد موجود ہے جو کہ بلاخوف لومۃ لائم بڑی سے بڑی شخصیت کے سامنے حق ظاہر کرنے کی اچھی سے اچھی صلاحیت کے مالک ہیں اور اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ ملک کا مستقبل تاریک نہیں ہے، صدر صاحب کی فراخدلی بھی قابل داد معلوم ہوتی رہی اور یہ کہ ان میں حق کے سننے کی صلاحیت موجود ہے اور دوچار فی صد سہی یہ امید برقرار رہی کہ بدیر یا سویر انشاء اللہ اسلام کا بول بالا ہونے کی سعادت شاید اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کے مقدر میں ہو، معلوم ہوا ہے کہ اب کے پھر ۳۰ جنوری ۸۵ء کو علماء و مشائخ کنونشن کی تجویز کی گئی ہے اور آپ حضرات سے اسلامی نظام میں پیش رفت ہونے کی بابت دریافت کیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

یقین ہے کہ آپ حضرات انشاء اللہ تم انشاء اللہ اپنی سنہری تاریخ کو برقرار رکھیں گے اور حالات حاضرہ پر بلا جھجک پوری صفائی سے اپنا عندیہ پیش کرتے ہوئے نصح اور خیر خواہی کا حق ادا فرمادیں گے، وفقکم اللہ لما یحبہ ویرضاہ

احقر اس سلسلے میں ایک تھوڑی سی یاد دہانی کو ضروری سمجھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ صدر صاحب کی ۱۲ جنوری ۸۵ء کی نشری تقریر کے یہ جملے کیا آپ نے نوٹ فرمالئے ہیں اور کیا اس پر آپ نے سُرخ نشان بھی لگایا ہوا ہے، صدر صاحب نے اس اہم تقریر میں فرمایا ہے (نواسے وقت ۱۳ جنوری ۸۵ء دوستارے ۴ کے مطابق کہ "میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم پاکستان کو ہرگز رجعت پسند مذہبی ریاست نہیں بنانا چاہتے" اور یہ کہ "ہم یہاں جدید جمہوریت قائم کرنا چاہتے ہیں" اور یہ کہ "ہم تشکیل ریاست کے سلسلے میں مفکر اسلام ڈاکٹر اقبال اور قائد اعظم کے افکار سے راہنمائی حاصل کریں گے" اور کیا آپ حضرات کی یادداشت میں یہ بھی ہے کہ اسی سال علامہ اقبال پر مقالہ پڑھنے کے لئے ٹیلیوژن پر مشہور منکر حدیث پرویز کو بلایا گیا اور بقول الخیر ملتان بابت ربیع الاول ۱۴۰۵ھ مفسر قرآن کی حیثیت سے اس کا تعارف کرایا گیا۔ اگر خدانخواستہ یہ دونوں باتیں صحیح ہوں تو پھر کیا اسلامی نظام کی پیش رفت معلوم کرنے کی کوئی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

حزب اختلاف کو صرف اور صرف اختلاف سے کام ہے اکثر اراکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوریٰ کو مسلّمات دین کی از سرِ نو تحقیق کرنے کی فرصت نہیں، آپ حضرات کو اللہ نے موقعہ دیا ہے کہ بالمشافہ حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے کا فریضہ ادا کریں۔

میں آپ حضرات سے نہایت عاجزی اور دردمندی سے اپیل کروں گا کہ اس اہم موقعہ پر صدر صاحب کی ان دونوں حرکات (۱۲ر جنوری کی نشری تقریر اور پرویز منکر حدیث کی پذیرائی اور مفسر قرآن کی حیثیت سے اس کا تعارف) کا سختی سے محاسبہ فرمائیں اور انہیں واضح طور پر بتائیں کہ ان دونوں باتوں سے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں جنہوں نے حزب اختلاف اور تخریب کاروں کے علی الرغم کروڑوں ووٹ دے کر آپ کو پانچ سال کے لئے پاکستان کا صدر منتخب کرایا ہے یہ ان کی ہمدردی کی انتہائی ناقدری ہے جس کی ہر صورت میں تلافی ہونی چاہئے۔

۲۔ صدر صاحب پر واضح فرمادیں کہ مسلّماتِ دین پر از سرِ نو تحقیق ام الفتن ہے جس سے ہزاروں فتنے جنم لے سکتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اجماع کی خلاف ورزی سے ملک بدترین انتشار کا شکار ہوجائے گا۔

۳۔ صدر صاحب پر زور دیں کہ انتقالِ اقتدار سے پہلے پہلے ملک کی تمام عدالتوں کو وفاقی شرعی عدالت کی طرح پابند کریں کہ وہ صرف اور صرف قرآن وسنت اور اجماع امت کے حوالے سے فیصلے کریں، اسلامی لاء کی کتابوں کے اردو اور انگریزی ترجمے موجود ہیں، مرافعہ اور اپیل سننے کے لئے وفاقی اور صوبائی شرعی عدالت ہو جس میں مستند علمائے دین کی مؤثر تعداد رکھی جائے۔

۴۔ قادیانیت، پرویزیت اور خلافِ اسلام نظریہ رکھنے والے ہر افسر سے ہر محکمہ کی تطہیر شرط اوّل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اسلامی نظام کا نعرہ صرف شوقیہ شغل کے طور پر نہیں تو اس نہج پر کام کرنے کے سوا چارہ کار نہیں ۔

عبدالکریم غفرلہٗ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس
کلاچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

کھلا خط اور اس کے دو ضمیموں کے بعد یہ مضمون دیا جا رہا ہے جس کے مخاطب صدر مملکت، اراکین شوریٰ، اسلامی جماعتیں اور عامۃ المسلمین ہیں، جن کے رفتار کار پر بصد معذرت تنقید بھی ہے اور اس کے مقابلہ میں اپنی دانست کے مطابق مثبت پہلو بھی پیش کیا گیا ہے، بہت سے علماء اور بزرگوں نے اس کو سراہا ہے اور دعائیں دی ہیں۔

والقبول من اللہ والامر من عند اللہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا فھو احق بھا۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ

صدر مملکت، اراکینِ شوریٰ، اسلامی جماعتوں اور عامۃ المسلمین کے نام ایک دینی پیغام

ناکارہ عبدالکریم غفرلہٗ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی
ڈیرہ اسماعیل خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقدمہ از حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب

چاروں طرف پھیلے ہوئے اندھیروں میں اجالا کیسے ہوگا؟

صدرِ معظم مملکتِ خداداد پاکستان، معزز اراکین شوریٰ، ملک کے طول و عرض میں قرآنی نظام کے لئے تگ و دو کا دعویٰ کرنے والی جماعتوں، فرزندانِ توحید غلامانِ محمد اور مسلم عوام کو اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

اس سوال کا جواب اندر کے صفحات میں دیوبندی مکتبِ فکر کے بزرگ عالم دین امیر قافلہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے بنیادی رفیقِ کار، نابغۂ عصر مولانا مفتی محمودؒ کے اوّل دورِ سیاست و سعادت کے دست راست اور دیرینہ ساتھی، شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تلمیذ رشید، شمس الاولیاء مولانا شمس الحق افغانیؒ کے روحانی نسبتوں کے امین الحاج مولانا قاضی عبدالکریم بانی و شیخ الحدیث مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کے قلم حقیقت رقم سے سیاست، جماعت، حزب، گروپ، دفتی مصالح اور تمام ذاتی مفادات کی عینک اتار کر پڑھئے تو راستہ صاف دکھائی دے رہا ہے۔

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تو نے
وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ امہات المومنین خاصۃ علیٰ خلفائہ الراشدین وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین اما بعد .

ملک عزیز پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنا مسلمانوں کا دینی اور مذہبی فریضہ ہے جو کہ منجانب اللہ ان پر عائد ہوتا ہے نظریہ پاکستان کچھ ہو اس سے اس فریضہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا جس طرح نماز روزہ اور دوسری عبادات کا ادا کرنا فرض اور اس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے جیسا کہ ظاہر و باہر ہے اسلامی نظام کو قائم کرنے میں کوتاہی بدترین جرم اور سخت ترین گناہ ہے اور اس سے انکار اور اسے ضروری اور دینی فریضہ نہ سمجھنا کفر ہے

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون سے پ

دوسری آیت میں ہے ۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم پ ،

تیسری آیت میں ہے فاحکم بما انزل اللہ پ رکوع

اور اس طرح کے دوسرے نصوص کثیرہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیۃ اس پر دال ہیں کہ اسلامی احکام کا اجرا اور تنفیذ مسلمانوں کا ایک اہم یقینی اور قطعی فریضہ ہے کہ جس کے لئے ہر قسم کی سعی اور کوشش عین عبادت ہے اور اس راستہ میں کسی طرح کے روڑے اٹکانا اسلام دشمنی اور مذہب سے بیزاری کے مترادف ہے ۔ اعاذنا اللہ منہ

خوش قسمت اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس فریضہ کی ادائیگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخنے قدمے، قولے اور عملے و قلمے محنت کر رہے ہیں ۔ یہ ناچیز ادیب بھی اسی شوق میں ان سطور کے ذریعہ اسی سلسلہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہے کیا عجب کوئی مرد مجاہد ان خزف ریزوں میں سے کوئی ٹکڑا اٹھا کر اور اسے قیمتی پرزہ بنا کر اپنے اسی اسلامی جہاد میں اس سے کام لے لے اور یہ ناچیز بھی کسی درجہ میں اس کا شریکِ اجر ہو جائے ۔

؎ گاہ باشد کہ کودکے ناداں ۔۔۔ از غلط بر ہدف زند تیرے

ایک سوالیہ اور اس کا حل ۔

عرصہ سے یہ معمہ سمجھوں کے لئے باعثِ تعجب ہے کہ جب بنا پاکستان کے پہلے ہی دن سے اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد شروع ہے اور جب کہ اس وقت جمیعتہ علماء اسلام کے ہر دو شاخ، جمیعت علماء پاکستان کا ہر گروپ، جماعت اسلامی بفروعہا مسلم لیگ کے تمام دھڑے حتیٰ کہ صدر مملکت اور ان کی کابینہ اور اراکین مجلس شوریٰ ببانگ دہل یہ اعلان کر رہے ہیں کہ اس ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ ایک دینی فریضہ ہے یہی تقسیم ملک کی بنیاد ہے اور یہی نظریہ پاکستان ہے، پھر یہ سبھی حضرات بڑی قوت سے اس پر بھی مصر ہیں کہ ہماری یہ ساری جدوجہد اسی محور کے گرد گھوم رہی ہے اور اسی کے لئے ہم قربانیاں دے رہے ہیں، دل میں رہ رہ کر یہ سوال اٹھتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ ملک عزیز اب تک اسلامی نظام کی دولت سے محروم ہے اور کیوں اس ملک میں ہر قسم کے منکرات اور فواحش پھیل رہے ہیں ۔

احقر کے ناقص خیال میں ایک مسلمان کی مساعی جمیلہ میں کامیابی کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک اپنے ارادہ میں مخلص ہونا کہ مقصد رضاء الٰہی ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ زبان سے کہتا ہے یہی اس کے دل میں بھی ہو،
دوسرا عمل کا صحیح ہونا یعنی جو راستہ اس منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اختیار کیا ہوا ہے وہ واقعی مقصد تک پہنچانے والا بھی ہو، بدل علیہ قولہ تعالیٰ ومن اراد الاٰخرۃ وسعٰی لہا سعیہا وھو مؤمن فاولئک کان سعیھم مشکورًا ۱۹ رکوع ۱

میں سمجھتا ہوں کہ ایک دوسرے کی نیت پر حملہ کرنا مسلمان کے شایان شان نہیں ہے اور ایسا کرنا اسلامی ہدایات کے بالکل خلاف ہے اسلام نے حسن ظن کا حکم دیا ہے اور سوء ظن سے منع فرمایا ہے دلوں کا بھید جاننے والا وہی علیم وخبیر ہے جو کہ دلوں کا خالق اور مالک ہے یصرفھا کیف یشاء اللھم فصرف قلوبنا کلنا علیٰ طاعتک ولاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا اس لئے اسلامی نظام کو نافذ کرنے کے لئے جد وجہد کرنے والوں کی نیتیں تو علیم بذات الصدور کے حوالہ کر دینا چاہئے لیکن اخلاقی جرأت سے کام لیتے ہوئے ان مجاہدین کے ہر فرد اور ہر جماعت کو اپنے عمل اور اپنے مجوزہ راستہ کا مکمل جائزہ لینا چاہئے کہ کیا اس میں کوئی غلطی اور نقص تو نہیں ہے یہ محاسبہ اتنا سخت اور کڑا ہو کہ اس میں اپنی ذات اور اپنی جماعت کی من اور انا کی ذرہ بھی رورعایت کو روا نہ رکھا جائے اور اگر اپنے پروگرام اور زیر تجویز لائحہ عمل میں ذرہ بھی کجی کیا خامی معلوم ہو تو بھی اسے راستہ کا روڑہ سمجھ کر دور پھینک دیا جائے فان ما ادھاک عن الحق فھو طاغوتک۔ جراحی کا یہ عمل میں سمجھتا ہوں تمام فاسد مواد کو یک لخت خارج کر دے گا اور جسم ملت آرام وسکون کی زندگی بسر کرنے لگے گا، منزل مقصود سامنے ہوگا اور ملک عزیز نظام اسلام کی سعادت سے بہرہ ور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاوے گا بفضل اللہ تعالیٰ و منہ

میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست

تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز

یہ ناچیز اپنی علمی تہی دامنی اور عملی بے ہمتی کے باوجود سب حضرات سے دلی معذرت کے ساتھ ان مجوزہ راستوں میں جو خامیاں محسوس کرتا ہے، مجاہدین فی نظام الاسلام کی اخلاقی بلندی کے بھروسہ پر ان کی نشاندہی کرنا چاہتا ہے اور اگر اس میں کچھ بھی حقیقت محسوس ہو تو سبھی حضرات سے امید رکھتا ہے کہ وہ اسلام اور صرف اسلام کی خاطر اپنی مجوزہ راستوں اور زیر عمل پروگراموں کو کلاً یا بعضاً تبدیل کرنے پر ٹھنڈے دل سے غور فرمادیں گے

واللہ الموفق والمعین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

العزیز الحکیم

صدر مملکت اور ان کے قریبی رفقاء کا راستہ

یہ احقر سب سے پہلے اس پر اس لئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہے کہ ان کا راستہ قریب ہے آپ اقتدار کے مالک ہیں اور بغیر کسی وسیلہ اور ذریعہ کے منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

زیر عمل پروگرام ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے منزل مقصود تک پہنچنے کا جو راستہ تجویز فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے خیال میں ملک کے چیدہ قابل اور اصحاب الرائے رسوخ حضرات پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ بنادی تحقیق و تنقیح کے لئے اسلامی قوانین کا کوئی دفعہ ان کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے کمیٹی بنائی جاتی ہے وہ مناسب وقت تک اس پر بحث کرتی ہے کوئی رپورٹ مرتب ہوجاتے تو اسے مجلس شوریٰ میں عام بحث کے لئے پیش کر دیا جاتا ہے وہ کسی نتیجہ پر پہنچے تو صدر مملکت کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے صدر مملکت کابینہ سے مشورہ کے بعد اس کی منظوری دیتے ہیں اس کے بعد اس کے نفاذ اور اجرار کا مرحلہ آتا ہے جو اس وقت تک زیر پردہ ہے شوریٰ کی ترتیب کے بعد اس وقت تک شفعہ، شہادت، محکمہ قضاء، قصاص اور دیت کے مسائل پر کمیٹیاں کام کر چکی ہیں شوریٰ نے ان پر بحث کی اور صدر مملکت کے پاس پہنچا دی ہیں جن کے نفاذ اور اجرار کی ابھی تک انتظار ہے۔

دعوتِ غور و فکر: میں صدر مملکت اور ان کے مدد اور معاون رفقاء سے اسلام کا واسطہ دے کر یہ عرض کروں گا کہ آپ خداوند قدوس کو حاضر و ناظر سمجھ کر یہ غور فرمادیں کہ

۱ :۔ کیا اس مذکورہ ترتیب سے اسلامی نظام کا نفاذ مستقبل قریب میں آپ کے خیال میں ممکن ہے اور

۲ :۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے متفقہ مسائل کو بحث کے لئے ڈال دینا کیا ملت میں مزید انتشار کا باعث نہیں ہے

۳ :۔ کیا دینی مسائل پر نہ صرف غیر مستند اور غیر تجربہ کار علماء بلکہ غیر تعلیم یافتہ اور غیر مسلم اراکین شوریٰ کو رائے زنی کا حق دینا کیا آپ اسلام کی توہین نہیں سمجھتے اور کیا واقعی ازروئے شریعت مطہرہ (لا یمسہ الا المطہرون) کے آپ اس کو جائز سمجھتے ہیں ؟

۴ :۔ کیا اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کمیٹی پر کمیٹی بنانا پھر اسے مجلس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوریٰ میں پیش کرنا اور بیسیوں اختلافات میں الجھنے کے بعد اگر شوریٰ کسی متفقہ رپورٹ میں کامیاب ہو سکے تو اسے صدر اور کابینہ کو پیش کرنا ضروری ہے اور کیا اس کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا حدود کے نفاذ اخذ زکوٰۃ کے آرڈر اور اس کے اجراء اور خاص کر قادیانیت توڑ آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے نفاذ اور اجراء میں آپ کو ان مراحل کے طے کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی نظام کا نفاذ صرف اور صرف اسی ایمانی جرأت کا مظاہرہ چاہتا ہے جس کا آپ نے بنصر اللہ تعالیٰ قادیانیت توڑ آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۴ء میں فرمایا۔ تدریج یا تعویق و تسویف۔ جناب والا تدریج ایک حد تک ناگزیر ہے لیکن جو کچھ ہو رہا ہے یہ تعویق اور تسویف ہے جو کہ غیر مفید اور خالص مضر ہے۔

میں آنجناب کو یاد دلاؤں گا کہ خان آف قلات مرحوم نے انگریز جیسے اسلام دشمن حکومت کے ماتحت رہ کر اپنے حدود و اختیارات میں تمام دیوانی مقدمات کے فیصلے شریعت مطہرہ کے مطابق کیسے بنائے تھے۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہاں محکمہ قضاء قائم تھا ہر قاضی فقہ حنفی کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند تھا۔ قاضی القضاۃ قاضی عبدالصمد صاحب سربازی مرحوم اور وزیر معارف سیدی حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی قدس سرہٗ تھے شرعی مقدمات کی آخری اپیل آپ کے پاس جاتی تھی جس کے بعد کوئی مرافعہ نہیں ہو سکتا تھا اور جب ون یونٹ بن جانے کے باعث وہاں بھی غیر شرعی عدالت میں مرافعہ کے امکانات پیدا ہو گئے تو حضرت افغانی مرحوم نے فوراً استعفیٰ دیدیا کہ شرعی فیصلہ پر غیر شرعی عدالت میں مرافعہ شرعی فیصلہ کی توہین ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب والا کیا وہاں غیر مسلم نہیں تھے، کیا وہاں ذکریوں جیسے غیر مسلم مدعیانِ اسلام کا مضبوط ٹولہ موجود نہیں تھا؟ کیا وہاں فقہی اختلافات نہیں تھے اور کیا قلات کے سارے مرد وزن سلف صالحین کا نمونہ تھے؟ پھر عورتوں اور غیر مسلموں کا فتنہ وہاں کیوں نہیں اٹھا؟ کیا وہاں کمیٹیاں بنائی گئیں اور کیا کسی مجلس شوریٰ میں اسکو بحث کے لئے ڈالا گیا؟

درحقیقت ان تمام شکوک وشبہات بلکہ ان فتنوں کا دروازہ اس طرح کے غیر ذمہ دار اور اہل ونا اہل افراد سے مرکب کمیٹیوں اور مجالس سے ہی کھلتا ہے اس طرح کی اور مثالیں بھی دی جاسکتی ہیں مگر تضییع اوقات سے بچنے کے لئے ان کا ذکر غیر ضروری ہے اس لئے للہ فی اللہ اس طریق کار کو تبدیل فرمایئے اس سے نفع کے بجائے نقصان کا مزید احتمال ہے

پس چہ باید کرد

اس کو آپ خود ہی اچھی طرح سوچ سکتے ہیں اپنے معتمد رفقاء اور ملک کے مقتدر اور مستند تجربہ کار علماء اور اسلام کے رشید دانشوروں سے مشورہ لیجئے اور کوئی بہتر متبادل صورت اختیار فرمایئے اس احقر کے ذہن میں سرسری طور پر جو صورت آتی ہے وہ پیش خدمت ہے۔ فان کان صوابًا فمن اللہ و الا فمنی و من قصور علمی و فہمی۔

گذارش یہ ہے کہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس شوریٰ آپ کی مجلس شوریٰ سے بدرجہا زیادہ اہل متدین متقی اور تجربہ کار افراد اور متبحر علماء پر مشتمل تھی وہ خود بھی محدث مفسر فقیہہ اور عابد زاہد بادشاہ تھے ان کی منقح اور مفصل رپورٹیں بمع تمام اختلافی نوٹوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ عالمگیری کی شکل میں موجود ہے اور اس کے اردو ترجمے ملتے ہیں
سہگل آباد جہلم میں وہ بہترین طریقہ پر چھپ رہی ہے اس وقت طویل
وعریض اور وسیع ہندوستان اختلاف مذاہب کا گہوارہ تھا فقہی
اختلافات نمایاں تھے اہل سنت کے علاوہ اہل تشیع اور مسلمانوں کے
علاوہ غیر مسلموں کی آزادی میں اکبر کے "دین الٰہی" کے اثرات بھی کافی حد تک
موجود تھے۔ مگر مسلم فقہ اور مسلم لاء کی یہ کتاب عرصہ دراز تک عدالتی
کارروائیوں میں کامیاب ترین ثابت ہوئی۔

مسلم لاء میں ہدایہ بھی یگانوں اور بیگانوں میں یکساں مسلّم ہے اردو کے
علاوہ انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے مصر کا مجلہ جس کا اردو میں ترجمہ
موجود ہے۔ اور جو وہاں کے عدالتوں میں چل رہا ہے سیدی حضرت افغانی
رحمۃ اللہ علیہ کی معین المفتین والقضاۃ کا اردو ترجمہ مل رہا ہے۔

جرأت ایمانی سے کام لیں اور اسلامی لاء کے اس ذخیرہ کو عدالتوں
میں رکھوانے کا حکم دیں، جناب تنزیل الرحمٰن صاحب نظریاتی کونسل کا مجموعہ
قوانین اسلام (بجز ان مسائل کے جن میں ائمہ اربعہ کے خلاف لکھا گیا ہے)
بھی کام دے سکتا ہے، عدالتوں کو پابند کیا جائے کہ ان کتب میں مذکورہ
دفعات کے ماتحت فیصلے کئے جائیں اور شرعی عدالت جو مستند علماء پر مشتمل
ہو ان مقدمات کی اپیل سنے اور آخری فیصلہ دے کسی غیر شرعی عدالت کی
پاکستان میں کوئی گنجائش نہ ہو۔

اذا جاء نھر اللہ بطل نھر معقل ـــــ قرآن مجید کا اضح ارشاد
ہے ان الحکم الا للہ۔

موجودہ وکلاء بیشک مؤکلین کی وکالت کرتے رہیں مگر مسلم لاء کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کتب کے حوالوں سے جن کا ذکر گذر چکا ہے، مستند علماء کو بھی بحیثیت وکیل کے عدالت میں پیش ہونے کی سندات جاری کی جائیں۔

اس میں بڑی آسانی یہ ہے کہ یہی عدالتیں اور یہی مجسٹریٹ صاحبان کام سنبھال سکیں گے اور مستند علماء کو بھی عدالتوں میں لیا جا سکے گا۔ غیر مسلم یا غیر اکثریتی فرقہ کے مسلمان اپنی فقہ کے مطابق فیصلہ چاہیں گے تو جہاں فریقین مدعی اور مدعا علیہ دونوں حلفیہ بیان دیں کہ ہمارا تعلق فلاں فرقہ سے ہے اور ہم اپنی ہی فقہ کے مطابق فیصلہ چاہتے ہیں تو بجز چند مسائل کے اس کے لئے بھی بڑی گنجائش نکل سکتی ہے۔ ہاں جہاں فریقین ایک فقہ کے ماننے والے نہ ہوں وہاں ظاہر ہے کہ اکثریتی فرقہ کا قانون اور اس کی ہی فقہ کے مطابق عملدرآمد ہوگا جیسا کہ ظاہر ہے۔

موجودہ عدالتوں مجسٹریٹ صاحبان اور جج صاحبان کو ضرورت بھی پڑے گی تو کچھ معمولی محنت اور معمولی سے کورس کی اور اس میں کیا حرج ہے۔ کیا بعض ملازمتوں کے لئے علماء کو کورس نہیں کرائے جاتے بلکہ ہر محکمہ کے افسروں کو کورس کرائے جاتے ہیں ان کے لئے بھی مسلم لاء کی ان کتب کے مختصر کورس مقرر کر دیئے جائیں اس طرح انشاء اللہ آپ تھوڑے سے وقت میں اپنے پیچھے ایک خیر کثیر اور صدقہ جاریہ چھوڑ جاؤ گے اور پھر ان اسلامی نقوش کا مٹانا اہل شر و فساد کے لئے آسان نہ ہوگا۔

وفقکم اللہ تعالیٰ لما یحبہ و یرضاہ و عصمنا و ایاکم من کل یشینہا و لا یرضاہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم اراکینِ شوریٰ سے

یہ صحیح ہے کہ مجلس شوریٰ کے بہت سے اراکین بالخصوص علماء ارکان شوریٰ نے اسلامی نظام کے نفاذ میں تعاون کے مبارک جذبہ سے اس میں شرکت فرمائی اور یہ بھی صحیح ہے اور اس کا انکار ضد اور نعنت ہوگا کہ پیش آمدہ مسائل میں انہوں نے بڑی حد تک (اور معصوم تو بغیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کوئی ہے نہیں) اسلام کی صحیح ترجمانی کی اور غیر علماء اراکین کی غالب اکثریت نے اختلافی مسائل میں علماء کا ساتھ دے کر اسلام کے مخالف محاذ کے دانت کھٹے کر دیئے، الطاف رپورٹ کا حشر اور قصاص و دیت کے مسئلہ میں عورت اور غیر مسلم کی شہادت اور عورت کی نصف دیت پر مخالفین اسلام کا ناکام بائیکاٹ اس کے دو شاہد عدل ہیں۔ وکفیٰ بھما شھادۃ۔ اللہ تعالیٰ ملتِ اسلامیہ کی طرف سے ان کو جزائے خیر دیں۔

لمحہ فکریہ لیکن آپ حضرات کے سوچنے کی بات یہ ہے کہ اصل مقصد نفاذ نظام اسلام کی منزل آپ کی ان مساعی سے کتنی قریب ہو چکی ہے آپ حضرات کی محنت کا نتیجہ کیا نکلا، ایک طرف صدر مملکت بہت قریب میں اختیارات منتقل کرنے کا وعدہ پر وعدہ فرما رہے ہیں ادھر آپ کی مرتب کردہ رپورٹیں جو بہت ہی قلیل مقدار میں ہیں اب تک ان کے بستہ میں ہیں، خیال فرمایئے جب خود صدر مملکت جنہوں نے آپ پر اعتماد کر کے آپ کو نامزد کیا ہے وہ آپ کی مرتب کردہ رپورٹوں کو نافذ کرنے کے پابند نہیں ہیں ضابطہ کی کوئی قوت آپ کے پاس نہیں کہ انہیں ان کی تنفیذ پر مجبور کریں یا یہ رپورٹیں کسی حالیہ قاعدہ کی رو سے خود بخود نافذ سمجھی جائیں، حزب اختلاف بیانگ دہل

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پابند نہ ہونے کا بار بار اعلان کر رہی ہے ۔

اعملوا ما شئتم لا نسلم ما تقولون ،،

تو پھر آپ کی یہ محنت نفاذ نظام اسلام کے سلسلہ میں کیا درجہ رکھتی ہے مسئلہ کی نفس تحقیق کے لئے تحقیقاتی ادارہ اور نظریاتی کونسل پہلے سے کام کر رہا تھا ۔ شوریٰ کے ذریعہ کوئی خاص نیا فائدہ نظر نہیں آ رہا ۔ بہرحال آپ کے بعض مساعی کے مشکور ہونے کے باوجود غور طلب بات یہ ہے کہ کیا ان مسائل شفعہ، شہادت، قصاص و دیت کو کمیٹیوں اور پھر اس کے بعد شوریٰ کے عام اراکین علماء و غیر علماء تعلیمیافتہ و غیر تعلیمیافتہ حتیٰ کہ مسلم اور غیر مسلم کے سامنے بحث کے لئے پیش کر دینے سے کیا نئے سرے سے فتنوں کا دروازہ نہیں کھل گیا ۔ میں نے صدر مملکت کی درخواست کے ضمن میں بھی عرض کر دیا ہے کہ خان آف قلات نے جب دیوانی مقدمات کو شریعت مطہرہ کے مطابق کرنے کا فیصلہ کیا تو ان کمیٹیوں اور پھر عام بحث کے لئے مسلم اور غیر مسلم مرد و زن پر مشتمل مجالس کے سامنے پیش کرنے کے دھندے میں نہیں پڑے چنانچہ نہ ان فتنوں نے سر اٹھایا اور نہ ہی مشکلات پیش آئیں اور ایک عرصہ تک بحمداللہ کامیابی سے شریعت مطہرہ کا نفاذ جاری رہا ۔ صوبہ سرحد میں میراث کے سلسلہ میں جمعیت علماء ہند کی مخلصانہ مساعی سے شریعت بل نافذ ہوا تو بچانوں کے عام رسم و رواج اور بڑے بڑے زمینداروں کی شدید مخالفت کے باوجود کامیابی سے وہ نافذ ہوا اور نافذ ہے، وجہ یہی کہ اس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے کسی مخلوط کمیٹی کی غلطی نہیں کی گئی اسلام کے متوارث اور محفوظ ضابطہ پر اعتماد کیا گیا اور اسے نافذ کر دیا گیا اس میں عورت کا حصہ مرد کے حصے کا آدھا نہیں ہے ۔ لیکن اس وقت بحمداللہ فتنۃ النساء نے سر نہیں اٹھایا ، میں پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کہہ آیا ہوں کہ خود صدر مملکت نے حدود نافذ کرنے، اخذ زکوٰۃ اور مرتسات توڑ آرڈی ننس مجریہ ۸۴ء کو نافذ کرنے میں کسی کمیٹی یا مجلس شوریٰ کا سہارا نہیں لیا تو دیگر قوانین کو نافذ کرنے کے لئے اس ناکام طریقہ پر اصرار کیوں کیا جائے تجربہ نے اگر ایک چیز کو کامیاب نہیں بنایا تو اسے فوراً چھوڑنا چاہیئے

پس چہ باید کرد ۲:۔ گذارش یہ ہے کہ آپ کے طریق مسلوکہ میں جو خامی احقر کے خیال میں آئی وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے میں نہیں سمجھتا کہ آپ جس طریق پر چل رہے ہیں اس کو آپ نظام اسلام کے نفاذ کے لئے مفید اور صحیح خیال فرماتے ہوں گے تو اب من جرب المجرب حلت به الندامة کے ماتحت اس کو بدلنے کی کوشش فرمادیں آپ کو صدر کا اعتماد حاصل ہے، اگر پس چہ باید کرد نمبر ۱ میں جو کچھ عرض کیا گیا ہے اس سے آپ کو اتفاق ہے تو صدر محترم کو اس پر مجبور کریں بصورت دیگر شوریٰ کے اراکین علماء بلکہ رابطہ کمیٹی کے ممبر حضرات مل جل کر کوئی نعم البدل تجویز کریں اور اسی پر صدر مملکت کو ڈالیں بہر حال اپنی بھرپور قوت کو استعمال کر کے صدر محترم سے ایک ناکام طریق چھڑانا اور صحیح سمت پر لگانا آپ کا اخلاقی شرعی اور عقلی فریضہ ہے جس کی جوابدہی آج بھی اور کل بھی آپ کو کرنی پڑے گی دراصل دو چیزیں خاص طور پر آپ کے لئے قابل غور ہیں ایک یہ کہ یہ طریق کمیٹی پر کمیٹی اور پھر شوریٰ میں ہر کسی کے سامنے بحث کے لئے اس کو ڈال دینا صرف یہ نہیں کہ غیر مفید ہے بلکہ اس سے فتنوں کا دروازہ کھل گیا ہے دوم یہ کہ آپ کے سکوت اور عملاً اس پر چلنا صدر کے لئے یہ دلیل ہے کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ صحیح ہے تو اس کی ذمہ داری آپ حضرات پر آگئی اور اس لئے اس مرحلہ پر پہنچ کر صرف ذاتی طور پر اس سے علیحدگی اور استعفیٰ دے کر سبکدوش ہونا کافی نہیں ہے بلکہ تلافی مافات کے لئے یہ ضروری ہے کہ مؤثر انداز سے مجتمعاً صدر پر یہ واضح کر دیا جائے کہ ائمہ اربعہ کے متفق علیہ مسائل کو بحث کے لئے پیش کرنے سے فتنوں کے دروازے کھل رہے ہیں تو جس طرح الطاف رپورٹ کو خلاف قاعدہ سمجھ کر نہیں پیش کرنے دیا گیا اس طرح ان مسائل کو جن پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہو چکا ہو بحث کے لئے پیش کرنے کو خلاف ضابطہ قرار دلوایا جائے، یہی کفارہ ہوگا آپ کے گذشتہ سکوت کا

واللہ اعلم

جمعیۃ علماء اسلام کے ایک گروپ سے

جمعیۃ علماء اسلام کی اس شاخ سے جو اسلامی نظام کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ صدر مملکت کا وجود تسلیم کرتی ہے اور جو ان کو ہٹانے میں ان جماعتوں کا ساتھ دے رہی ہے یا بقول ان کے ان سے تعاون لے رہی ہے جو کھل کر سیکولر حکومت کے حامی ہیں ان کی خدمت میں بصد ادب گذارش ہے کہ

(الف) جو قوت اس وقت علی الاعلان اسلامی نظام کے نفاذ کو غیر ضروری سمجھتی ہے اور تقسیم ملک کی بنیاد کو اسلام ماننے سے کھل کر انکار کرتی ہے۔ اور

(ب) جس طاقت نے عورت کی شہادت کے مسئلہ میں انفراداً و اجتماعاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو عورتوں کی شہادت کو ایک مرد کی شہادت کے برابر قرار دینے کے قطعی اور منصوص علیہ حکم کی کھلی مخالفت کی، اور

(ج) پھر جس نے قادیانیت کے سلسلہ میں ببانگ دہل مرزائیوں کی حمایت کا اعلان کیا۔

(د) بے نظیر صاحبہ نے یوم آزادی پر بھی قادیانیوں کی مظلومیت کا رونا رویا۔

(ھ) اور پھر جنہوں نے اپنے مشترک اعلامیہ میں اسلامی نظام کے نفاذ کو کوئی مقام نہیں دیا۔

کیا آپ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر یہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کے ساتھ اتحاد، اتفاق یا اشتراک کر کے جو نتائج سامنے آئیں گے ان سے اسلامی نظام کے نفاذ کا مرحلہ قریب ہو جائے گا، کیا ع

گندم از گندم بروید جو ز جو کا فلسفہ اب قصۂ پارینہ ہو چکا ہے۔

کلاّ وحاشا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلاً۔

کہا جاتا ہے کہ ہم ان کا ساتھ نہیں دے رہے بلکہ ان سے تعاون حاصل کر رہے ہیں اگر ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے اس دعویٰ کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو گذارش یہ ہے کہ جن جماعتوں سے آپ اس کارِ خیر (صدر مملکت کو ہٹانے) میں تعاون لے رہے ہیں کیا وہ گڑ گا جر ہیں کہ ان سے مدد لے کر کامیابی کے بعد آپ ان کو ایک طرف پھینک دیں گے ان کی قوت کی حالت تو یہ ہے کہ اب مغلوبیت کی حالت میں عورت کی شہادت اور قادیانیت کے مسئلہ میں اسلام سے ان کی کھلی بغاوت پر بھی اس طرف سے کوئی طاقتور آواز ان کے خلاف نہیں اٹھائی جا سکی جو ان کے دانت کھٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردے اس طرف سے ایک آدھ قرارداد یا بیان ضرور آیا ہے مگر اس میں کتنا وزن ہے یہ سب کو معلوم ہے وہ بھی جانتے ہیں اور آپ بھی جانتے ہیں اور عوام کو بھی اس کا اندازہ ہے بل الانسان علیٰ نفسہ بصیرۃ ولو القیٰ معاذیرہ ،

اس لئے جب یہ لوگ اور یہ جماعتیں اپنے تعاون کی قیمت آپ سے وصول کریں گے اور اپنی حمایت کا حصہ بخرہ حاصل کریں گے کیا اس وقت رحم اللہ النباش الاول کا وظیفہ آپ کو یاد نہیں آئے گا مگر اس وقت اس کے یاد آنے کا کیا فائدہ ہوگا۔

وانی لہٗ الذکریٰ خدارا جذبات میں نہ آئیں خدالگتی کہیں کہ اپنے محبوب مطلوب نظام اسلام کے نفاذ کے لئے آپ اس راستہ کا اختیار کرنا کس حد تک صحیح سمجھتے ہیں۔

یہ کہنا بھی صحیح نہیں معلوم ہوتا کہ اب تو چلئے دو جب یہ ہمارے حلیف اسلام کو جاری نہیں کریں گے تو ہم ان سے بھی لڑیں گے، بلکہ کہا جاتا ہے کہ اکابرین دیوبند کا شیوہ ہمیشہ سے طاقت سے لڑنا ہی رہا ہے گویا ہمارے اکابرین ہمیشہ منفی کردار ادا کرتے رہے ہیں، مثبت سوچ انہوں نے کبھی کی ہی نہیں کلا وحاشا ایسا سمجھنا صحیح نہیں ہوگا ہم دیکھتے ہیں کہ تقسیم ہند کے بعد انڈیا میں مسلمانوں کی حفاظت کی خاطر یہ حضرات طاقت کا ساتھ دیتے رہے ہیں اور اب بھی دے رہے ہیں درحقیقت اصل کام ان حضرات کا مثبت ہی ہے منفی پہلو تو ہمیشہ مجبوراً اختیار کرنا پڑتا ہے، دعوت اسلام پھر دعوت تسلیم اسلم تسلم پھر جزیہ اور آخر میں جنگ وجہاد اسلام کا مسلمہ اصول ہے اور یہی ہمارے اکابرین کا شیوہ انیقہ رہا ہے تبتہم اللہ تعالیٰ علی ذالک ورزقنا اتباعہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح نخشتی ان تصیبنا دائرۃ قسم کے خطرات کا اظہار بھی کیا جاتا ہے تفصیلات میں جانا مناسب نہیں معلوم ہوتا مجملاً اتنی گذارش ہے کہ ان لوگوں کے عزائم اور ان کی تاریخ تبلاتی ہے کہ یہ لا یرقبون فیکم الّاً ولا ذمۃً قسم کے لوگ ہیں اور ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء وودوا لو تکفرون قماش قسم کی مخلوق بقول مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ مقتول کو سینہ سے لگانے والے یہ لوگ وقت گذر جانے پر اس کے قاتل کے بھی جگری دوست بن جاتے ہیں ۔ گذارش اتنی ہے کہ مقدرات کو نہیں بدلا جا سکتا لیکن سوء تقدیر کی تدبیر میں خود شریک ہو جانا نہ عقل کا تقاضا ہے اور نہ ہی نقل کا۔

نیرنگِ تقدیر سے یہ مسلط کر دیئے جائیں تو اسلام کی خاطر ان کے مقابلے میں آنا یقیناً اکابرین دیوبند کے شیوہ پر عمل پیرائی ہوگی مگر ان سے لڑنے کے شوق میں خود انہیں مسلط ہونے کا موقعہ مہیا کرنا شئی اخر ہے وشتان ما بینھما ۔ ف یہ کہنا بھی نہایت تعجب انگیز ہے کہ چونکہ یہ لوگ ۳ کے آئین کا مطالبہ کر رہے ہیں تو گویا اسلام کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں اس لئے کہ اس میں اسلام کی بات آئی ہوئی ہے ۔ عرض یہ ہے کہ سیکولر حکومت بنانے کے پرزور مدعی ہونے، عورت کی شہادت اور قادیانی مسئلہ میں مسلمانوں کی کھلی مخالفت کے باوجود بھی اسلام کا یہ نیم اعتراف (دفعہ ضمن آئین ۱۹۷۳ء) اگر کارآمد ہو سکتا ہے تو سجدۂ صنم اور القار المصحف فی القاذورات کے باوجود بھی تکلم بکلمۃ التوحید بھی کافی ہونا چاہیئے ۔ واذللیس فلیس ، علاوہ ازیں دیگر مشترکہ نکات بھی تو ۱۹۷۳ء کے آئین کے ضمن میں آ سکتے تھے ان کی تصریح تو ضروری ہو مگر اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظام قائم کرنے کی تصریح سے خاموشی آخر چہ معنی دارد ۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے ۔ بہرحال جب اقتدار سے آپ کو خیر کی کوئی امید نہیں رہی تو اب مسلک سکولر ذہنیت اور اسلامی ذہنیت میں سے کسی کا ساتھ دینے کا ہے ۔ اسلامی نظام کا مرحلہ سیکولر ذہنیت کی رفاقت سے زیادہ قریب ہو سکے گا، یہی بات آپ کے خیر خواہوں کی سمجھ سے بالاتر ہے اور اسی پر آپ سے نظر ثانی کی درخواست ہے ۔

چونکہ موجودہ جمہوریت کے مطالبہ میں آپ دوسری جماعتوں کے ساتھ شریک ہیں اس لئے اس پر کچھ عرض کرنے کے بعد ہی "پس چہ باید کرد" کے عنوان سے کوئی لائحہ عمل پیش خدمت ہوگا ۔

جمعیۃ علمائ کی دونوں شاخوں، جمعیت علمائ پاکستان

جماعت اسلامی اور مسلم لیگ سے

آپ سب حضرات اسلامی نظام کا نفاذ ہی اپنی منزل مقصود بتلاتے ہیں اور یہی ہونا چاہئے اور اسی میں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا فرمادیں آمین

مجوزہ راستہ آپ سب حضرات نے مشترکہ طور پر جو راستہ تجویز فرمایا ہے یا یوں کہئے کہ جس راستہ کو اپنانے میں آپ کا اتفاق ہو چکا ہے وہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ مروجہ جمہوریت قائم ہو اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر جلد از جلد الیکشن ہو، کہا جاتا ہے کہ جمہوریت اصل مقصد نہیں بلکہ مقصود کا ذریعہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لمحۂ فکریہ گذارش یہ ہے کہ اس راستہ پر قدم اٹھانے سے پہلے ایک لمحہ کے لئے یہ سوچ لینا چاہئے کہ مروجہ جمہوریت جس میں اقتدار اعلیٰ خدا کے نہیں عوام کے پاس رہتا ہے جس میں آدمی تولے نہیں گنے جاتے ہیں اور ہر بالغ رائے دہی کی بنیاد پر الیکشن لڑے جا چکے ہیں اور جس کے نتائج آپ کے سامنے ہیں وہ واقعی اسلامی نظام کے نفاذ میں ممد و معاون ثابت ہو چکے ہیں، یحییٰ الیکشن آزادانہ انتخاب کے لئے بڑا نیک نام ہے اس کے نتیجہ میں اسلام کی خاطر کتنے لوگ جیتے اور روٹی کپڑا مکان اور چھ نکاتی پروگرام کے صدقہ میں کتنے لوگوں نے کامیابی حاصل کی اس کے نتیجہ میں جو حکومت قائم ہوئی اسلام کے متوالوں نے اس کو کیا تمغہ دیا اور اسلام کا اس عہد میں کتنا بول بالا رہا ہے؟ اگر لوگ پندرہ سال پہلے کے مقابلہ میں اب زیادہ نیک نہیں ہو گئے اور اسلامی ذہنیت رکھنے والی جماعتوں کی قوت میں اب مزید اضافہ نہیں ہوا تو پھر کس بھروسہ پر یہ امید کی جاتی ہے کہ اس طرح کے الیکشن ہو جانے سے اسلامی نظام قائم کرنے والوں کو موقعہ ملے گا ــــ کہ وہ اسلامی نظام قائم کرنے میں کامیاب ہوں۔ عرض یہ ہے کہ اسلام جس جمہوریت کا طالب اور حامل ہے کیا وہ اور یورپ کی موجودہ جمہوریت ایک ہی چیز ہے؟ اگر ان کے درمیان بُعدٌ مابین السماء والارض کا ہے تو پھر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مروجہ جمہوریت کا پرزور مطالبہ اسمی مشارکت کی وجہ سے ایک بہت بڑا مغالطہ نہیں؟ -

پس چہ باید کرد نمبر ۳:- (الف) سیکولر ذہنیت رکھنے والوں کو مسند نہ لگایا جائے اور جنہوں نے کسی مصلحت کے تحت ان سے تعلق رکھا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ کہہ کر توڑ دیں کہ ؎

تو بہر دیگراں دل داشتی ما امید از وصل تو برداشتیم

کیونکہ کھلے طور سے اسلامی نظام کو غیر ضروری سمجھنے، بلکہ غیر مذہبی حکومت کو ضروری سمجھنے، عورت کی شہادت میں اسلامی ضابطہ کے خلاف دوٹوک اعلان کرنے اور قادیانیت جیسی نجاست کی حمایت میں ملوث ہونے کے بعد تو ان کے ساتھ فاتبذ الیھم علیٰ سواءٍ کا معاملہ ہی اسلامی فریضہ معلوم ہوتا ہے۔

(ب) ہر جماعت سے دو دو اہل علم حضرات پر مشتمل نمائندوں کا مشترک اجلاس بلایا جائے، یہ آپ حضرات کی گول میز کانفرنس ہوگی اس میں خالص مذہبی نقطہ نگاہ سے نمائندوں اور ووٹروں کے لئے ضروری اسلامی شرائط کا تعین کیا جائے یورپی جمہوریت کے مقابلہ میں اسلامی جمہوریت کے خدوخال واضح کئے جائیں۔ اس لئے جہاں آپ ایک طرف جمہوری قبا میں ملبوس دیوِ استبداد کے پنجہ سے نجات پاسکیں گے وہیں حکومتوں کے ذاتی مفادات کے لئے خود ساختہ شرائط اور بی ڈی قسم کی محدود جمہوریتوں کے چنگل میں بھی نہیں پھنس سکیں گے

حقیقت یہ ہے کہ نمائندہ اور ووٹر کے لئے اسلامی شرائط منوانے کے لئے بھرپور کوشش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ مغربی جمہوریت کے مقابلہ میں کوئی اور خود ساختہ نام نہاد مشرقی جمہوریت میں ملک پھنس جائے اور آپ حضرات اپنی اپنی سیاست میں الجھے ہی رہیں، اگر اسلام ہی مطلوب و محبوب ہے، تو پھر سلف صالحین سے متوارث محفوظ اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے آخر شرمانے کی کیا بات ہے؟ ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

انتخابات ہوں گے یا نہیں ہوں گے تو جماعتی اور غیر جماعتی انتخاب کے جھگڑے کا کیا نتیجہ نکلے گا، سیاسی حضرات حصہ لیں گے یا بائیکاٹ کریں گے، بائیکاٹ کی صورت میں قوم ان کا ساتھ دے گی یا حسب سابق بھرپور مقابلے ہوں گے یہ سیاسی حضرات کا محبوب مشغلہ ہے، ہماری یہ گذارش بہرصورت برقرار رہے گی کہ ۔۔۔ مروجہ جمہوریت کو اسلامی نظام کا زینہ تصور کرنا ایک خوش فہمی بلکہ غلط فہمی ہے اس کا ایمانی جرأت سے مقابلہ کیجئے اور اسلامی جمہوریت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے نہ شرمائیے"

یہ ملک گیر مسئلہ ہے اور اسلام کے شعبہ ہائے سیاست سے اس کا تعلق ہے، اس لئے سیاست سے منسلک علماء کا کوئی اجتماعی فیصلہ ہی اس میں مفید ثابت ہو سکتا ہے، دوسرے حضرات اپنے اسلامی لٹریچر سے فائدہ اٹھائیں اور جمعیتی حضرات جمعیۃ علماء اسلام کے دو اول کے قراردادوں نیز ۵۶ء کے آئین پر تنقیدات و ترامیم مرتبہ سیدی حضرت افغانیؒ قدس سرہٗ و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اس طرح امام الطائفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ازالۃ الخفاء اور حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی منصب امامت وغیرہ کی کتب سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں، حکومت ایسے شرائط وغیرہ مان لے تو فبہا و نعمت، بصورت دیگر انتخاب ہو تو جو جماعتیں اس میں حصہ لیں بنام جماعت یا پس پردہ جس طرح کہ اب جماعتیں نہیں اور جماعتوں کا اتحاد اشتراک وغیرہ وغیرہ سب کچھ ہے تو

(ج) آپ خود ایک اسلامی پارلیمنٹری بورڈ بنائیے اور نمائندہ کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شرائط شرعاً ضروری قرار پا چکے ہوں انہیں اوصاف سے موصوف نمائندہ کو نامزد کیجئے یا اسی کے حق میں محنت کیجئے، فی الجملہ غیر اسلامی طریقے اختیار کر کے غیر اسلامی ذہنیت رکھنے والوں کو اقتدار کے مواقع فراہم کرنے کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ ؎ چوں دیدم عاقبت خود گرگ بودی

ہاں اسلامی طریقہ سے اسلام کے لئے محنت کرنے کے بعد بھی اگر سوء تقدیر سے غیر اسلامی ذہن رکھنے والے لوگ مسلط ہو جاویں تو آپ کا کام تا دم آخر یہی جہاد ہوگا جو اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے من جانب اللہ آپ پر عائد کیا گیا ہے۔

گول میز کانفرنس کون بلائے؟

اسلامی انتخاب کے تشخص کے لئے علماء اسلام کی مجلس عمل کی تحریک کون سی جماعت چلائے، یہ حسن تقدیر کی بات ہے کہ نوشتہ ازل نے قرعہ فال جس کے نام لکھا ہوگا اسی کے نام نکلے گا، ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کے ضمیر کی آواز ہے ہر اسلامی جماعت کو اس کا احساس ہے مجلس تحفظ ختم نبوت نے نہ خواب دیکھا اور نہ ہی کوئی اسے الہام ہوا اس نے خود ہی اپنی ہی یہ ذمہ داری سمجھی ۱۹۵۳ء پھر ۱۹۷۴ء اور آج ۱۹۸۴ء تینوں مواقع میں انہوں نے تحریک چلائی اور مجلس عمل کی صورت میں اسلامی اتحاد ظہور پذیر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بالآخر دشمنان ختم نبوت کو ذلیل کر ہی دیا۔

والحمد للہ رب العالمین۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی مدعی جماعتوں میں سے جو بھی اس عظیم مقصد کے لئے دل میں زیادہ سے زیادہ طلب اور تڑپ پاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ہی بڑھ کر یہ سعادت حاصل کرنی چاہئے ؎

یہ بزم مئے ہے یاں کوتاہ دستی سے ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

عوام ان کی طاقت، ان کا طرز عمل اور اُن کا فریضہ

عوام کی طاقت ضرب المثل ہے کہتے ہیں "آوازۂ خلق نقارۂ خدا" مگر کاش کہ وہ حق کے لئے اٹھتی تو حکومتوں اور لیڈروں سب کی آنکھیں کھل جاتیں، اب واقعہ یہ ہے کہ عوام کا محبوب مشغلہ نعرہ بازی اور گروپ پرستی ہے وہ گروپ کے لئے سوچتے ہیں اور گروپ ہی کے لئے سب کچھ کرتے ہیں الا ماشاء اللہ، کاش کہ وہ حق کے لئے سوچتے اور حق ہی کے لئے سب کچھ کرتے تو ملک کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا لیڈر اور ہوتے اور حکومتیں بھی اسلام کا نمونہ ہوتیں ۔ عوام میں وہ اچھے بھلے خواص بھی شامل ہیں جو دین کے شعبۂ سیاست میں خود سوچنے کی زحمت گوارا نہیں فرماتے ۔

حق شناسی کا اشکال کہا جا سکتا ہے کہ عوام کو حق پہچاننے میں اشتباہ ہو جاتا ہے جواباً گذارش ہے کہ بعض دقیق مسائل اور مختاج دلائل احکام میں حق کا سمجھنا واقعی مشکل ہو جاتا ہے مگر کیا یہ لوگ اتنا نہیں جانتے کہ سیکولر طرز حکومت کے خواہاں لیڈروں سے اسلام کی توقع ایک فریب ہے، قادیانیوں کی حمایت کرنے والے اسلام کو نقصان ہی پہنچائیں گے ۔ ان سے گٹھ جوڑ اسلام کے مفاد میں نہیں اور کیا ان عوام کو اس کا علم یقین اور تجربہ نہیں ہے کہ مروجہ جمہوریت اور آزمودہ شدہ طریق انتخاب اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظام کے نفاذ کا کوئی راستہ نہیں ہے اس سے اسلام قریب نہیں دور ہوتا جائے گا، پھر کیوں نہ یہ لوگ اپنے لیڈروں اور ان کے گماشتوں کو صاف صاف کہہ دیتے ہیں کہ خدا کے لئے اس غلط راستہ پر نہ چلو نہ ہم کو گھسیٹ کر بٹھاؤ، اسلامی جمہوریت کی خود ہی قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کرو اور اسلامی انتخاب کے خدوخال قرآن وسنت ہی سے متعین کرو، اسی کے لئے محنت کرو اسی کا مطالبہ ہو اور ہم سے اسی کام کے لئے کام لو تاکہ مریں تو شہید ہوں اور ماریں تو غازی کہلائیں ۔۔۔ اکابر علماء ومشائخ اور مشاہیر عقلاء اور دانشوروں کے سامنے کسی طالب علم کا اس طرح بیباکی سے کچھ عرض کرنے کا نام عقل وخرد کی لغت میں جنون اور دیوانگی ہے لیکن اپنا ذوق یہ ہے کہ ؎

گرچہ بدنامی است نزد عاقلاں　　ما نمی خواہیم ننگ ونام را

معذرت روا روی بلکہ بیماری اور سفر کی حالت میں ان معروضات کو مرتب کیا گیا نظر ثانی کے وقت محسوس ہوا کہ شاید بعض عبارات زیادہ واضح نہ ہوں کچھ ہے ہوں میں ترمیم کی ضرورت ہو یہ بھی ممکن ہے بعض مقامات پر حسن ادب کا پورا لحاظ نہ ہو سکا ہو عربی عبارات اور آیات کریمہ تک کا ترجمہ نہ ہو سکا۔ (بعض عربی عبارات کا ابہام ہی مقصود تھا) بہرحال قطع وبرید کے لئے فرصت نہ پا سکا دانا دریے نقطہ نمی رود کے ماتحت ناظرین با انصاف سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اصل مقصد پر نظر فرمادیں گے اور چھوٹے موٹے خامیوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے معاف رکھیں گے ۔

والسلام وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین

حسن حق کہنے میں ہے حسنِ بیاں ہو یا نہ ہو
حق کو پوشیدہ نہ رکھ تیرا زیاں ہو یا نہ ہو
اس طرف چل جس طرف ہو راہنما تیرا ضمیر
بیشک اس راہ میں ہجوم رہرواں ہو یا نہ ہو

ناکارہ عبدالکریم غفرلہٗ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ بیتی

جب دین سیاست پر غالب تھا

پیغام کی اہمیت کے پیش نظر پیغام دینے والے کا مختصر تعارف رسم بھی ہے اور بعض اوقات اس کی ضرورت بھی ہوتی ہے خیال آیا کہ اگر یہ کام کسی عزیز کے حوالہ کیا جائے تو وہ بجائے ضروری تعارف کے تعریفوں کا پل باندھ کر مفت میں ناظرین کا وقت ضائع کریں گے اس لئے اتباعاً لبعض الاکابر دمنہم سیدنا امام دار الہجرۃ مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ، جب کہ انہوں نے ایک دفعہ اعلانِ حق کے موقعہ پر فرمایا

من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا مالک بن انس

اقول الخ

خود ہی مختصراً عرض کرتا ہوں کہ راقم الحروف عبد الکریم ابن قاضی نجم الدین ابن قاضی عبد الغفار صاحب رحمۃ اللہ علیہم قوم دفتانی سکنہ کلاچی نے نصف صدی قبل ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۵ء میں دورہ حدیث شریف استاذ العرب والعجم شیخ الہند والحجاز امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت مولانا سید حسین احمد المدنی قدس سرہٗ سے پڑھا ہے اس کے بعد آج تک دینی تعلیمی شغل میں اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے مصروف رکھا ہوا ہے، تہائی صدی ۱۹۴۹ء سے اب تک مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کے اہتمام اور صدارت تدریس وغیرہ کی ذمہ داری میں گذر رہے ہیں ۱۹۴۶ء میں جبکہ جمعیت علماء ہند نے الیکشن میں حصہ لیا، تو سیاست سے عملی تعلق پیدا ہوا ۵۶ء تا ۶۳ء جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی اور ڈویژنل کے مختلف اور متعدد ذمہ داریوں کی صورت میں جماعت سے وابستگی رہی، جمعیت نے سرحد اور بلوچستان میں وزارتوں میں حصہ لیا تو میں نے چھوٹی اور بڑی ہر قسم کی ذمہ داریوں سے معذرت کر دی اگرچہ اکابرین کے ساتھ نیازمندی کے تعلقات تحریک نظام مصطفےٰ تک باقی رہے اور تبعاً جو خدمت ہو سکی کرتا رہا اس کے بعد سے کسی موجود یا کالعدم سیاسی جماعت کا رکن اور ابتدائی ممبر بھی نہیں ہوں۔

جب دین سیاست پر غالب تھا اس وقت چونکہ کئی بار اکابرین جماعت نے بعض اہم متوقع فیصلوں کو احقر کی گذارشات کی بنا پر تبدیل فرمایا تھا جن میں وفاق المدارس میں شرکت لاہور میں شریعت کانفرنس پر لاٹھی چارج اور اکابر کے شدید زخمی ہونے پر دوسرے ہی جمعہ اسی جگہ جمعہ پڑھنا عبوری آئین کے لئے مسلمان کی کی گئی تعریف کو بدل دینا، جمعیۃ کے اسلامی منشور مرتبہ سرگودھا میں ترقیاتی کام کرنے والے کاشتکاروں کے لئے حق مختارانہ تسلیم کرنا اور تحدید ملکیت کی وہ خاص صورت جو اسلام کے مسئلہ میراث ہبہ وغیرہ سے متصادم نہیں وغیرہ وغیرہ شامل ہیں اسی امید پر اب بھی یہ چند پراگندہ خیالات موجودہ اکابرین کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں کہ شاید اس قافلہ کے بچے کھچے مسافران پر اسی فراخدلی سے غور فرما کر خذ ما صفا ودع ما کدر، پر عمل پیرا ہوں واللہ یعلم سرّی وعلانیتی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل پیغام

صدر مملکت کمیٹی پر کمیٹی اور وعدہ پر وعدہ کی بجائے فقہ اسلام کا نفاذ فرمائیں جس کی ایک صورت اندر ملاحظہ کیجئے،

اراکین شوریٰ الطاف ریورٹ کی طرح ہر اس مسئلہ پر بحث کرنے سے صاف انکار کر دیا کریں جو ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے اجماع کے خلاف ہو

اسلامی جماعتیں سیکولر ذہنیت رکھنے والوں اور قادیانیوں سے ہمدردی رکھنے والوں سے قطعی لاتعلق ہوں اور مغربی جمہوریت اور نام نہاد مشرقی یا برائے نام اسلامی جمہوریت کی بجائے صحیح اسلامی جمہوریت اور اسلامی انتخاب ہی کے خدوخال واضح کریں۔

اور اسی کے مطابق انتخاب کرائیں جس کی ایک صورت تفصیلات میں ملاحظہ فرمائیں۔ عوام نعرہ بازی اور گروپ پرستی کی بجائے اسلام پرستی اور حق پرستی کا طریقہ اختیار فرمادیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

یہ مضمون دینی پیغام کا ضمیمہ بنایا جا رہا ہے مناسبت کھلی ہوئی ہے
یہ تمام اراکین صدر صاحب، اور وزراء کو پہنچایا گیا ہے۔

والامر بید اللہ

سینٹ اور قومی اسمبلی کے ممبرانِ محترم کی خدمت میں

دردمندانہ اپیل

ع پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

محترم ممبرانِ سینٹ و قومی اسمبلی پاکستان، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

عنقریب سینٹ اور پھر قومی اسمبلی میں "شریعت بل" بحث کے لئے آپ کے سامنے پیش ہوگا یہ بات اگرچہ بجائے خود ملتِ پاکستانیہ کی ایمانی جان کنی کے مترادف ہے کہ وہ مسلمان ہو کر شریعت بل کو زیر بحث لائیں، تاہم بعض فیشن پرست صاحبان کو خوش کرنے کے لئے ملت اسلامیہ پاکستانیہ کو اس آزمائش میں ڈالا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون، کئی بلوں پر آپ نے بحث کی ہوگی کئی بل منظور کئے ہوں گے اور کئی نامنظور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس بل کی اہمیت لیکن شریعت بل کا معاملہ مذہبی اور ایمانی لحاظ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا ہی اہم ہے اس کے نتائج نہایت ہی دور رس ہوں گے اس کے نیک اور برے اثرات نہ صرف اس دنیا میں بلکہ قبر و حشر اور عالم آخرت میں بھی آپ کو محسوس کرنے ہوں گے اس لئے شریعت بل کے سلسلے میں آپ کو مکمل حزم و احتیاط سے کام لینا ہوگا

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا یہ ملفوظ گرامی شریعت بل پر بحث کے دوران ضرور بالضرور آپ کے پیش نظر رہنا چاہئے ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک جلسہ میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا "صاحبان آج کا موضوع نہایت مشکل ہے، سیاسی تقریر ہوتی کوئی ایک آدھ جملہ ادھر اُدھر ہو جاتا تو چند ماہ یا چند سال قید کی بات بخاری کے لئے آسان ہے لیکن سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق کسی حرف کی کمی بیشی کی سزا دوزخ جہنم ہے جس کی بخاری میں تاب نہیں" (ممبران صاحبان شریعت رسولؐ کی بات بھی سیرت رسول سے مختلف نہیں ہے)

جہانگیر تاجدار دہلی کا ایک مقولہ بھی اس موقعہ پر آپ کے دل پر نقش ہونا چاہئے کہ انہوں نے اپنی محبوبہ بیوی سے جب کہ اس نے مذہبی معاملہ میں بادشاہ اسلام سے محبوبانہ شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ "جاناں جاں بتو دادہ ام نہ کہ ایمان" اے محبوبہ میں نے جان تمہارے اوپر قربان کی ہے نہ کہ ایمان، آپ کو شریعت بل کے سلسلہ میں اپنے بڑوں کو جو الحاد و دہریت سے متاثر ہوں صاف کہہ دینا چاہئے کہ آپ کی لیڈری سر آنکھوں پر "لیکن جاں بتو دادیم نہ کہ ایمان" بہرحال خدا کے لئے شریعت بل کے معاملہ میں ایمان کا سودا نہ کریں ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا اور آخرت میں آپ کو پچھتانا پڑے گا۔

یہ بھی یاد رہے کہ خدانخواستہ کسی بے دین کے رعب میں آکر یا دنیا اور عہدہ کے لالچ میں جو لوگ شریعت بل کی مخالفت کرینگے تو انہیں یاد رہے کہ ملک میں ابھی تک علمار حق زندہ ہیں، ہر مسلک کے معتمد علمار اور مستند مفتیانِ کرام کو اس پر سوچنا پڑے گا کہ شریعت کی اس کھلی مخالفت کے بعد بھی کیا یہ ممبر مسلمان رہا یا قرآن وسنت کی روشنی میں اب اس کا شمار کسی اور زمرہ میں آگیا۔

اسمبلی میں آواز اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اسمبلی کے کسی گوشہ سے یہ آواز بھی اٹھے کہ جس شخص کو ملک اور حلقہ کے مسلمانوں نے مسلمان سمجھ کر اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے کیا شریعت کی اس کھلی مخالفت کے بعد وہ موجودہ قانون کی رو سے بھی اسمبلی کا ممبر رہا یا اس کی ممبری خود بخود ختم ہوگئی۔

دردمندانہ اپیل اس لئے آپ سے ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ اس بل پر رائے دیتے وقت خوب محتاط رہیں اور اپنی ممبری کے ساتھ ساتھ اپنے ایمان کا بھی خیال رکھیں

علمار حق کا اتحاد یا خدائی اتمام حجت بعض اوقات علمار دین کے لفظی یا ظاہری اختلاف کو بہانہ بنا کر بعض لوگ دینی حکم سے لاپرواہی کرتے ہیں مگر شریعت بل کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اتمام حجت فرما کر ہر خیال کے جید اور معتمد علمار کو اس پر متفق فرما دیا ہے کہ اس بل کی حمایت ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے اور اس کی مخالفت دینِ اسلام اور نظریہ پاکستان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انحراف اور ملک وملت سے دشمنی کے مترادف ہے۔

بطور نمونہ ملاحظہ ہو

اکابر علماء کراچی کا ارشاد بہرحال یہ شریعت بل موجودہ صورت حال میں اہل ملک کے ایمان و نفاق کو پرکھنے کی کسوٹی ہے ..... اس بل کی حمایت نہ کرنا خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ سے غداری کے مترادف ہے۔ (ماہنامہ بینات کراچی بابت اپریل ۱۹۸۶ء)

حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب لاہور میں اگرچہ اس جبری حکومت اور اس کے گورکھ دھندوں کے بہت خلاف ہوں مگر بحیثیت اس ملک کے عالم کہلانے والے ایک فرد کے اپنا یہ فرض ادا کر رہا ہوں کہ " اسے (شریعت بل) مشتہر کرنے کا طریقہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے کسی مسلمان سے دریافت کیا جائے کہ وہ دین اسلام پر راضی ہے یا نہیں؟ معاذ اللہ! اور یہ فعل کفر ہے صدر ضیاء اس کی (اس بل کی) بجرمتی کے گناہ میں شریک ہیں۔ انہیں توبہ واستغفار کر کے بلا تامل اسے پاس کرانا چاہئے یہ ان کا مذہبی فریضہ ہے وہ خدا تعالیٰ کے یہاں جوابدہ ہوں گے۔ بینات شمارہ بالا۔ حضرت مولانا کے اس ذمہ دارانہ بیان سے معلوم ہو گیا کہ سینٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران اور عامۃ المسلمین کا مذہبی فریضہ اس بل کے سلسلے میں کیا ہے

شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مکتوب گرامی بنام شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم، امیر شریعت گروپ میں بھی وضاحت کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصریح فرمائی گئی ہے کہ ہر قسم کے سیاسی اختلافات سے بالاتر رہ کر شریعت بل کے لئے آپ کام کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

امام العلماء حضرت مرشد درخواستی دامت برکاتہم کی زیر قیادت ملک کے طول و عرض میں شریعت کانفرنسیں منعقد ہونا اور حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے دست حق پرست پر سرحد کے ہزاروں علماء کا بیعت کرنا کہ شریعت بل کو پاس کرانے کے لئے ہم کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے محتاج حوالہ نہیں ہیں واللہ یھدی من یشآء الی صراط مستقیم۔

ہم ہیں آپ کے خیر خواہ

خدام تحریک شریعت برائے نفاذ فقہ حنفی بذریعہ قاضی عبدالکریم فاضل دیوبند مہتمم نجم المدارس

وخطیب جامع مسجد کلاچی (سرحد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

اس مضمون کا اصل موضوع تو انفرادی ملکیت مزارعت وغیرہ ہے
لیکن جدید فقہ وغیرہ پر بالخصوص ابتدا میں ضروری معلومات آگئے ہیں

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ دان کے لئے

(۱) کیا ذاتی اور انفرادی ملکیت کا انکار اور اسلام ایک ساتھ چل سکتے ہیں؟
(۲) کیا تباہ کن سرمایہ داری اور بڑی بڑی زمینداریوں کا علاج انفرادی ملکیت کے انکار کے سوا کوئی نہیں ہے؟
(۳) کیا سرمایہ کا ہر قسم کا معاوضہ از روئے قرآن حرام ہے مضاربت کی حقیقت کیا ہے؟
(۴) ملکی ضروریات کے پیش نظر مزارعت کے سلسلہ میں اگر امام اعظمؒ کے قول پر عمل کرایا جائے تو کیا یہ خروج عن المذہب تصور ہوگا؟

بلیغات اور البلاغ کراچی، الخیر ملتان الرشید ساہیوال الحق اکوڑہ اور البیان وصدائے اسلام پشاور وامثالہم توجہ فرمادیں

تحقیق وتنقیح دین کی ایک اہم خدمت ہے!

کسی دینی مسئلہ اور کسی اسلامی اور شرعی حکم پر سیر حاصل بحث کرنا اس کے مالہٗ وماعلیہ کو منقح کر دینا یا کسی مختلف فیہ اور مجتہد فیہ مسئلہ کے راجح اور مرجوح پہلوؤں کو اجاگر کرنا حتیٰ کہ بعض اوقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی محقق کا اپنی تحقیق میں منفرد ہو جانا بھی کوئی نئی بات نہیں ہے یہ اسلامی حکماء امت کے علماء اور ملّت کے متکلمین و فضلاء کی زندگی کا کھلا ثبوت ہے ایسے افراد کو جمہور امت کی جانب سے ہمیشہ داد ملتی رہی ہے اور ملتی رہنی چاہئے

مسلّمات دینیہ میں بحث و کرید نہ صرف فتنہ بلکہ ام الفتن ہے

لیکن کسی دینی مسئلہ اور قطعی و یقینی مسئلہ کے اجماعی حکم میں کیڑے نکالنا بالکل دوسری بات ہے یہ دین کو مسخ کرنے اور مسلمات دینیہ میں امت کو تذبذب میں ڈال کر دین سے منحرف اور بیزار کر دینے کے مترادف ہے یہ تحقیق کے نام سے تنسیخ و تبدیل دین کی مذموم اور ناممکور سعی ہے جسے جمہور امت نے کبھی بھی برداشت نہیں کیا اور ایسے ہی لوگوں کو من شذّ شذّ فی النّار اور و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولّہ ما تولّٰی کی وعید سنائی گئی ہے۔

سبائی تحریک اس کی ابتداء ملاحدہ اور زنادقہ نے تخریب و تفریق امت کے مشوم اور منحوس مقصد سے کی، خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت پر امت کے اتفاق کے بعد سبائی تحریک شروع ہوئی، فضائل اہل بیت کی روایات کو لے کر محبت اہل بیت کا نعرہ لگایا گیا اس سے جست لگا کر خلافت بلا فصل کا دعویٰ داغ کر دیا گیا اور مقصد ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سے امت کا اعتماد اٹھا دینا تھا جس کے بعد نماز روزہ حج زکوٰۃ خود قرآن و حدیث اور تمام احکام اسلامیہ سے خود بخود اعتماد اٹھ جاتا ہے کیونکہ دین کا سارا سرمایہ انہی حضرات کے ذریعہ امت کو ملا ہے اور جب یہ غیر معتمد ٹھہرے تو ان کی ہوئی باتیں خود بخود ناقابل اعتبار ہو گئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارجی اثرات پھر خارجی اثرات نے جنم لیا اور مسئلہ تحکیم جو متفق علیہ بین الفریقین المتنازعین تھا اور اس وقت کے موجودہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا اور ان کے تابعین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اجماعی مسلمہ تھا۔ اعدادِ دین نے اس میں رخنہ ڈالا ان الحکم الا للہ کو غلط معنی پہنا کر تحکیم کے عدم جواز کا نعرہ لگایا یہاں تک کہ نوبت بتکفیر علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچائی، انا للہ!

از سرِ نو تحقیق کی وبا آج بھی اسی شجرۂ زقوم کے برگ و بار اور اسی کا تلخ ثمرہ ہے کہ بعض لوگ تحقیق یا ماڈرن فقہ کے نام سے فسقِ یزید کے اجماعی مسئلہ میں کرید کرکے نہ صرف یزید کو امیر المومنین کہلوانے پر مصر ہیں جس پر خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کوڑے لگوائے، ملاحظہ فرمائیے مکتوب شیخ الحدیث بحوالہ تہذیب التہذیب لابن حجر رحمۃ اللہ علیہ بیان حالات یابت سنہ ۱۰۴ھ ج ۲ ۔ حق کہ یہ بحث سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین و تخفیف پر منتج ہو رہی ہے بلکہ اس سے بھی آگے خود سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی سیادت اور خلافت کو مشکوک بنا رہی ہے، کتاب خلافت سے ملوکیت تک نے یہی سیاہ کارنامہ انجام دیا ہے۔

جسے امت کے ہر مکتب خیال نے نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا الا من عمہ وعمی فالی اللہ المشتکیٰ۔

تعجب انگیز تحقیق کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ ادھر سے تقریباً پانچصد سال تک کے اکابر علماء اور ادھر سے سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسے خلیفہ راشد کی اجماعی تحقیق کو چھوڑ کر درمیان میں کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم "متدین اور معتدبہ ہی سہی" کے قول کو سند بنا کر ان سب کو غیر محقق اور شیعہ مؤرخین سے متاثر ہونے کا طعنہ دیا جائے کیا اسے تحقیق کا نام دے کر قبول کر لیا جائے گا کہ قادیانیت سے متعلق روز اوّل سے لے کر آج تک کے ہر مکتب فکر کے علماء اور دانشوروں کے قطعی اتفاق کے باوجود کہ مرزا قادیان کافر اور مرتد ہے دریابادی صاحب کا قول لے کر یہ شوشہ اٹھا دیا جائے کہ مرزائے قادیان کے کافر اور مرتد ہونے کی از سر نو تحقیق کیجائے

کیا یہ ممکن ہے کہ سلف وخلف کے قطعی اتفاق اور اجماع کے باوجود کہ فرعون کافر مرا ہے اور جنت کی طرح جہنم بھی ابدی ہے اور کفار کی سزا نہ ختم ہونے والی سزا ہے ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب اس کے مخالف اقوال کو سند بنا کر ان مسائل پر از سر نو غور کرنے کی دعوت دی جائے اور اسے دین کی خدمت سمجھا جائے، دین میں نیا شوشہ کھڑا کرنے کی بجائے کیا آسان نہیں ہے کہ جمہور علماء اسلام کے اجماعی فیصلوں کے خلاف بعض اکابر کے اقوال کو یا تو مدسوس کہا جائے یا مؤوّل جیسا کہ بزرگان دین کا شیوہ رہا ہے، اتباع کو چھوڑ کر ابتداع اور اختراع کا راستہ اختیار کرنے میں آخر حکمت ہی کیا ہے؟

بہرحال یہ ایک طویل اور تاریک تاریخ ہے جسے دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ قرون سالفہ سے اعتماد اٹھوا دینا تخریب دین کی بنیاد ہے، جس نے اس میں جتنا حصہ لیا اس نے دین کو اتنا ہی خراب کیا۔ والعیاذ باللہ۔

دین ودانش سے آزاد محققین

ہمارے دور کے دین ودانش سے آزاد محققین نے یہی روش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کر کے مسلم قوم کو بہت بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے قوم کی دین سے ناواقفیت اور اسلام سے لاپرواہی نے اسے دو آتشہ بنا دیا اور یوں ظلمات بعضھا فوق بعض تاریکی پر تاریکی چھائی جا رہی ہے

عائلی مسائل عائلی مسائل میں اسی ناہنجار تحقیق کو بنیاد بنا کر مسلّمات دینیہ اور اجماعِ ائمہ کے پرخچے اڑائے گئے، خدا کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنایا گیا برخود غلط اور دین سے ناواقف اربابِ اقتدار عورتوں کی خوشامد کرتے ہوئے اپنے اپنے دور میں اسے تحفظ دیتے رہے حتیٰ کہ اب شرعی عدالتوں کو بھی گویا النساء قوامات علی الرجال کی خود ساختہ آیتیں یعنی آرڈر نہ سننے پڑے۔

ع آہ گر در پس امروز بود فردائے

عورت کی شہادت شہادت کا مسئلہ آیا تو کچھ لیڈرانِ کرام نے اسی سے جرأت پائی کہ جب دوسرے مسلّماتِ دینی میں ہیرا پھیری برداشت کی جا رہی ہے تو کون ہے کہ آج کی مہذب "اور صحیح تر معذب" دنیا میں عورت کی شان گھٹائے اور دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر سمجھا جائے۔

دیت کا مسئلہ آج تحقیق کی یہی دھار "دیت زخمِ نہار" کے مسئلہ میں دین اور اسلام کا منہ چڑا رہی ہے اختلافی نوٹ لکھنے والے علماء اراکین دفاقی شوریٰ اور ان کے ساتھیوں نے دینی غیرت کا ثبوت دیا اور کمیٹی کے چیئرمین کو منہ کی کھانی پڑی (تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط اُصول لیکن اصول نہیں بدلا اسی غلط راستہ پر سرپٹ دوڑا جارہا ہے یعنی مسلمات دینیہ میں بھی از سر نو تحقیق کے لئے کمیٹی پر کمیٹی بنائی جارہی ہے کاش کہ یہی دینی غیرت رکھنے والے اراکین شوریٰ اور یہی مذہبی جماعتیں جنہوں نے کل صدر کو الطاف کمیٹی کا غلط رویہ سمجھا کر غلط رپورٹ کو مردود قرار دلوایا اور یہی مذہبی جماعتیں جنہوں نے مذہبی امور کے وزیر با تدبیر سے اور پھر صدر مملکت سے مل کر مذہبی زبان میں بات کی اور مرزائیت کے مسئلہ میں ایسی نمایاں کامیابی حاصل کی کہ باید وشاید، تخریب کار بوکھلا گئے اور امیر المرتدین کو راہِ فرار اختیار کرنے کے سوا کوئی راستہ ہی نہ ملا۔

فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین اللھم فانصر الاسلام والمسلمین واخذل الکفرۃ والمرزائیۃ المرتدین ونعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔

صدر مملکت کی حقیقت پسندی صدر مملکت کی اس حقیقت پسندی نے واقعہ یہ ہے کہ اراکین شوریٰ اور مذہبی جماعتوں کی ذمہ داریوں میں بہت بڑا اضافہ کر دیا ہے کاش کہ یہی حضرات اسی جذبہ اور اسی عزم سے (ڈھیلی ڈھالی درخواستوں سے نہیں اور نہ ہی سیاست کے متکبرانہ لہجے سے) صدر مملکت کو یہ سمجھانے کی بھی ٹھان لیں کہ:۔

مسلماتِ دینیہ اور مسائل اجماعیہ کی از سر نو تحقیق کی جس کسی نے بھی بنیاد ڈالی ہے نہایت غلط ہے اس سے ملت کا شیرازہ بکھرے گا قوم میں مزید انتشار پیدا ہوگا اور پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نفاذِ اسلام کا خواب کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا،،

حکومت حاضرہ کے سات سال کا ایک ایک مہینہ بلکہ ایک ایک دن اس حقیقت پر گواہ ہے کہ ہزار اخلاص کے باوجود بھی کبھی بھی یہ غلط راستہ کعبہ تک نہیں پہنچا سکے گا اس شاہراہ کا منتہیٰ انگلستان ہے اور اس کا مبدأ و منشأ ملاحدہ اور زنادقہ کی عیاری اور چالاکی ہے ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرایا جائے کہ

اسلامی اقتدار کا کام

اسلامی اقتدار کا کام مسلمات دینیہ کی تنفیذ ہے اور بس، ہاں نئے نئے مسائل کو ائمہ اربعہ کے اصول کے ماتحت کس اصل سے نکالنا ہے اور کس قاعدہ اور ضابطہ کے ماتحت لے آنا ہے اس کے لئے ماہر فقہاء اسلام کی کمیٹیاں ضرور بنائی جائیں اور ان کی خدمات سے استفادہ کیا جائے حکومت ضرور ایسی کمیٹیوں کی سرپرستی کرے کہ یہ اس کے فرائض میں داخل ہے۔

لیکن مثلاً عورت کی شہادت، عورت کی دیت عائلی قوانین تملیک الفقیر فی مال الزکوٰۃ اور اس طرح کے دوسرے مسائل جو ائمہ اربعہ کے نزدیک منقح اور مسلم ہیں ان کی از سرِ نو تحقیق عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔

جمہوریت پرست حضرات سے

آج جس جمہوریت کی پوجا کی جا رہی ہے اجماعی مسائل کی از سرِ نو تحقیق اس کے بھی بالکل خلاف ہے اگر اس میں تردد اور شک ہے کہ اس ملک کے بسنے والوں کی اکثریت دین کو از سرِ نو بنانا چاہتی ہے یا اس تعبیر پر مطمئن ہے جو ائمہ اربعہ سے منقول چلی آ رہی ہے تو بیشک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصد خوشی استصواب کرالو اگر اکثریت اور غالب اکثریت تقلید اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تقلید کو چاہے تو پھر خدارا اپنے پسندیدہ دین جمہوریت کی مخالفت تو نہ کرو ایک طرف تو لیلیٰ جمہوریت پر جان ملکہ معاذ اللہ ایمان تک قربان کر دینے کے بلند بانگ دعاوی اور دوسری طرف خود اس کی مٹی پلید کرنے کا عزم اور تہیہ ـــــ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات کچھ اور ہی چاہتے ہیں نہ اسلام اور نہ جمہوریت ۔ ع "کوئی محبوب ہے اس پردۂ زنگاری میں"

ذاتی اور انفرادی ملکیت بھی تحقیق کے آرے پر

یہ معلوم کر کے حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ اب بعض دینی حلقوں کے متعلقین بھی ان کے دیکھا دیکھی یہی رویہ اپنانا چاہتے ہیں، یہ بھی مسلمات دینیہ کو مشق ستم بنانے کے خواہشمند ہیں ۔ ذاتی اور انفرادی ملکیت سے انکار کو بھی اس انداز سے شائع کیا جا رہا ہے کہ گویا یہ بھی ایک اسلامی نقطۂ نظر ہے ۔ کہتے ہیں کہ انفرادی ملکیت اور اسلامی مساوات ایک ساتھ نہیں چل سکتے جب کہ ہم جیسے پرانے طالب علموں کا خیال ہے کہ ذاتی اور انفرادی ملکیت کا انکار اور اسلام ایک ساتھ نہیں چل سکتے، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ میراث میں تقسیم نہ ہونے کو ذاتی ملکیت کی نفی پر دلیل ٹھہرایا جا رہا ہے ۔ سبحان اللہ! اسلام ان حضرات سے مخاطب ہو کر یہی کہتا ہوگا کہ ؎ خندۂ اہل جہاں کی مجھے پرواہ کب تھی
تم بھی ہنستے ہو میرے حال پر رونا تو یہی ہے

صاحب مضمون تو وہاں پہنچ گئے جہاں پہنچ کر تمام حقائق کھل جاتے ہیں غیب کے پردے ہٹ جاتے ہیں اور تمام امور کا سبب پر انکشاف ہو جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہم سب کو غلط راستے سے بچائے اور غلطیوں سے درگذر فرمائے

اشاعت کنندہ حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ جن جرائد کو لوگ دینی جرائد سمجھ کر پڑھتے ہیں ان کے ذریعے دینی مسلمات کے خلاف نظریات کو اس انداز سے پیش کرنا کہ گویا یہ بھی ایک اسلامی نقطۂ نظر ہے ان کے اعتماد سے بہت بڑی زیادتی ہے۔

کہاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا حکم جو باجماع امت یا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصیات میں سے ہے یا بقول حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل حیات جسمانیہ برزخیہ میں سے ایک دلیل ہے اور کہاں ذاتی اور انفرادی ملکیت کی کلیتہً نفی۔

چار سے زائد بیویوں سے بیک وقت نکاح

اس کو تسلیم کر لیا جائے تو کل آپ حضرات

نہ معلوم ان لوگوں کو کیا جواب دیں گے جو چار سے زائد شادیوں کو بیک وقت جائز کہنے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو اور گیارہ ازواج مطہرات کو بیک وقت آپ کے نکاح میں ہونے کو دلیل میں پیش کریں گے۔

نکاح بیوگان کے مخالفین

جن علاقوں میں علی رغم الشریعۃ نکاح بیوہ گان کو غیرت کے خلاف سمجھا جاتا

ہے اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل کو دلیل ٹھہرایا جا سکتا ہے تو انہیں بڑی آسانی سے یہ دلیل مل جائے گی کہ جب قرآن پاک نے وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا کی تصریح فرمادی ہے تو اب کون ہے جو ہمارے رسم و رواج کو چیلنج کر سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چور کا ہاتھ سوال یہ ہے کہ اگر ذاتی اور انفرادی ملکیت کا اسلام میں قل العفو کے ماتحت جواز ہی نہیں تو آیت کریمہ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما کا محل کیا ہوگا چور اور چورنی کا ہاتھ کس قسم کے مال چرانے پر کاٹا جائے گا؟

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فاطمہ کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا تھا اور جس کے متعلق حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایما پر سفارش پہ بھی آپ چیں بجبیں ہو گئے تھے وہ کس جرم کی سزا تھی؟ اس نے جس مال کو چرایا تھا جب وہ اس مسروق عنہ کی ملکیت ہی میں نہیں تھا تو کس ضابطہ کے ماتحت عدالت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ سے اس کے ہاتھ کاٹ دینے کا حکم صادر کر دیا گیا تھا۔

کیا فاطمہ مقطوعۃ الید کا واقعہ جو نہ صرف اسلامی تاریخ بلکہ کتب احادیث کا بھی جزو بن چکا ہے ایک افسانہ ہے اور اس کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے

آیات مواریث پوچھنا یہ ہے کہ جب ذاتی ملکیت اسلام میں متصور نہیں ہے کیونکہ یہ (بقول ان کے) اسلامی مساوات کے ساتھ اکٹھے نہیں چل سکتی تو آیات مواریث کا محل کیا ہے یہ نصف یہ ثمن یہ ثلث ثلثین اور سدس وغیرہ کیا ایک معمہ ہے نہ سمجھنے کا اور نہ سمجھانے کا خورد و نوش اور بود و باش کے سوا مرنے والا جب کسی چیز کا مالک ہی نہیں تو ان حصص کی تقسیم کیا صرف وہمی اور خیالی نہیں رہ جائے گی؟ کیا ذاتی ملکیت کی نفی سے ان سب آیات کا انکار لازم نہیں آئے گا؟

غریب پروری کی ایک حد ہونی چاہئے غریب پروری انتہائی نیک کام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ بہت بڑا نیک کام ہے۔

؎ ولیکن میفزائے بر مصطفٰے ام

ارحم الراحمین جل شانہ اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ہمیں زیادہ غریب پرور نہیں بننا چاہیئے۔

عشر و زکوٰۃ اس بات کی بھی وضاحت ہو جانی چاہیئے کہ جب ذاتی ملکیت کی نفی بھی کوئی اسلامی نقطۂ نظر کہلایا جا سکتا ہے تو ایسے لوگوں کے نزدیک عشر و زکوٰۃ کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ اول نے جب مانعین زکوٰۃ سے قتال کی ٹھان لی تھی ان سے کھانے پینے اور پہننے کے علاوہ تمام مافی الید کی وصولی مقصود تھی؟ یا تیسواں، چالیسواں دسواں بیسواں وغیرہ وغیرہ بینوا توجروا۔

اگر زکوٰۃ و عشر کے معانی معہودہ و معروفہ علی مرّ القرون کے علاوہ کوئی دوسرے معانی لینا بھی اسلامی نقطۂ نظر بن سکتا ہے تو پرویز کا کیا قصور ہے؟ کہ نماز کے معہودہ معانی کے بدلنے کو بھی ایک ہزار علماء نے اس کے وجوہات کفر میں سے شمار کر دیا ہے اگر معاملہ ایسا سہل فراخ اور وسیع ہے تو پھر خاتم النبیین کے من گھڑت معانی کی بھی والعیاذ باللہ اسلام میں گنجائش نکالنے کا دعویٰ کیا جائے گا۔

؎ اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

انفاق فی سبیل اللہ کے فضائل اگر ذاتی ملکیت کا تصور اسلامی مساوات کے خلاف ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک کی وہ بیسیوں آیتیں اور احادیث صریحہ صحیحہ کی وہ سینکڑوں روایتیں جو ترغیب انفاق فی سبیل اللہ میں وارد ہیں ان کی پوزیشن کیا رہ جاتی ہے؟ جب خورد و نوش اور لباس و مکان کے ضروری سامان کے علاوہ ہم کسی چیز کے مالک ہی نہیں ہیں تو ان کے انفاق سے ہم کو ثواب در ثواب ملنے ہی کے آخر معنی کیا ہیں؟

خوشی سے مملکت کے حوالہ کر دینا

مضمون میں ایک جگہ یہ جملہ بھی دیا گیا ہے کہ آیت کے مطابق اصول زندگی یہ ہے کہ اپنی کم از کم ضرورتوں پر صرف کر کے باقی سب کچھ اپنی مرضی اور خوشی سے مملکت کے حوالہ کر دینا چاہئے، اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ آیت قل العفو میں کم از کم ضرورتوں کے بعد انفاق کی جو ترغیب دی گئی ہے اس سے مراد مملکت کو ہی حوالہ کر دینا ہے یا کچھ اور بھی۔ لیکن اگر خوشی سے دینے کا مقصد یہ ہے کہ یہ حکم استحبابی ہے اور جو چاہے رضا کارانہ طور پر ایسا کرے اس پر کوئی جبر نہیں ہے تو بعض صورتوں میں اس کی گنجائش ہے لیکن پھر اس کے کیا معنی کہ "اس آیت کریمہ کے بعد بتائیے ذاتی ملکیت کا کوئی جواز باقی رہ جاتا ہے؟" اور یہ کہ "اگر اسلام میں ذاتی ملکیت کا تصور موجود نہیں اور یہ کہ "اسلام کا نقاب اوڑھ کر یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں سرمایہ داری نہیں ہے اور وہ سوشلزم کا متحمل بھی نہیں اور اس قسم کے دوسرے جملے جن سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک جب تک زندگی کی کم از کم ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد سب کچھ ان سے حکماً نہ لے لیا جائے تو نہ اسلامی مساوات پر عمل ہو سکتا ہے اور نہ خداوند تعالیٰ کا وعدۂ رزاقیت پورا ہو سکتا ہے۔ پڑھئے خدام الدین لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ جمادی ۲ سنہ ۱۴۰۲ھ ۔ زیر عنوان اسلامی سوشلزم۔

صاحب مضمون کے خیال میں روسی سوشلزم اور اسلامی سوشلزم کا فرق یہ ہے کہ روسی چونکہ خدا اور رسول اور یوم آخرت کو نہیں مانتے اس لئے ان کا سوشلزم مسلمان کے لئے ناقابل برداشت ہے (ٹھیک بالکل ٹھیک) لیکن ہم تو خدا اور رسول اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے سوشلزم قائم کرنے کی خاطر اگر انفرادی ملکیت پر ہاتھ صاف کر لیا جائے یا بہ الفاظ دیگر آیات میراث زکوٰۃ وعشر کے احکام اور سارق اور سارقہ کا قطع ید وغیرہ وغیرہ کو تھوڑی دیر کے لئے ہضم کر جائیں تو کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ گویا (غلط بالکل غلط)

ع مگر مومنوں پر کھلی ہیں راہیں۔

نہ ایمان بگڑے نہ اسلام جائے

حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات کو اسلام میں دولت کمانے کی تمام شرائط ضرور معلوم ہوتیں اگر وہ جانتے کہ اسلام نے ہر اس عقد کو فاسد اور واجب الرد والفسخ قرار دیا ہے جس میں جھوٹ فریب اور بعض صورتوں میں جبر واکراہ وغیرہ کو دخل ہو، مرابحہ کی تفصیلات بیع حاضر لباد، تلقی الرکبان عدم جواز بخشش وغیرہ پر ان کی نظر ہوتی، ربوٰ کے ساتھ شعبہ ربوٰ، دولت کمانے کی وہ سینکڑوں صورتیں جو آج کل رائج ہیں اور فقہاء اسلام کے نزدیک وہ جوا، قمار اور سٹہ میں داخل ہیں، اس قسم کی تمام پابندیوں سے یہ حضرات آگاہ ہوتے تو ہرگز ہرگز ان کو یہ وہم نہ ہوتا کہ ذاتی ملکیت کا جواز اور موجودہ سرمایہ داری ایک ہی چیز کے دو نام ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ وکم من عائب قولاً صحیحاً، وآفتہ من الفہم السقیم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تباہ کن زمینداریاں رہیں بڑی بڑی زمینداریاں تو میں سمجھتا ہوں کہ بلاشبہ دورِ حاضر میں ملک وملت کی تباہی کا باعث بن رہی ہیں اور الحاد و دہریت کا راستہ صاف کر رہی ہیں اور دین سے ناواقفیت کی وجہ سے کمیونزم اور سوشلزم کو قوم میں مقبول بنا رہی ہیں انہیں ختم ہو جانا چاہیئے اور بلا کسی توقف کے ان کا راستہ روک لینا چاہیئے۔

علاج الفاسد بالفاسد مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دین وایمان کا سودا کر کے نصوص صریحہ اور صحیحہ کو پس پشت ڈال کر مخالفین کی غوغہ آرائی سے گھبرا کر ذاتی اور انفرادی ملکیت کی مسلمہ القرون حقیقت کا انکار کر کے غربا پروری کے نعرے لگا کر ان کو سبز باغ دکھائے جائیں اور جب حقیقت سامنے آئے تو خسر الدنیا والآخرۃ ہو کر مسلمان ہاتھ ملتے ہی رہ جائیں۔

ع دوستی بیخرد چوں دشمنی است

صحیح علاج احقر کے خیال میں اس کا صحیح علاج یہ ہے کہ (الف) پورے ملک میں فوری طور پر صحیح طریقہ سے اسلام کا قانون میراث نافذ کر دیا جائے اس طرح کہ اس سے فرار کے تمام راستے (بمشورہ متبحر علمائے دین کے) بند کر دیئے جائیں جس سے انشاء اللہ دیکھتے ہی دیکھتے تھوڑے ہی عرصہ میں یہ بڑی بڑی زمینداریاں کئی خاندانوں میں بٹ جائیں گی۔

(ب) مزارع اور کسان کو مکمل طور پر شرعی حقوق دلائے جائیں ترقیاتی کاموں میں جہاں تک شریعت نے ان کے حقوق کو تسلیم کیا ہو ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کرایا جائے، ان سے حسب حکم شریعت مطہرہ ہر قسم کا بیگار لینا خلاف قانون قرار دیا جائے اور انہیں زمیندار کا ایک معزز اور باوقار شریک کار بنایا جائے ۔ اس کے باوجود بھی اگر ذمہ دار اصحاب فہم و دانش محسوس کریں کہ ان زمینداریوں کا ضرر باقی ہے اور یہ بڑے لوگ ان مزارعین اور کسانوں کو زرخرید غلاموں کی حیثیت سے استعمال کر رہے ہیں تو بلاشبہ یہ ممکن ہے کہ متبحر اور متدین علماء کے مشورہ سے حکومت بجائے صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے مسلک "جواز مزارعت بالحصہ" کے امام اعظم ابوحنیفہؒ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک عدم جواز مزارعت پر حکماً و قانوناً عمل کرائے اور زمیندار کو اس کا پابند بنایا جائے کہ وہ زمین یا تو خود کاشت کرے یا دوسروں کو مفت کاشت کرنے کے لئے دے دے "

ایسی صورت میں جو زمینیں قابل کاشت ہونے کے باوجود غیر آباد ہونے لگیں گی انہیں ظاہر ہے معطل چھوڑ دینا عقلاً و نقلاً ناقابل برداشت ہے کہ اس طرح ملک اپنے پیٹ بھرنے کے لئے دوسرے کافر ملکوں کا محتاج ہوگا جس کے عوض دین بیچے گا کما اشار الیہ صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ کاد الفقر ان یکون کفرا ۔

تو لامحالہ حکومت وہ زمینیں ان سے لے کر اور ان کا معاوضہ دے کر خود انہیں کاشت کرائے گی محرم ۱۳۸۲ھ میں احقر کا ایک مضمون ذرا تفصیل سے "تبیانات کراچی" چھپ چکا ہے ۔ اس سے قبل خدام الدین لاہور بابت ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں بھی آگیا ہے، بعض حضرات نے اس پر توجہ دی مگر اصل مسئلہ کی طرف زیادہ دھیان دیئے بغیر جس پر احقر نے خلط مبحث کے عنوان سے مختصر گذارش لکھی جو کہ تبیانات بابت ۱۳۸۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ۱ و ۲ میں بروقت آگئی۔

افسوس کہ حضرات علمار کرام نے اسے ایک ادنیٰ طالب علم کی آواز سمجھ کر مسئلہ کو آگے نہیں بڑھایا اور باقاعدہ اس کو منقح نہیں کیا گیا اب نتیجہ یہ کہ خود بعض دیندار حضرات بھی ذاتی اور انفرادی ملکیت کی قطعیت میں شک کرنے لگے یا لوگوں کو شک میں ڈالنے لگے۔

؎ اگر غفلت سے باز آیا تو جفا کی
تلافی بھی کی ظالم نے تو کیا کی

جس طرح یہ بڑی بڑی زمینداریاں اسلام کو نقصان پہنچا رہی ہیں ذاتی اور انفرادی ملکیت مطلقاً نفی بھی تو اسلام کے خلاف ہے:

مضاربت اور اسلام مضمون میں سرمایہ اور دولت کے معاوضہ کو بھی قرآن کریم کی رو سے حرام قرار دیا گیا ہے اگر اس سے صرف سود اور ربٰو ہی نہیں بلکہ دولت اور سرمایہ کا ہر معاوضہ مراد لیا گیا ہے اور اس کی حرمت کا بھی قرآن سے ثابت ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے تو پھر انہیں مضاربت کی حقیقت بھی واضح کر دینی چاہئے، فقہار شرق و غرب نے تو قاطبتہً اس کی تعریف کی ہے یہی عقد شرکۃ فی الربح بمال من جانب و عمل من جانب کیا یہ سب سرمایہ داروں کے ایجنٹ تھے اگر یہی خیال ہے تو ایسے خیال سے ہر مسلمان کو جلد تر توبہ کر لینی چاہئے۔

؎ ہمہ شیراں جہاں بستہ ایں سلسلہ اند
روبہ حیلہ چناں بہ گسلد ایں سلسلہ را

خطرہ کی گھنٹی کمیونزم اور روسی سوشلزم کا خطرہ سر پہ منڈلا رہا ہے اب اس سے ناطہ جوڑنے کے لئے یہ لوگ اسلامی سوشلزم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ذاتی اور انفرادی ملکیت کے انکار کا سُر الاپنے لگے ہیں دور حاضر کے فقیہانِ کرام کو یہ مان لینا چاہیئے کہ عام طور پر وڈیرے اور عموماً بڑے بڑے زمیندار الا ماشاء اللہ وقلیل ماھم مزارع اور کسانوں کو بڑی حقیر نظر سے دیکھتے ہیں انہیں زرخرید غلاموں کی طرح استعمال کر رہے ہیں اس کے نتائج اچھے نہیں ہیں اس سے لازماً طبقاتی نفرت پیدا ہو رہی ہے جس کے بعد ظالم اور مظلوم کی پہچان نہیں رہے گی ان حضرات کو اچھی طرح اس کا اندازہ بھی کر لینا چاہیئے کہ اب مسئلہ صرف پیٹ بھرنے کا نہیں رہا جس کا مداوا عشر وزکوٰۃ، ترغیب انفاق فی سبیل اللہ اور اسلام کے معاشی نظام کے خیالی نفاذ کے بعد معذوروں کو بیت المال سے دینے دلانے اور بے روزگاروں کو روزگار پر لگا دینے سے ہو جاوے گا۔

اب مسئلہ عزت نفس اور وقار تک جا پہنچا ہے اور بحالات موجودہ ملک پر مستقل طور سے ایک طبقہ "اہل دولت" کے قبضہ پانے کا رہ گیا ہے جس کا لازمی نتیجہ اب تک عملاً لادینی طرز حکومت نکل رہا ہے ایسے میں کسی جابر کے ہاتھ سے تلوار چھیننے کی کوئی شرعی صورت آپ کے پاس ہے یا نہیں۔ احقر نے ایک دینی طالب علم کی حیثیت سے اپنے معلومات کی حد تک صحیح علاج کے نام سے اپنا ماحضر آپ کے سامنے رکھ دیا ہے اب خذ ما صفا دع ماکدر پر عمل کرنا علماء دین اور فقہاء اسلام کی ذمہ داری ہے خاموشی اس کا کوئی علاج نہیں ہے وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا ؎

من نمی گویم کہ فکر ایں بکن در آں مباش
ای ز فرصت بے خبر در ہر چہ ہا ستی زود باش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاذِ فقہ حنفی کے بارے میں

مولانا عبدالکریم آف کلاچی کے تاثرات

جناب مکرم ومحترم مدیر "الخیر" ـــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ "الخیر" پہنچ رہا ہے، اللہ اس کے خیر سے ہمیں مستفید فرماتے رہیں ذیل میں مضمون تو نہیں بلکہ ایک پیغام عرض خدمت ہے۔ میری معروضات سے اتفاق ہو تو آپ اپنی ہی جانب اور اپنے ہی الفاظ میں ملک وملت کی یہ اہم خدمت انجام دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ملت حنفیہ کے لئے اس میں بڑی خیر وبرکت ہو گی۔

ناکارہ، عبدالکریم،

جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ ملک کے تقریباً تین چار فی صد آبادی نے فقہ جعفریہ کا نعرہ کیا لگایا حکومت کے در و بام کو ہلا دیا ہے کیا آپ نے اس طرف بھی توجہ فرمائی ہے کہ اس ملک کی ۹۶/۹۷ فیصد آبادی نے ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۸۵ء تک کبھی فقہ حنفی کا نعرہ بھی لگایا ہے۔ اسلام کا نام لیا جاتا ہے شریعت کا نام بھی آجاتا ہے جماعتی مناشیر میں بھی اسلام کا نام استعمال کیا جاتا ہے لیکن عدالتی نظام کو فقہ حنفی کے مطابق بنانے یا اس کے مطالبہ کی جرأت آخر کیوں نہیں ہو رہی، مبہم اسلام کا نام لینے سے نہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت گھبراتی ہے اور نہ ہی کوئی ایسی جماعت جو اسلام کو نظریۂ پاکستان تسلیم کرتی ہے اور یہ اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ہم نے بنانا ہے ہماری کمیٹیوں نے بنانا ہے وہ نہ بنا ہے نہ بن سکے گا اور عائلی قوانین کی طرح بنے گا بھی تو ہماری خواہش کے عین مطابق ـــــ سوال یہ ہے کہ آخر بنا بنایا اسلام فقہ حنفی کو مقصد بنانے سے کیوں شرمایا جاتا ہے؟ جن کا قرآن محفوظ نہیں ہے وہ تو اپنی فقہ کو محفوظ سمجھتے ہیں اور اس کا مطالبہ کرنے سے نہیں شرماتے لیکن ہم فقہ حنفی جو بار بار عدالتی نظاموں میں ہندوستان، ترک، افغانستان وغیرہ سب میں اور خود آپ کے ہاں ریاستہائے بلوچستان اور ریاستہائے سرحد میں کامیاب رہ چکا ہے اس کے نام لینے سے شرماتے ہیں ـــــ آخر ہماری دینی مذہبی اور ملکی غیرت کو کیا ہو گیا ہے، تعجب ہے کہ سنی متحدہ محاذ نے پنڈی کے کنونشن میں یہ مطالبہ کیا تو بھی دینی جرائد میں کوئی خاص حرکت پیدا نہیں ہوئی کہتے ہیں کہ ملک میں حنفیوں کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی بستے ہیں، ٹھیک ہے۔ لیکن جعفریوں کے سوا اور کوئی نہیں بستا وہ تو کسی کا خوف نہ کریں اور آپ ہیں کہ ڈر کے مارے پسے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ وہ کون ہیں، یہاں شافعی بستے ہیں مالکی ہیں، حنبلی ہیں جو آپ کی فقہ کے مقابلہ میں ڈٹ جائیں گے؟

غیر مقلدین حضرات بلاشبہ سلفی مسلک کے بزرگ اور غیر مقلدین حضرات یہاں بستے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ عدالتی نظام میں احناف سے ان کا کتنا اختلاف ہے کیا رفع یدین، فاتحہ خلف الامام یا آمین بالجہر وغیرہ عدالتی مسائل ہیں جس میں اختلاف سے ڈر لگتا ہے، اگر کچھ عدالتی مسائل میں بھی اختلاف ہو تو اگر فریقین سلفی مسلک کے ہیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احناف انہیں یقیناً اپنے مسلک کے مطابق فیصلہ لینے میں آزاد چھوڑ سکتے ہیں!

پھر یہ بھی تو دیکھنے کی بات ہے کہ کیا وہ جمہوریت کا راگ نہیں الاپ رہے، پھر کیا تم اے حنفیو نوے فیصد ہو کر جمہوریت کے اس پجاری ملک اپنا جمہوری حق نہیں مانگ سکتے، پیاز، ٹماٹر، کھل کر گالیاں دینے کی آزادی کے حقوق کے لئے تو سر دھڑ کی بازی لگا سکتے ہو لیکن بنے بنائے اسلام کا نام لینے سے شرماتے ہو۔

حکمران طبقہ اور سیاسی لیڈر واقعہ یہ ہے کہ فقہ حنفی کا مخالف اگر کوئی ہے تو وہ صرف اور صرف حکمران طبقہ ہے جو لاعلمی، ناواقفیت اور دین سے جہالت کی وجہ سے فقہ حنفی کے نفاذ سے گھبرا رہا ہے یا پھر سیاستدانوں کا وہ ٹولہ ہے جسے قوم نے بار بار مسترد کر دیا ہے ان کے ہر فیصلہ کو کان سے پکڑ کر اپنے دائرۂ عمل سے باہر نکال دیا ہے۔ حتیٰ کہ اب وہ ایک طرف بھٹو خاندان کے گود میں پناہ لے رہا ہے اور دوسری جانب قادیانیوں کے دامن میں سر چھپانا چاہتا ہے یہی اسلام میں رکاوٹ ہیں اور یہی فقہ حنفی کو ہوّا بنا کر آپ کو ڈرا رہے ہیں۔

میری قلبی خواہش اور دلی دعا ہے کہ آپ کا مؤقر جریدہ فقہ حنفی کے مطالبہ کے لئے وقف ہو اس کے لئے عوام کو تیار کریں۔ آپ کا کوئی شمارہ اس مطالبہ سے خالی نہ ہو اور اس راستہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے لئے ہر دسیہ کو تار عنکبوت بنا کر عامۃ المسلمین کو دلیل سے اس مطالبہ کی اہمیت سمجھاتا رہے۔

فقہ حنفی کی کتابیں موجود ہیں ہر قسم کے عدالتی دفعات نمبر وار اُن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مل سکتے ہیں ان کے اردو اور انگریزی تک کے تراجم بھی ملتے ہیں موجودہ وکلاء اور موجودہ مجسٹریٹ صاحبان ان سے کام لے سکتے ہیں وفاقی شرعی عدالت کی صورت میں اس کا تجربہ ہو چکا ہے، صوبہ یا کمشنری میں صوبائی یا علاقائی شرعی عدالت جس میں مستند تجربہ کار علماء کی مؤثر تعداد موجود ہو ماتحت عدالتوں کی اپیل اور مرافعہ سن سکیں گے اور دیکھتے دیکھتے ملک میں قرآن وسنت اور اجماع امت کی بالادستی کا دور دورہ ہوگا اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی اور ملک کے اندرونی اور بیرونی خطرات ٹل جاویں گے، آج عدالتی نظام کے ذریعہ پورے ملک میں قرآن وسنت اور اجماع امت کی توہین اور تذلیل ہو رہی ہے ۱۹۸۵ء سے آج ۱۹۹۵ء تک ہم یہ کھیل کھیل رہے ہیں اور اب تک رحیم وکریم ہمیں ڈھیل دے رہے ہیں واللہ اعلم تابکے۔

اَللّٰھُمَّ اِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنَا غَیْرَ مَفْتُوْنِیْنَ

فرض کریں کسی وقت اگر فقہ حنفی کے کسی مفتیٰ بہ روایت پر عمل کرنے سے واقعی تنگی پیش آئے اور یہ تنگی عامۃ المسلمین کے لئے ہو تو مسئلہ مفقودۃ الزوج کی طرح علماء کی متدین جماعت عصری علوم کی دیانتدار حاملین کے ساتھ مل کر دوسرے امام کا قول لے سکتے ہیں یا خود مذہب کی دوسری روایت کو قانون بنایا جاسکتا ہے مگر اس انتظار میں پورے عدالتی نظام کو کفر کے حوالہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے، مبہم اسلام کے لئے آپ مختلف ذرائع سے کام لے چکے ہیں اندر کام کئے باہر احتجاج کئے افتراق اور کتنے اشتراک کتنے جوڑ اور کتنے توڑ کرتے رہے مگر نتیجہ یتیہون فی الارض کے بغیر کیا رہا۔ من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ۔ آزمودہ را آزمودن خطا است۔

لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین ارشاد نبوی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحافت کے ذریعہ اسلام کی خدمت کا موقعہ عنایت فرمایا ہے ملک کے طول و عرض میں ہر قسم کے لوگوں میں آپ کی آواز پہنچ رہی ہے۔ خدا کے لئے اب براہِ راست ملک کی تمام عدالتوں کو شرعی عدالتوں میں تبدیل کرانے کی آواز اٹھائیں، حکمران اور سیاسین کے دسائس کا مفصل جواب لکھتے رہیں، فقہ جعفریہ کی مخالفت بجا ہے لیکن کمیٹیوں کی فقہ سے اظہار نفرت کرنے میں زبانیں کیوں گنگ ہیں۔ عائلی کمیشن کی فقہ آپ کے سامنے ہے ملک میں روزانہ شاید ہزاروں عدالتوں کے ذریعہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا جا رہا ہے، اسلام کے مقرر کردہ حدود کے خلاف زید کا حق عمرو کو مل رہا ہے اور عمرو کا خالد کو اور اسے انصاف کا نام دے کر ایمان کو خراب کیا جا رہا ہے۔ کاش وہ دن بھی ہم دیکھ سکیں گے کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت مستقل طور پر تمام تلوثات سے پاک ہو کر ملکی عدالتوں کی تطہیر کرنے پر متوجہ ہو۔ اور انسانوں کے بنائے ہوئے ظالمانہ قوانین کی جگہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے وہ قوانین جو فقہ حنفی کی صورت میں عرصہ دراز سے محفوظ ہیں اور مختلف ممالک میں کامیاب رہ چکے ہیں، نافذ ہوں۔

ایک زبردست مغالطہ

بڑے لوگ مغالطہ بھی بڑا دیا کرتے ہیں سینٹ کے ایک بڑے ذمہ دار صاحب نے کہا ہے کہ نئے مسائل صدیوں پرانی فقہ کیسے حل کر سکتی ہے۔ ارشاد بجا ہے لیکن یہ کون احمق باور کرے گا کہ قصاص، دیت، شفعہ اور شہادت کے مسائل بھی نئے مسائل ہیں۔ یہ مسائل نزولِ قرآن کے وقت تھے یہ مسائل صحابہ کرام رضؓ اور ائمہ مجتہدین کے زمانہ میں تھے، ان کے فیصلے ہو چکے ہیں آپ کے ملک کے تقریباً نوّے فیصد باشندے ان فیصلوں (جس کا نام فقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی ہے) کے مقابلہ میں آپ کی کمیٹیوں کے فیصلوں کو پرکاہ کے برابر بھی نہیں سمجھتے نہ آج قبول کریں گے اور نہ کل، ہاں لاؤڈ سپیکر نیا مسئلہ ہے، تار، ٹیلیفون، ریڈیو وغیرہ نئے ایجادات میں ہوائی جہاز میں نماز، انسانی اعضا کی پیوندکاری، خون کے انجکشن وغیرہ نئے مسائل ہیں۔ بیشک آپ اس پر تعلیم یافتہ حضرات اور مستند علماء کی کمیٹی بنائیں۔ انہیں ان باتوں میں اجتہاد کرنے کا سو فیصد حق ہے اس میں آپ کے آڑے کوئی نہیں آتا لیکن جو فیصلے فقہ حنفی میں ہو چکے ہیں اور جب تک اس کے ماننے والے اس ملک میں اسّی، نوّے فیصد موجود ہیں ان میں کسی کا آڑے آنا ایک ایسا گھناؤنا فعل ہے جسے تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی مجھے آپ کے مؤقر جریدہ میں یہ مبارک آواز سننے کا انتظار رہے گا۔

واللہ الموفق۔

بلاشبہ فقہ جعفریہ کے مطالبہ کے پیچھے بیرون ملک کوئی خفیہ ہاتھ ہو سکتا ہے، لیکن آپ نے حق کی آواز اٹھائی تو خدائی طاقت کا خفیہ ہاتھ آپ کا مددگار ہوگا جس کا مقابلہ دنیا کی کسی طاقت سے ناممکن ہے، بشرطیکہ دل کی آواز ہو،

ناکارہ:

عبدالکریم غفرلہٗ ولوالدیہ ۲ر صفر ۱۴۰۶ھ

17-10-85

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ شریعت

ملکی عدالتوں کو شرعی عدالتوں میں تبدیل کرنا ملک و ملت کی شدید ضرورت ہے

اس وقت دینی، مذہبی، ملکی، اور اسلامی نقطہ نگاہ سے پاکستانی مسلمانوں کی بحیثیت مسلمان ہونے کے سب سے بڑی اور اہم ذمہ داری یہ ہے کہ بلا کسی ادنیٰ تاخیر کے وہ ملک کی تمام عدالتوں کو فی الفور شرعی عدالتوں میں تبدیل کرائیں، کسی اسلامی ملک کی ہزاروں عدالتوں میں خود مسلمانوں کے ہاتھوں انسان کے ایسے خود ساختہ قوانین کا چلنا چلانا جن کی بنیاد قرآن و سنت اور اجماعِ امت پر نہ رکھی گئی ہو اسلام کی کھلی توہین ہے قرآن و سنت اور اجماع امت کے ساتھ مذاق اور شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی کھلی تذلیل ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ،

پاکستان میں یہ کھیل ۳۸ سال کے طویل عرصہ سے کھیلا جا رہا ہے اور خداوند عظیم کا تحمل اس امت کا امتحان لے رہا ہے۔

ہمارے عقیدہ میں جب تک قرآن و سنت اور اجماع امت یعنی شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی یہ توہین ہوتی رہیگی ملک اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مستحق نہیں بن سکتا۔ نہ صرف یہ کہ موجودہ مسائل حل نہیں ہوں گے بلکہ نت نئے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے نہ الیکشن سے مسائل حل ہوں گے نہ اسمبلیوں کے بن جانے سے مشکلات کا خاتمہ ہوا نہ ہو سکے گا تعصبات ابھریں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفرتیں پیدا ہوں گی، خداوند تعالیٰ کی ناراضگی تمام مشکلات اور مصائب کا منبع ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ احکام خداوندی کے خلاف فیصلے کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان لوگوں (اس قوم) کو خانہ جنگی میں مبتلا کر دے گا۔ قرآن مجید نے ایسے لوگوں کو جو احکام خداوندی کے خلاف فیصلے کرتے ہیں کافر ظالم اور فاسق کے بدترین ناموں سے یاد فرمایا ہے دیکھو پ ۶ ع ۱۸

خدا کے دین کا بول بالا ہوگا تو سب کے دل پھریں گے راعی اور رعیت میں محبت پیدا ہوگی ایک دوسرے پر اعتماد ہوگا خدا کی رحمتیں برسیں گی مسلمان عزیز ہوگا اور دشمن خوار و ذلیل۔

ہمارا صرف ایک پہلا اور آخری مطالبہ

ہر چند کہ ملک دو دھڑوں میں بٹ چکا ہے موجودہ حکومت بالخصوص صدر ضیاء الحق کے مخالفین حکومت کے ہر اقدام کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ صدر دشمنی میں اس حد تک آگے نکل چکے ہیں کہ ان کے خیال میں ملک و ملت کا مفاد صرف اسی میں ہے کہ صدر سے جان چھوٹے اس کی کرسی خالی ہو چاہے اس پر قادیانیوں کے حامی قابض ہو جائیں والعیاذ باللہ تعالیٰ لا قدر ھا اللہ تعالیٰ۔

صدر کے رفقاء کار ہر چند ان کے اچھے اقدامات اور اسلامی رجحانات کی تحسین میں حق بجانب ہیں لیکن افسوس ہزار افسوس کہ وہ صدر مذکور کے ان غلط اقدامات اور ان کھلی کوتاہیوں پر جن سے ملک و ملت کی علی الاعلان رسوائی ہو رہی ہے ایسی مؤثر آواز اٹھانے سے قطعاً قاصر ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے دوبارہ ان غلطیوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعادہ نہ ہو سکے، لیکن ہمارا پہلا اور آخری مطالبہ یہ ہے اور یہ ایک ایسا مطالبہ ہے جس کے لئے ہم اپنی جان، اپنے مال اپنی عزت اور آبرو کی قربانی فرض اور بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں اور وہ یہ کہ کسی ادنیٰ تاخیر کے بغیر ملک کی تمام عدالتوں کو

شرعی عدالتوں میں تبدیل کر دیا جائے

جس طرح وفاقی شرعی عدالت اس امر کی پابند ہے کہ وہ اپنا ہر فیصلہ شریعت اسلامیہ کے حوالہ سے کرے، اسی طرح ملک کی ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی عدالت کو اس امر کا ایک ہی آرڈر کے ذریعہ پابند کر دیا جائے کہ وہ مروجہ قوانین اور رائج الوقت تعزیرات اور دفعات کی بجائے اپنا ہر فیصلہ شریعت اسلامیہ کے حوالے سے ہی کرتے رہیں ورنہ ان کا کوئی فیصلہ بھی جائز اور نافذ العمل نہیں ہوگا۔

اعذار، مشکلات اور بہانے

اس سلسلہ میں مختلف عذر پیش کئے جاتے ہیں، مختلف مشکلات کو بیان کیا جاتا ہے چونکہ ہمارا یہ مطالبہ حقیقت پر مبنی ہے کسی کی دوستی یا دشمنی سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس لئے عوام کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کے لئے اس سلسلہ میں ہم ان کے چند مشہور مشکلات اور اعذار کی حقیقت کو کھولنا چاہتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

پہلا عذر کہتے ہیں کہ ایک ایک شرعی عدالت پر سالانہ لاکھوں روپیہ خرچہ پڑے گا جس کا قومی خزانہ متحمل نہیں ہے، دیکھئے شرعی وفاقی عدالت پر سالانہ کتنا خرچہ پڑ رہا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہارِ حقیقت یہ عذر غلط اور بے جا بہانہ ہے ہم کسی ایک بھی نئی عدالت قائم کرنے کا مطالبہ نہیں کر رہے، ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ موجودہ عدالتوں کو شرعی عدالتوں میں تبدیل کر دیا جائے، یعنی یہی عدالتیں اپنے فیصلے مروجہ قوانین کی بجائے قوانین اسلامیہ اور تعزیراتِ شرعیہ کے حوالہ سے کرنے کی پابند بنائی جائیں۔ اب فرمائیے مزید خرچہ کہاں پڑا۔ اخراجات بڑھنے کی بات تو اس صورت میں ہے کہ یہ سول اور فوجی عدالتیں بھی رہیں اور مزید شرعی عدالتیں قائم ہوں جس طرح اب غلط صورت اختیار کر کے وفاقی شرعی عدالت کے مقابلہ میں سپریم کورٹ بھی قائم ہے حالانکہ آخری فیصلہ صرف اور صرف شرعی عدالت کا ہونا ہی مذہبی فریضہ ہے۔

صاف بات یہ ہے کہ ہمارے نزدیک شرعی عدالت کے مقابلہ میں کوئی سول کوئی فوجی غرض کسی قسم کی کوئی بھی عدالت کا جو احکام خداوندی کی پابند نہ ہو یعنی شرعی عدالت نہ ہو قطعاً شرک فی الحکم اور اسلام سے کھلے انحراف کے مترادف ہے۔

عدالتیں یہی رہیں گی انہیں شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا پابند کرنا پڑے گا "سستا انصاف" مہیا کرنے کے لئے جس کا ڈھنڈورا عرصہ سے پیٹا جا رہا ہے اور نتیجہ صفر ہے۔ عدالتوں کی زیادتی اتنی ضروری نہیں جتنی کہ مروجہ انصاف سے مسلمانوں اور پاکستانیوں کی گلو خلاصی، بہرحال ملکی خزانہ پر مزید خرچہ پڑنے کی حقیقت یہ ہے جو آپ کے سامنے ہے یعنی بالکل غلط اور غیر واقعی،

دوسرا اشکال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ نہ تو یہاں ہمارے ملک میں ایسے ہزاروں علماء موجود ہیں جو احکام شرعیہ سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ عدالتی طریق کار اور کارروائیوں سے بھی اچھی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقف ہوں اور نہ ہی ہم موجودہ ہزاروں سے زیادہ کی تعداد میں جج حضرات، مجسٹریٹ صاحبان اور وکلاء محترم کو بیکار بنا کر نیا مسئلہ کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔

جواب:۔ جواباً گذارش ہے کہ اسلامک لاء، اسلامی قوانین، اور اسلامی فقہ کی وہ متداول اور دفعہ وار مرتب کتابیں جو عرصہ دراز تک اسلامی عدالتوں میں کامیاب رہ چکی ہیں ان کے نہ صرف اردو بلکہ انگریزی تراجم تک موجود ہیں اس لئے اس کام کے لئے نہ تو ہزاروں علماء بھرتی کرنے کی ضرورت ہے اور نہ موجودہ حکام کے بے کار ہونے کا خطرہ، ضرورت صرف کانٹا بدلنے کی ہے۔ انہیں جج صاحبان، مجسٹریٹ حضرات وغیرہ کو اسلامی کتب کے حوالہ سے فیصلہ دینے کا پابند بنانا ہے۔ جس کی مثال وفاقی شرعی عدالت کی آپ کے سامنے ہے

تربیتی کورس اور صوبائی شرعی عدالت

ہاں ان کے لئے اپنا کام جاری رکھتے ہوئے مناسب عرصہ کا نوبت بنوبت تربیتی کورس مقرر کرنا ہے تاکہ وہ اسلامی کتب سے بہ آسانی حوالہ تلاش کر سکیں نیز ماتحت عدالتوں کی اپیل اور مرافعہ سننے کے لئے صوبائی شرعی عدالتیں قائم کرنا پڑیں گی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ صوبائی ہائی کورٹ کو شرعی ہائی کورٹ بنا دینا ہے تاکہ مزید عدالت قائم کرنے کا وہم بھی نہ ہو۔

علماء کی سیر چشمی، للّٰہیت اور اخلاص

اس سے معلوم ہوا کہ شرعی عدالتوں کا مطالبہ علماء کرام کی جانب سے اپنی کسی معاشی ضرورت پورا کرنے پر مبنی نہیں ہے جیسا کہ یہ شیطانی وہم بعض لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے بلکہ ایمانی شرعی اور مذہبی ضرورت اور ملک وملت کی بہی خواہی نے علماء کو اس مطالبہ پر مجبور کیا ہے اس مطالبہ کی بنیاد مسلم قوم کو اسلام کے خلاف فیصلہ دینے کے جرم عظیم سے بچانا ہے اور بس، پڑھئے پ ۱۲ رکوع ۱۵۔ جس میں اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ارشاد فرمایا ہے کہ بس ڈر جانا چاہیئے ان لوگوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس سے کہ انہیں سخت فتنہ یا دردناک عذاب پہنچ جائے۔

پاکستان آج کل جن اندرونی اور بیرونی فتنوں میں گھرا ہوا ہے اس کا علاج کمیٹیوں پر کمیٹیوں کا تسلسل نہیں صرف اور صرف یہ ہے کہ ملک کی ہزاروں عدالتوں میں شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی جو کھلی مخالفت ہو رہی ہے اس سے سچی توبہ کی جائے اور شریعت اسلامیہ کی ایک ایک دفعہ پر عملدرآمد کرایا جائے۔

اسلامی لاء کی معتمد اور متداول کتابیں

اسلامی لاء کی وہ معتمد اور متداول کتابیں جن کے اردو انگریزی تراجم موجود ہیں اور جو اسلامی عدالتوں میں نہایت ہی کامیاب رہ چکی ہیں یہ ہیں۔ ھدایہ جس کا اردو اور غالباً انگریزی ترجمہ بھی موجود ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ جو اسلامی عدالتوں میں عرصہ دراز تک نہایت کامیابی سے زیر عمل رہا۔ اس کا اردو ترجمہ موجود ہے اور سہگل آباد ضلع جہلم سے بہترین طباعت سے اشاعت پذیر ہو رہا ہے، مجلۃ الاحکام جو خلیفہ عبدالعزیز عثمانی خلیفہ کے حکم سے دفعہ وار مرتب ہوا اور ستارۂ پاکستان سید شریف الدین پیرزادہ نے بھی اس کی طباعت اور اشاعت پر مبارکباد دی ہے جو کہ خلافت ترکیہ کے تمام ممالک محروسہ میں پچاس سال سے زائد عرصہ تک بطور قانون عدالت کے دستور العمل رہا اور جس کے اردو انگریزی تراجم موجود ہیں، حضرت افغانی کی معین المفتین والقضاۃ عرب ممالک تک مقبول ہو چکی ہے، یہ کتاب اردو میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کی طرح علماء امت کے ان مساعی جمیلہ کو بھی صدیوں سے اسی لئے محفوظ فرمایا ہوا ہے کہ جب بھی مسلمان اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اللہ تعالیٰ کے دین کو سچے دل سے نافذ کرنا چاہیں تو انہیں ذرہ بھی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

واللہ ذوالفضل العظیم

ایک اور بہانہ اور اس کا جواب اسلامک لاء کی یہ کتابیں سنی اور فقہ حنفی کی کتابیں ہیں اور ملک میں سنیوں اور حنفیوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی بستے ہیں جمہوریت کا دور دورہ ہے اور اس لئے جمہور کا ہر طرح سے لحاظ کرنا پڑتا ہے، فقہ جعفری کا مطالبہ سامنے کی بات ہے اس کے لئے تحریک شروع کرادی گئی ہے اگر ان کتابوں کو بطور قانون عدالتوں میں رکھ دیا گیا تو یہ ایک بڑا مسئلہ بن جائے گا۔

جواب: جواباً گذارش ہے کہ واقعی اگر سلطانی جمہور کا زمانہ ہے اور اگر آپ واقعی جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں تو جمہوری اصول کے ماتحت یہاں کے جمہور کی فقہ کو ہی قانونِ عدالت بنانا پڑیگا اس کے سوا چارۂ کار ہی کیا ہے اس ملک کی نوے فی صد سے بھی زیادہ اکثریت اگر سُنّی حنفی فقہ کے حق میں ہے تو اس کو رد کرنے کا آخر جواز ہی کیا ہے جمہوریت کے نام سے جمہوریت کا گلا گھونٹنا ایک ایسا اقدام ہے جس کا نتیجہ بہت ہی خطرناک نکل سکتا ہے۔

دیکھئے اس صورت حال سے نپٹنے کی درج ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں

۱:۔ ایک یہ کہ اکثریت کو قربانی کا بکرا بنائیں اور اندرونی یا بیرونی دباؤ کے تحت یا بعض اور نامعلوم مجبوریوں کی وجہ سے اقلیتی فقہ کو قانون عدالت بنانا آپ ضروری سمجھتے ہوں تو دیر نہ کیجئے۔

؎ اس دردِ دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
قسمت میں جو لکھا ہے الٰہی شتاب ہو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی کو نافذ کر دیجئے اور پھر اپنا اور ملک کا انجام دیکھ لیجئے۔

۲۔ ملک میں دو قانون چلائیں لیکن اس کے لئے دنیا بھر کے ملکوں میں سے پاکستانیوں کو مطمئن کرنے کے لئے کسی ملک کی مثال پیش کرنی ہو گی کہ ایک حکومت ہونے کے باوجود وہاں دو قانون چل رہے ہیں۔ اہرمن کا بھی اور یزدان کا بھی، اور یہ بھی سوچنا ہو گا کہ پھر یہاں دو ہی قانون نافذ نہیں رہیں گے بلکہ کل تیسری فقہ، پرسوں چوتھی فقہ اور ترسوں پانچویں کا مطالبہ ہو گا، ہر دن ایک نئی فقہ کا مطالبہ ہو گا۔ اور آپ کو اپنی رکھی ہوئی بنیاد پر سب کو تسلیم کرتے چلے جائیں گے تا آنکہ ملک کا نام پاکستان بدل کر قانونستان رکھنا ہو گا۔ اور ملک کو نہ صرف یہ کہ دنیائے اسلام بلکہ پوری دنیا میں ایک اُٹھجو کہ سمجھا جائے گا

۳۔ تیسری صورت یہ کہ نہ اکثریت کی فقہ نافذ ہو اور نہ ہی اقلیت کی نہ یہ، نہ وہ، آپ خود ہی اپنی کمیٹیوں کے ذریعہ کوئی اپنی خانہ زاد فقہ بنا کر نافذ کر دیں۔ اور تاریخی ہر دلعزیز کی طرح دونوں کا مذہب دریا کے عین وسط میں ڈبو کر غرق کر دیں۔ صدر مملکت نے ریفرنڈم جیتنے کے بعد ۱۲ر جنوری ۸۵ء کی تقریر میں اسی طرف اشارہ کر دیا تھا کہ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس ملک کو ہرگز رجعت پسند مذہبی ریاست نہیں بننے دیا جائے گا خیال یہ ہے کہ صدر صاحب کے نزدیک نہ صرف فقہ جعفری رجعت پسند مذہب ہے بلکہ سنی اور فقہ حنفی بھی رجعت پسندی ہے، صدر صاحب بیک کر شہ دو کار ایک کام دو کاج کے ماتحت اس ارشاد گرامی میں جس طرح فقہ جعفری کو جواب دے گئے سنی حنفی فقہ رائج کرنے کے امکانات کو بھی ختم کر گئے۔ اور اس طرح کہ ملک سنی ریاست بنانے کا مطالبہ کرنے والے حضرات کو اس کا علم بھی نہ ہو سکا، کم از کم ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات میں یہ نہیں ہے کہ ان منتظم حضرات نے اس وقت ان کا کوئی منظم نوٹس لیا ہو جو کہ بروقت انتہائی ضروری تھا اور جس سے کہ :-

سر چشمہ باید گرفتن بہ بیل ۔ چو پُر شد نہ شاید گذشتن بہ پیل

کے ماتحت آسانی سے اس غلط اعلان کا تدارک ہو سکتا اب اس کی مزاحمت آسان نہیں، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مذہب حقہ کے پرستاروں کو استقامت نصیب فرمائے اور فقہ جعفری کی طرح کمیٹیوں کی خانہ زاد فقہ جو بدرجہا اقلیتی فرقہ کی فقہ سے اہل سنت کے لئے ناقابل برداشت ہے اس کا بھی قلع وقمع ہو سکے ورنہ صرف اقلیتی فقہ سے جان بچا کر کمیٹیوں کی خانہ زاد فقہ کو خدانا کردہ قبول کیا گیا تو جگ ہنسائی ہو گی۔

فرّ من المطر و قام تحت المیزاب کی مثال صادق آئے گی نوے فیصد سنیوں کا دس فیصد سے بھی کمتر مخالفین کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کا حادثہ نوّے ہزار فوجی مسلمانوں کا ہندو کے قابو میں آجانے سے کم نہیں ہوگا۔ لاقدر اللہ تعالیٰ۔

کمیٹیوں کی خانہ زاد فقہ کا انجام ہم ۱۹۶۳ء سے دیکھ رہے ہیں عائلی کمیٹی نے مذہب کے جو پرخچے اڑائے اس کے ذریعہ ملک میں حرام کو حلال اور حلال کو جس طرح حرام کیا جا رہا ہے اسلامی تاریخ میں مذہب دشمنی کی اس سے بدتر ڈھونڈھے سے بھی کوئی مثال نہیں ملے گی۔ چند ہی دنوں کا واقعہ ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان فیملی کورٹ کے ایک جج صاحب نے ایک مدعیہ کے تنسیخ نکاح کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا کہ مدعیہ کے پاس طلاق حاصل کرنے کی اگرچہ اور کوئی خاص وجہ نہیں صرف ایک وجہ میرے سامنے ہے کہ اس کے خاوند نے دوسری شادی اس سے پوچھے بغیر کی ہے یا اس کی مرضی کے بغیر کی ہے اور چیئرمین کو اطلاع نہیں کی اور اس لئے تنسیخ نکاح کا فیصلہ کر دیا گیا۔ اب یہ عورت قانون کی امداد سے دوسری جگہ نکاح کر سکے گی جو عند اللہ وعند الشریعۃ المحمدیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوگا مگر ان کی اولاد پاکستان کے معزز شہری ـــــ انا للہ وانا الیہ راجعون

بہرحال ایسا فیصلہ بھی نہایت غلط ہوگا کہ سُنّی اور جعفری فقہ کی بجائے کمیٹیوں کی خانہ زاد فقہ کو نافذ کیا جائے موجودہ حکومت اپنے دور اقتدار میں کمیٹی کا کھیل کھیلتی رہی ہے لیکن یہ مستقبل بتائے گا کہ پاکستان کے مذہبی غیرت رکھنے والے مسلمان اس کو کہاں تک برداشت کر سکتے ہیں

ہم پورے وثوق کے ساتھ بتلانا چاہتے ہیں کہ دور حاضر کی کمیٹیوں کی فقہ پاکستانی مسلمانوں کی مذہبی موت ہے اور یہ کہہ کر پاکستان کی نوے فیصد سے زیادہ اکثریت اسے کبھی بھی قبول نہیں کرے گی۔

صحیح حل یہی ہے کہ ملک کی موجودہ غالب اکثریت جو بحمد اللہ اہل حق سنی اور حنفی مسلمانوں کی ہے جمہوریت کے تقاضا کے عین مطابق انہی کی فقہ نافذ ہو اور اقلیتی فرقوں کے ہر قسم کے جائز حقوق محفوظ ہوں، جنرل لاء ملک کا ایک ہی ہوگا البتہ جہاں جس معاملہ میں فریقین مدعی مدعا علیہ دونوں اقلیتی فرقوں سے تعلق رکھتے ہوں وہیں انہی کے شخصی اور مذہبی معاملات میں ان کے مذہب کے مطابق فیصلہ دیا جائے۔ (معارف القرآن ج ۳ ص ۱۵۴ تا ص ۱۵۶)

برطانیہ میں ایک ہی مذہب عیسائیت کے کتنے فرقے موجود ہیں لیکن ملکی قانون میں بالادستی اسی عقیدہ کو حاصل ہے جو چرچ آف انگلینڈ کا ہے ایران "اپنے پڑوس" میں ہے ملکی قانون کس کی فقہ ہے حالانکہ اہل سنت تناسب آبادی کے لحاظ سے ۳۵٪ فی صد سے کم نہیں ہے

دیکھ مسجد میں شکست رشتۂ تسبیح شیخ
بتکدہ میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور اہم اشکال اور درحقیقت بہت بڑا مغالطہ

کہتے ہیں موجودہ دور کے مسائل صدیوں پرانی اور منجمد فقہ سے کسی طرح بھی حل نہیں کیا جا سکتا اس لئے موجودہ دور کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہم خود اجتہاد کریں گے اور ائمہ مجتہدین کے مسائل کی روشنی میں حل کریں گے ملاحظہ ہو خطبہ صدارت منہاج القرآن کانفرنس لاہور از جناب غلام اسحٰق خاں صدر سینٹ پاکستان، معقول اشکال ہے ہم اس پر مفصل تبصرہ کرنے کی بجائے صرف اتنا عرض کریں گے کہ موجودہ دور کے پیدا شدہ مسائل میں اجتہاد کرنے کے لئے آپ ضرور مستند اور تجربہ کار علماء اور ان کے ساتھ علوم عصریہ کے دیندار ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں بنائیں اور ضرور بنائیں اور پرانی فقہ کے مسائل کی روشنی میں اس کو حل کریں اس پر اپنی معلومات کی حد تک ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی قابل ذکر عالم کو اعتراض نہیں ہوگا۔

زبردست مغالطہ لیکن زبردست مغالطہ یہاں یہ دیا جا رہا ہے کہ نام تو لیا جا رہا ہے موجودہ دور کے مسائل کا اور کمیٹیاں بن رہی ہیں ان مسائل کی تحقیق کے لئے جو دور نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور زمانہ ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مسائل ہیں اور جن پر ان کی مفصل اور مدلل تحقیق موجود ہیں۔

دور حاضر کے مسائل (الف) لاؤڈ سپیکر آج کی پیداوار ہے اس کے ذریعہ نماز، اذان، خطبہ وغیرہ کے جواز و عدم جواز کے لئے آپ کمیٹی بنائیں علماء محققین اور سائنس کے ماہرین کو اس میں شامل رکھیں کون روکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) تار اور ٹیلیفون دور حاضر کی چیزیں ہیں ان کے ذریعے خبر اور شہادت کی کیا پوزیشن ہے اس کی تحقیق کیجئے علماء اور ماہرین کی کمیٹی بنائیے کون اعتراض کرے گا۔

یہی حال ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ کا ہے

(ج) اعضاء انسانی کی پیوندکاری ـــــ انسانی یا حیوانی خون کے انجکشن اور اس قسم کے بیسیوں مسائل ہیں یہ سب دور جدید کے مسائل ہیں ان میں آپ کو اجتہاد کا حق ہے ماہرین اور دیندار علماء اور تعلیم یافتہ حضرات کی کمیٹیاں ان کے لئے ضروری ہیں معاشیات اقتصادیات اور اس قسم کے اہم ملک گیر مسائل کی نئی نئی صورتیں ہیں ان پر صحیح اراکین سے تحقیق کرانے کا حق آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا

قدیم سے مختلف فیہ مسائل بعض مسائل میں قدیم سے اختلاف چلا آرہا ہے مثلاً زراعت وغیرہ کے جواز وعدم جواز میں مضاربت کی بعض صورتوں میں تحدید ملکیت وامثال ذالک ایسے مسائل ہیں اگر عامۃ المسلمین کی ضرورتوں کے پیش نظر ماہر اور دیندار علماء دوسرے پہلو کو ترجیح دینے کے لئے کوئی مجلس قائم کریں تو نہ صرف اس سے روکا نہیں جائے گا بلکہ ظاہر ہے کہ اس کی تحسین اور تائید کی جائے گی۔

لیکن نام ہو عصر جدید اور دور حاضر کے نئے مسائل کا اور جھٹکا ہوتا ہے قدیم ترین متفق علیہا اور مجمع علیہا مسائل کا یہ بہت بڑا مغالطہ ہے جس میں قوم کو مبتلا کیا جارہا ہے، شہادت، شفعہ، دیت اور قصاص کے مسائل کیا آج کی پیداوار ہیں، قرآن کریم میں ان کا ذکر نہیں یا حدیث پاک اس سے ساکت ہے ائمہ اربعہ کے دور میں کیا ان مسائل کی پوری تفصیلات معین اور محفوظ نہیں ہیں۔ ان کو دور جدید کے مسائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ کر عورت کی شہادت یا دیت کو مرد کے برابر کرنے پر تحقیق کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک نیا دین یا کم از کم نیا مذہب بنا کر اسلام کے نام پر نافذ کرنا ہے جس کا ردعمل بدیر یا سویر بہت ہی برا نکلے گا۔

جو لوگ شہادت اور دیت کو آج کا مسئلہ کہہ کر دین میں تحریف کرنا چاہتے ہیں وہ کل عورت کی وراثت کو بھی آج کی پیداوار کہہ کر مشق ستم بنائیں گے، پرسوں اوقاتِ نماز اور مقادیرِ زکوٰۃ کو بھی جھٹکنے سے نہیں شرمائیں گے، رمضان المبارک کے روزوں کو معتدل موسم میں تبدیل کرنے کی تجویز اسی قماش کے لوگوں نے پیش کی تھی ——— جن مسائل پر اتفاق ہو چکا ہے اور جو دورِ سعادت اور قرونِ خیر سے آج تک کے مسائل ہیں ان میں کسی جانب سے بھی نئی تحقیق ام الفتن ہے اگر کسی حکومت کو دین کی خدمت کرنی ہے تو اس کا فریضہ ایسے فتنوں کا قلع قمع کرنا ہے نہ کہ ایسے فتنوں کی سرپرستی کر کے امت کو افتراق اور انتشار میں ڈال کر تباہ کرنا ہے۔

بہر حال نفاذ شریعت کی تحریک ایک سرسری مطالبہ نہیں جسے آسانی سے نظر انداز کر دیا جائے قوم کو نئی آزمائش میں ڈالنے سے حکومت کو احتراز کرنا چاہئے اور ملک کی تمام عدالتوں کو فی الفور شرعی عدالتوں میں تبدیل کر کے اپنا اور ملک کا استحکام کرنا چاہئے۔ واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

سمجھوتہ کمیٹی یہاں تک لکھ لینے کے بعد اخبارات میں پڑھا گیا کہ حکومت نے شیعہ سنی مشترکہ کمیٹی بنانے کی تجویز رکھی ہے اور اس میں سولہ افراد کے نام بھی دیدیئے گئے اور یہ کہ یہ نام بھی تبدیل ہو سکتے ہیں ؏

لبوغت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظامی امور میں تو سمجھوتے ہوا کرتے ہیں اور ہونے چاہئیں لیکن مذہبی معاملات میں سمجھوتہ کمیٹی ہماری سمجھ سے بالاتر ہے ملک میں عدالتی قانون کیا ہونا چاہیئے آخر اس میں سمجھوتہ کے کیا معنیٰ؟ بین الاقوامی سمجھوتہ ہو چکا ہے (تفصیل کے لئے پڑھئے محمد انور قریشی صاحب کا مرتبہ پمفلٹ جسے خدام اسلام پاکستان ٹاؤن شپ لاہور نے چھاپا ہے) کہ اکثریت کے ہی مذہبی قوانین نافذ ہوں گے اب دنیا بھر کا سمجھوتہ چھوڑ کر چند سر پھروں کے لئے نیا سمجھوتہ کرانا کہاں کی عقلمندی ہے ٹھیک ہے چند ماہ کے لئے اس کو ٹالا جائے گا لیکن اس سے مسئلہ حل ہونا ممکن نہیں ہے۔

ایک بے حقیقت پروپیگنڈہ

کہتے ہیں کہ ہم نفاذ شریعت کے حق میں ہیں لیکن کونسی شریعت، سُنّی شریعت یا شیعہ شریعت۔ تم اتفاق کر لو ہم شریعت دیدیتے ہیں کیوں کہ بھائی جب الیکشن ہو رہا تھا اور امیدواروں میں نہ صرف زبانی اختلاف تھا بلکہ ہاتھا پائی ہوتی رہی لڑائیاں ہوئیں بندوقوں تک نوبت پہنچی وہاں یہ کیوں نہیں کہا گیا کہ اتفاق سے ایک نمائندہ دو ورنہ جاؤ نہ تمہارا امیدوار نہ اُن کا، ہم اپنا نمائندہ دیتے ہیں وہاں نہ یہ کہا گیا اور نہ کہا جا سکتا ہے ورنہ لینے کے دینے پڑتے۔ صرف شریعت محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہی ایک ایسی لاوارث رہ گئی کہ جس کے مطالبہ پر ڈانٹ ڈپٹ پڑتی ہے کہ اتفاق کرو ورنہ ہم اپنی ہی کوئی شریعت دیتے ہیں، ہرگز ہرگز نہیں جس طرح وہاں اسے کامیاب ماننا پڑا جسے زیادہ ووٹ ملے یہاں بھی اسی اصول پر عمل کرنا پڑے گا جس شریعت کے ماننے والے زیادہ ہوں گے اسی ہی کو نافذ کرنا پڑے گا۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے آج کرو یا کل بعد از خرابیٔ بسیار مگر

چراکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

والحمد للہ اوّلاً واٰخراً وصلی اللہ علیٰ نبیہ وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وبارک وسلم باطناً وظاہراً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاذ شریعت میں روڑے اٹکانے کی ایک
نا محمود کوشش کا دفاع مضمون کا
اصل مقصود ہے!

سیکولر حکومت تاویل کے خوشنما غلاف میں

شیخ الاسلام حضرت مدنی کے نام مبارک کا غلط استعمال

بعد الحمد والصلوٰۃ، پاکستان کو سیکولر حکومت بنانے والوں سے جب اسلامی حکومت کے لئے محنت کرنے والے ہزاروں مسلمان کٹنے لگے تو انہیں اور ان سے زیادہ ان کے مولوی نما سرپرستوں کو پریشانی لاحق ہوئی چنانچہ سیکولر حکومت کو تاویل کے خوشنما غلاف پہنانے کی ناکام کوشش کرنے لگے،

پہلی تاویل کہنے لگے کہ سیکولر حکومت سے مراد صرف یہ ہے کہ اس ملک کے تمام باشندوں کے حقوق محفوظ رہیں گے سُنّی، شیعہ، مسلمان، قادیانی، ہندو، سکھ وغیرہ وغیرہ۔ اور اس میں حرج کیا ہے؟

جواب یہ ہے کہ کیا اسلامی حکومت میں ملک کے تمام باشندوں کے حقوق محفوظ نہیں ہوتے ہیں اور بلا تفریق مذہب وملت سب کی اور سب کے حقوق کی ذمہ دار حکومت ہی رہتی ہے (مگر وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق جو اسلام نے انہیں دیئے ہیں جن میں مُشرک اور غیر مُشرک جہادی کافر اور زندیق اور اسی طرح اصلی کافر اور مرتدین کھلا فرق موجود ہے اور یہ فرق ہر نظریاتی حکومت میں پایا جاتا ہے) بہرحال جب اسلامی آئین اور اسلامی حکومت میں ملک کے ہر شہری کے حقوق محفوظ ہیں۔ اور اس طرح کہ غیر اسلامی آئین میں اس طرح کے تحفظ نہیں ہیں تو پھر سادہ لفظوں میں اسلامی حکومت اسلامی آئین اور اسلامی نظام ہی کو اپنا نصب العین بنانے میں آخر مشکل کیا ہے اور اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر یہ جو بعض مذہب نما مگر سیکولر جماعتوں کے ہمنوا لوگ ہیں وہ خود اپنے دستور وغیرہ میں اسلامی نظام جیسے الفاظ کا تکلف کیوں ضروری سمجھتے ہیں وہ بھی یہی سیکولر کے محبوب الفاظ لکھتے تو ایک تو ان کی صاف گوئی زیادہ واضح ہوتی، دوسرا یہ کہ وہ اور ان کے خلفار یک جان و دو قالب ہو کر آپس میں زیادہ قریب رہتے اور ہمارا فائدہ اس میں یہ رہتا کہ عامۃ المسلمین کو ان کے سمجھنے میں زیادہ آسانی رہتی۔

علاوہ ازیں اسلامی اصطلاحات اور اسلامی ناموں کو اگر باقی رہنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے تو پھر اس کی کیا ذمہ داری ہے کہ کل وہ مسجد کو مندر، گرجا یا گوردوارہ نہ کہنے لگیں گے اور ہم جیسے طالب علموں نے اگر اس پر انکار کیا تو وہ اور ان کے ہمنوا فوراً کہنے لگیں گے کہ ہمارا مقصد مندر وغیرہ کے الفاظ سے کسی قوم کی عبادت کی جگہ تو ہے تم مسجد کہو اور ہم مندر کہیں گے۔ سبحان اللہ! کیا عجیب و غریب تاویل ہے اور کیسی عجیب و غریب تحقیق، حقیقت یہ ہے کہ یہ ایسی ہی تاویل ہے جس طرح جھوٹا نبی سٹ پٹا کر بروزی برفنی کی تاویل کرنے لگا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیکولر مولوی صاحب کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اب تو محبوبۂ جمہوریت کے عشق میں آپ ان کی جانب سے یہ تاویلیں کر رہے ہیں مگر فمن یجادل اللہ عنھم یوم القیامۃ ام من یکون علیھم وکیلاً ط قیامت کو ایسی تاویل سے نہ انہیں عذاب خداوندی سے بچا سکو گے اور نہ ہی اپنے آپ کو، اعاذنا اللہ منہ۔

ثانیاً وہ کہتے ہیں سیکولر حکومت سے ہماری مراد لامذہبی اور لادینی حکومت نہیں ہے بلکہ کل مذہبی حکومت ہے یعنی ایسی حکومت جس میں باشندگانِ ملک بلا تفریق مذہب وملت کے اقتدار میں شریک ہوں اور پھر اپنے اس دعویٰ کو تقویت دینے کے لئے سیدنا وسید العلماء شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ اور ان کے ساتھ ان کے صاحبزادے گرامی قدر حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہٗ کا نام نامی پیش کیا کرتے ہیں۔ سیکولر لیڈر صاحبان نے تو خیر اپنا کلام چلانا ہے مگر جو مولوی صاحبان ان حضرات کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں ان کا اپنے اکابر مشائخ اور اپنے دینی رہنماؤں کو اس طرح بدنام کرنے کی چال سمجھ میں نہیں آتی کیا انہوں نے واقعی اپنی لیلائے جمہوریت کے عشق میں اپنے تن من دھن کے ساتھ ساتھ اپنے دینی محسنین کی عزت کو بھی داؤ پہ لگا دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ

ع - وائے گر در پس امروز بود فردائے

اور ع - ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

سوال یہ ہے کہ کیا واقعی پاکستان جیسے ملک میں جہاں پچانوے فی صد مسلمان آباد یاں ہوں قرآن وحدیث کی رو سے کسی ایسی حکومت کے لئے کوشش کرنا کسی درجہ میں بھی جائز ہے، جس کے اقتدار میں غیر مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک ہوں ۔ لا تتخذوا بطانۃ من دونکم ۔ اور
لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا
اور الاسلام یعلو ولا یُعلیٰ اور اس قسم کے دوسرے نصوص
صریحہ صحیحہ اگر نظر شریف سے نہیں گذریں یا ان کی غلط در غلط تاویل
سے بھی یہ لوگ نہیں جھجکتے تو کیا انہوں نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی وہ تنقیدات و ترامیم بھی نہیں پڑھیں یا نہیں سمجھیں
جس میں انہوں نے ۱۹۵۶ء کے آئین پر بحث کرتے ہوئے صاف لفظوں
میں فرمایا ہے کہ کسی غیر مسلم کو اسلامی آئین کی رو سے کسی بااختیار اور
با اقتدار اسمبلی میں شریک نہیں کیا جا سکتا اور جو آئین اس کی اجازت
دے وہ کسی طرح بھی اسلامی آئین نہیں کہلایا جا سکتا ۔ یاد رہے کہ ہر فرقہ
اور ہر مذہب کے حقوق کا تحفظ اور ہے، غیر مسلموں کو اقتدار میں شریک
کرنا بالکل دوسری چیز ہے اور کسی بھی نظریاتی ملک میں ان دونوں کو خلط
ملط کرنا ملک کے ساتھ کھلی دشمنی ہے ،

رہا شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ کا معاملہ کہ انہوں نے ایسی
سیکولر حکومت کو قبول فرمایا ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں اقتدار میں
شریک ہوں ، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کہاں ہندوستان میں جہاں
پچانوے فی صد غیر مسلم آباد ہیں یا پاکستان میں جہاں پچانوے فی صد مسلمان
رہتے ہیں ؟

میرے محترم جہاں پچانوے فی صد غیر مسلم رہتے ہیں وہاں غیر مذہبی حکومت
کو قبول بلکہ اس کے لئے کوشش کرنے کا مقصد مسلمانوں کو اقتدار میں
شریک کرانا ہے تاکہ جہاں تک ممکن ہو وہ اپنے مذہب کو محفوظ کرا سکیں ۔
لیکن جہاں پچانوے فی صد مسلمان رہتے ہوں وہاں غیر مذہبی حکومت کا مطلب
غیر مسلموں کو اقتدار میں شریک کرانا ہے جو اسلامی نقطۂ نظر سے کسی مکتب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکر کے علماء کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔ اور سیدنا حضرت مدنی قدس سرہٗ کا پاکیزہ دامن بھی ہر طرح سے ایسے بدنما دھبہ سے بالکل ہی پاک اور صاف ہے۔

پڑھئے جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ جون پور کا خطبۂ صدارت!

"کہ اگر ہمیں اطمینان دلایا جائے کہ پاکستان میں علیٰ منہاج الشریعۃ حکومت قائم کی جائے گی تو سب سے پہلے ہم اور جمعیۃ علماء ہند اس کی تائید کریں گے"

بہر حال جس ملک میں غیر مسلم باشندگان ملک کی غالب اکثریت ہو اور اسے قوت بازو سے حاصل نہیں کیا جا سکتا وہاں غیر مذہبی حکومت کا مطلب مسلمانوں کو اقتدار میں شریک کرانا ہے لیکن جہاں مسلمان حکمران ہوں اور وہ ملک مسلمانوں کے قبضہ میں ہو اس میں غیر مذہبی حکومت کا صاف نتیجہ غیر مسلموں کو مسلمان حکومت میں دخیل بنانا ہے جس کی قرآن و حدیث کے کسی نص سے اجازت ثابت نہیں کی جا سکتی۔ حضرت نے کیا کہا اور یہ کیا سمجھے،

انا للہ وانا الیہ راجعون

فما لھٰؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا

اس کی ایک وضاحتی نظیر کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم سے میں نے بلا واسطہ یہ واقعہ سنا تھا کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک بار کسی بہت بڑے جلسہ میں مجھے ایک رقعہ دیا گیا میں نے کھولتے ہی اسے پڑھنا شروع کر دیا، مضمون سامنے آیا تو مجھے اپنی اس عجلت پر ندامت محسوس ہوئی مگر پانی سر سے گذر چکا تھا۔ شروع کر کے اب روک بھی نہیں سکتا تھا فرمایا پسینہ آگیا کہ یا اللہ کیا جواب دوں۔ لکھا یہ تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تم پاکستانی علماء نے پاک بھارت جنگ کو جہاد قرار دیا اور تمہارے ہی معتقد علماء نے ہندوستان کا بھارت ریڈیو نے یہ اعلان نشر کیا کہ یہ کوئی جہاد نہیں ملک گیری کی بات ہے، بتلاؤ تم نے ٹھیک فتویٰ دیا یا بھارت کے ان علماء نے جو تمہارے معتمد اور معتقد ہیں"! لکھنے والے نے یہ سمجھا کہ مفتی صاحب پھنس جاویں گے۔ اپنی بات کو تو غلط نہیں کہہ سکیں گے بھارتی علماء کو برا بھلا کہنے لگ جاویں گے۔ مگر جسے خدا رکھے اسے کون چکھے اللہ تعالیٰ کی رحمت نے دستگیری فرمائی اور دل میں اللہ تعالیٰ نے برموقعہ عجیب وغریب جواب ڈالدیا اور میں نے کہا بھائی! علماء ہند کا فتویٰ مسلمانان ہند کے لئے تھا اور ہم نے مسلمانانِ پاکستان کو یہ فتویٰ دیا کہ یہ جہاد ہے بتلاؤ تعارض کیا ہے؟ انہوں نے مسلمانانِ بھارت کو بتلایا کہ یہ لڑائی ملک گیری کے لئے لڑی جارہی ہے مطلب ظاہر ہے کہ تمہارا اس میں مرنا شہادت نہیں ہے۔ بتلاؤ اس سے زیادہ حکیمانہ فتویٰ کیا ہو سکتا تھا۔ سچ بھی کہا اور مخالفین کو گرفت کا کوئی موقعہ بھی نہ مل سکا۔

؎ نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اور ہم نے مسلمانانِ پاکستان سے کہا کہ پاکستانی افواج ہندوؤں کی جو مدافعت کر رہی ہیں یہ جہاد ہے تمہارا ان سے تعاون مجاہدین کا تعاون ہے اور موت موتِ شہادت ہے۔ بھائی! یہی جواب ہے ان بڑے بڑے لیڈروں کا اور ان کے ہمنوا مولوی نما قائدین محترم کا جو کہتے ہیں تمہارے مشہور مشائخ اور اساتذہ تو غیر مذہبی حکومت کی حمایت کرتے ہیں اور تم یہاں ہماری مخالفت۔

تو عرض ہے کہ وہ اس ملک میں جہاں غیر مسلم پچانوے فی صد ہیں مسلمانوں کو حکومت اور اقتدار میں شریک کرانا چاہتے ہیں اور تم مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنی بنائی حکومت میں اہلِ کفر کو شریک کرنے کی مذموم کوشش کر کے اسلامی قوانین کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہو، فرق بالکل ظاہر ہے مگر لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا۔

سچ فرمایا امام العلماء حضرت درخواستی مدظلہٗ نے "رَبّ رُسے مت کھسے" — خدا کے لئے اپنی مجبوریوں سے خود جو چاہو کرو، لیکن سیدنا حضرت مدنی رح جیسے مقبولین بارگاہِ الٰہی کے صاف اور پاک دامن پر کیچڑ نہ اچھالو،

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

یہ مضمون الخیر ملتان کے بعد حسبارت کراچی میں بھی آیا ہے اور بلد اللہ الامین میں مقیم بعض حضرات نے اس کو پمفلٹ کی صورت میں بھی تقسیم فرمایا ہے، ملک اور بیرون ملک اس پر بعض حضرات نے دعائیں بھی بھیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ آمین

فقہ حنفی کا اصلی ہدف

اور

بعض ترجیحی وجوہ

چند سال سے ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک دینی مدرسہ دار التجوید میں رجب اور شعبان میں دورۂ تفسیر کا انتظام کیا جارہا ہے جس میں مدرسہ ہذا کے مہتمم مولانا قاری محمد یوسف صاحب کے علاوہ ملک کے بعض مشاہیر درس تفسیر کے لئے بلائے جاتے ہیں جن میں شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالحی صاحب بہلوی، شیخ التفسیر حضرت مولانا علی محمد صاحب کبیر والہ اور مولانا محمد امین صاحب اکاڑوی مشہور مناظر خاص طور پر قابل ذکر ہیں قاری صاحب موصوف مہتمم مدرسہ دار التجوید نے اس دفعہ احقر راقم الحروف سے اپنے اس اہم پروگرام میں نفاذ فقہ حنفی کی تحریک پر ایک درس دینے کی فرمائش کی۔ چنانچہ آخری دن احقر نے اس موضوع پر درج ذیل مقالہ پیش کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے "الخیر ملتان کے لئے بھیج رہا ہوں"، الخیر نے اس سلسلے کے مضامین میں اس سے پہلے بھی تعاون فرمایا ہے اور اس اہم موضوع پر وہ اکابر کے مضامین بھی شائع کر رہا ہے۔ امید ہے اس ناکارہ طالب علم کے ان خیالات کی تشہیر میں بھی اعانت فرمادیں گے۔ واجر ہم علی اللہ

حمد و صلوٰۃ اور مختصر تمہید کے بعد عرض کیا گیا ـــــ جسے نظر ثانی کے بعد معمولی الفاظ کے تغیر سے پیش کیا جا رہا ہے، کہ اس وقت میری معروضات کے عنوانات یہ ہیں، فقہ حنفی کا مطالبہ، اس مطالبہ کی رفتار کچھ شکوک و شبہات، فقہ حنفی کا اصلی ہدف، حیلے بہانے، کچھ بے جا مغالطے۔

فقہ حنفی کا مطالبہ

قرآن و سنت، نظام اسلام، نظام مصطفیٰؐ اور اس قسم کے مجمل اور مبہم ناموں سے ملک میں شریعت اسلامیہ کے نفاذ کا مطالبہ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے، اہل اقتدار اور ہر قسم کی سیاسی جماعتوں نے چاہے وہ اسلام کو اقتدار میں شریک کرنے کے حق میں بھی نہیں ہے اس اجمال اور ابہام کو غنیمت سمجھا اور عامۃ المسلمین کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے نفاذِ اسلام کے دعاوی میں شریک رہے مگر جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے نتیجہ صفر رہا اور جس طرح کہ ۱۹۴۷ء سے پہلے یہاں کی تمام عدالتوں میں غیر شرعی غیر اسلامی اور کافرانہ قوانین چلا کرتے تھے ۱۹۴۷ء سے لے کر آج ۱۹۸۶ء تک وہی حالت بدستور ہے

سیاسی جماعتوں اور حکومتوں کی اس دوغلی پالیسی پر سے پردہ اٹھانے کے لئے اور اس منافقانہ چال کی قلعی کھولنے کے لئے علماء نے ضروری سمجھا کہ اب "تا بنخانہ اش باید رسانید" کے ماتحت صاف صاف لفظوں میں قرآن و سنت کے عملی نفاذ کے لئے ان کو مجبور کیا جائے کیونکہ اسلامی حکومتوں میں غیر اسلامی اور اسلام کے بالکل منافی احکام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا چلنا چلانا غیرت خداوندی کو چیلنج کرنا ہے جو کسی وقت بھی عذابِ خداوندی کا باعث بن سکتا ہے۔ والعیاذ باللہ

چنانچہ ملک کی غالب ترین اکثریت سُنّی حنفی مسلمانوں کے اس دینی مذہبی اور اہم مطالبہ کو میرے معلومات کی حد تک، اجتماعی طور پر پہلی بار سُنّی متحدہ محاذ نے باقاعدہ طور پر گذشتہ سال اپنے راولپنڈی کے عظیم الشان اجلاس میں پیش کیا، ملک کو سُنّی اسٹیٹ قرار دینے کا مطالبہ مختلف جماعتوں کی جانب سے غالباً اس سے پہلے بھی ہوتا رہا مگر ملک کے چار اہم مذہبی جماعتوں کے ایک دینی اسلامی اور ایمانی اتحاد کی جانب سے سنی متحدہ محاذ کے نام سے میرے علم کے مطابق یہ مطالبہ راولپنڈی کے اسی مذکورہ کنونشن میں اس طرح دہرایا گیا کہ

"ملک کو سنی سٹیٹ قرار دے کر اس کی تمام عدالتوں میں چاہے سول سے متعلق ہوں اور چاہے فوج سے" سب میں فوری طور پر فقہ حنفیہ کو نافذ کیا جائے"

اس مطالبہ کی ملک گیر پذیرائی

سنّی متحدہ محاذ کے ذمہ دار حضرات چونکہ اپنے دینی اور مذہبی خدمات کی وجہ سے ملک کے طول و عرض میں پہلے سے متعارف اور مقبول شخصیتیں تھیں جن میں تنظیم اہلسنت ملتان پاکستان کے حضرت العلامہ مولانا عبدالستار تونسوی، سوادِ اعظم اہلسنت کے مقتدر بزرگ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس دارالافتاء، خدام اہلسنت کے امیر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ ارشد شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ، اور جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی اسلام آباد، شامل ہیں، نیز مطالبہ وہی دیرینہ قرآن و سنت نظامِ اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نظامِ مصطفےٰ ؐ کو بحالات موجودہ عملی جامہ پہنانے کا تھا اس لئے ملک کے کونے کونے سے اس اہم دینی ایمانی اور مذہبی مطالبہ کی پذیرائی ہونے لگی ملک کے عظیم مختلف الخیال اکابر علماء نے کسی نہ کسی صورت میں اس کی تائید میں بیانات دیئے ہیں جن میں امام العلماء حضرت مرشد درخواستی شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب، حضرت مولانا محمد زاہد صاحب الحسینی اور حضرت علامہ خالد محمود صاحب شامل ہیں۔

دینی جرائد میں اس پر اکابر علماء کے مضامین شائع ہونے لگے جن میں الخیر ملتان اور بینات کراچی پیش پیش ہیں۔ الخیر ملتان میں حضرت مولانا مفتی محمد عبدالستار صاحب رئیس الافتاء جامعہ خیر المدارس اور بینات میں حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب اور جناب سعید ثانیہ صاحب ایم اے کے مدلل اور مفصل اور بعض اوقات اہم اور مختصر مضامین چھپے انوار مدینہ لاہور دیکھکر، اور خدام الدین لاہور اور اس طرح کے دوسرے ماہناموں اور بعض ہفت روزوں میں یہی تائیدی شذرے اور بیانات آتے، سنی مجلس عمل لاہور کے اجتماع میں بھی فقہ حنفی کا مطالبہ کیا گیا، بعض اخبارات میں حسب توقع بریلوی علماء کی جانب سے بھی یہی مطالبہ پڑھا گیا، سینٹ میں پیش شدہ شریعت بل جس کی بنیاد ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم کے مقرر کردہ اصول وضوابط پر رکھی گئی ہے کے متعلق ملک کے اندر اور باہر سے لاکھوں پاکستانیوں کی دستخطی مہم، سواد اعظم اہل سنت کی اس سلسلہ میں بھرپور تحریک، بریلوی علماء اور بعض جزوی ترمیمات کے ساتھ اہل حدیث حضرات کا اعلان کہ ہم اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت الامیر کا شریعت بل کے سلسلہ میں کھلا تعاون وغیرہ وغیرہ سے یہ اندازہ لگانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل نہیں رہا کہ اس مطالبہ کی رفتار کیا اور کیسی ہے ؟
سنی متحدہ محاذ کا اسی سلسلہ میں دوسرا بڑا کامیاب کنونشن لاہور میں ہوا اور یہی مطالبہ دہرایا گیا اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اس کا تیسرا اور اہم کنونشن شوال المکرم کی کسی تاریخ میں کراچی میں ہو رہا ہے، ملک میں سواد اعظم اہل سنت کے اثر و رسوخ کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ سنی متحدہ محاذ جس کا اہم عنصر سواد اعظم اہل سنت بھی ہے کے اس کنونشن سے اس مطالبہ کی اہمیت، انشاء اللہ بہت ہی واضح ہو جائے گی۔

کچھ شکوک و شبہات

حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے سیاسی لیڈروں میں ہزار اختلاف سہی مگر وہ اس نقطہ پر متحد نظر آتے ہیں کہ ملکی عدالتوں میں مروجہ غیر اسلامی قوانین بدستور چلتے رہیں اور یہاں اسلامی قوانین کو کسی طرح بھی گھسنے نہ دیا جائے، دلائل مختلف ہیں مگر مقصد ایک ہی ہے

"عباراتھم شتی وحسنھم واحد"

ارباب اقتدار کا رویہ "نہ نہ کردم و دہ دہ خوردم" کا ہے کہ اسلام کا نام لیتے رہو مگر کام اپنا کرتے جاؤ، کئی سیاسی بزرگوں کا فرمان ہے کہ پاکستان کی بنیاد سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں یہ تو مسلمانوں کے معاشی ضرورتوں اقتصادی اور سیاسی مجبوریوں کی پیداوار ہے ... ان سے منتخبی ارباب تادیل کی مونگا فیوں کو سن کر دل تو دھڑکنے لگتا ہے کہ یا اللہ اس امت کا انجام کیا ہوگا جس کے محض مدعی علم حضرات ہر بے دینی کو دین اور ہر الحاد کو اسلام سمجھانے پہ تلے ہوئے ہیں ؎

جب مسیحا دشمن جاں ہو تو ہو کیونکر علاج
کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اربابِ اقتدار کے حیلوں بہانوں پر احقر کا ایک مفصل مضمون "الخیر ملتان بابت ربیع الاول ۱۴۰۶ھ" میں آچکا ہے تاہم آخر میں انشاء اللہ العزیز ان کے ایک دو بہانوں کا تذکرہ یہاں بھی آئے گا، ارباب سیاست کے بعض مغالطوں پر بھی سرسری طور سے آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ کچھ عرض کروں گا مگر ان کے علاوہ جو حضرات بظاہر یہ چاہتے ہیں کہ ملکی عدالتوں میں قرآن و سنت کی ہی عملداری ہو، مروجہ قوانین جو یکسر اسلام کے خلاف ہیں انہیں کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر عدالت بدر کر دینا چاہئے اور جلد از جلد شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ملکی قانون کی حیثیت ملنی چاہئے ان کی جانب سے فقہ حنفیہ کے مطالبہ پر کچھ شکوک وشبہات پیش کئے جا رہے ہیں اس عنوان میں اس پر کچھ عرض کرنا مقصود ہے اور تقریباً یہی اس مقالہ کی اصل غرض ہے ——

فقہ حنفی یا قرآن وسنّت

کہتے ہیں کہ فقہ حنفیہ کی بجائے قرآن وسنت کے مقبول و مانوس اور متفق علیہ الفاظ سے اپنا مطالبہ رکھنا چاہئے فقہ حنفیہ کے مطالبہ سے غیر حنفی اختلاف کریں گے فقہ جعفری فقہ سلفی وغیرہ وغیرہ کے ناموں سے اختلاف ہونے لگے گا۔ مگر قرآن وسنت کے مطالبہ سے کوئی بھی اختلاف نہیں کر سکے گا۔

جناب والا جہاں تک اختلاف نہ کرنے یا نہ کر سکنے کی بات ہے تو عرض یہ ہے کہ جو لوگ کھل کر اسلام کو پاکستان کی بنیاد ہی تسلیم نہیں کرتے کیا وہ قرآن وسنت کے مطالبہ سے اختلاف نہیں کر رہے، جو کہتے ہیں کہ حکومت کو کوئی مذہبی ذمہ داری نہیں لینی چاہئے کیا وہ قرآن وسنت کے مطالبہ سے اتفاق کر رہے ہیں؟

فقہ عدالتی مجبوری ہے

لیکن ان کو جانے دیجئے آپ حقیقی صورتحال پر غور فرمادیں تو مسئلہ خود بخود واضح ہو جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے گذارش یہ ہے کہ آپ نے ملکی عدالتوں کو شرعی عدالتوں میں تبدیل کرنے کے لئے قرآن وسنت کے الفاظ سے اپنا مطالبہ پیش کیا اور آج تک یہی ہوتا رہا ہے اور اس میں بھی اسی قسم کے کیڑے نکالے جاتے رہے جیسے اب فقہ حنفیہ کے الفاظ سے مطالبہ کرنے کی صورت میں ہو رہا ہے) اور فرض کیجئے کہ سب نے سر تسلیم خم کر دیا اور پوری دیانتداری سے اس کو مان لیا گیا مثلاً طے ہو گیا کہ یہاں قرآن وسنت کے مطابق چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اب سوچئے اور پوری ایمانداری اور دیانتداری سے سوچئے کہ اب ملکی عدالتوں میں اس منظور شدہ قانون کا نفاذ کس شکل میں ہو گا؟ عدالت کے سامنے سب سے پہلے چوری کے بعد نصاب سرقہ کا سوال آئے گا کہ اس نے جو مال چوری کیا ہے اس کی مقدار کیا ہے؟ بعض اہل ظواہر کی فقہ کے مطابق ایک ایک انڈے اور ایک ایک معمولی رسی کی چوری پر بھی اپنی عدالتوں میں ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کریں گے یا حنفی نصاب پر عمل کریں گے یا اسلاف میں سے کسی دوسرے امام کی تحقیق کو معتبر ٹھہرائیں گے، یا فرض کیجئے سب کو پس پشت ڈال کر اپنی خانہ زاد تحقیق سے کوئی نصاب مقرر کریں گے جو بھی کریں سوچئے کیا کسی فقہ کے بغیر آپ پہلا قدم بھی اٹھا سکے ہیں؟ چلئے نصاب کسی طرح آپ نے طے کر لیا اور تمام ملکی عدالتوں کو حکم دیدیا کہ اس فلاں نصاب کے مطابق چوری ثابت ہو تو ہاتھ کاٹتے رہیں۔ اب دوسرا مرحلہ آئے گا کہ چور کا ہاتھ کہاں سے کاٹیں انگلیاں کٹوا دینا کافی ہے جس طرح فقہ جعفری والے کہتے ہیں یا پہنچوں سے ہاتھ کاٹ دینا ضروری ہے جو صورت بھی اختیار کریں کسی فقہ کا سہارا لے کر ہی اختیار کریں گے نام فقہ کا لیں یا نہ لیں کام اسی سے چلائیں گے۔

ایک اور مثال تمام عدالتی فیصلوں میں بھی آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ عمل کے لئے کسی نہ کسی فقہ کا نفاذ ناگزیر ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اور بات ہے کہ وہ فقہ حنفی ہو یا شافعی یا مالکی، حنبلی، سلفی، جعفری کوئی بھی ہو یا آپ کی اپنی خانہ زاد ماڈرن فقہ، جیسا کہ گذشتہ مثال میں ہم نے عرض کیا مزید وضاحت کے لئے ایک اور مثال لیجئے آپ کی عدالت میں شفعہ کا مقدمہ دائر ہوا بیع و شراء خرید و فروخت ثابت ہو جانے پہ اور مقدمہ کی ابتدائی کارروائی کے بعد آپ طلب مواثبت کو ثبوت شفعہ کے لئے ضروری قرار دیں گے یا نہیں اسی طرح شریک فی نفس المبیع کے علاوہ شریک فی حق المبیع اور جار و پڑوسی کا حق شفعہ تسلیم کریں گے یا نہیں جو بھی صورۃ اختیار کریں گے یا وہ اسلاف کی تحقیق و تشریح (فقہ) کے مطابق کریں گے یا اپنی کوئی بیچ لگا کر نئی تحقیق (فقہ) پر عمل کرائیں گے جو بھی کریں خدا کے لئے سوچئے کیا قرآن و سنت کا نفاذ کسی فقہ کے بغیر آپ کے لئے ممکن ہوگا؟ حاشا و کلا ایسا ہرگز ممکن نہیں۔

فقہ کا نام بُرا لگتا ہے تو آپ اسے تحقیق و تشریح اور اپنے مقبول اور پیارے نام ریسرچ سے یاد کرتے رہیں ہم قرآن و سنت کی جو تشریح و تحقیق اور ریسرچ یہاں کی عدالتوں کے لئے چاہتے ہیں وہ امت کے متبحر متقی اور پاکباز اسلاف کے مسلّم بزرگ محدث، مفسر، فقیہ اور متقی سراج الائمہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ارشد تلامذہ اور قابل احترام ہم عصر علماء نے اپنے دینی ورثہ کے طور پر ہمارے لئے چھوڑی ہیں اور جس کی وجوہ ترجیح ہم آگے بیان کر رہے ہیں آپ کھلے دل سے یہی وجوہ اپنی فقہ کی ترجیح میں پیش کریں گے، تو ہمارا اخلاقی فرض ہوگا کہ اس پر کھلے دل سے غور کریں؛ بہر حال یہ سمجھنا بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ فقہ حنفیہ کو قرآن و سنت کا مطالبہ چھوڑ کر طلب کیا جا رہا ہے یا کسی فقہ کا مطالبہ کئے بغیر قرآن و سنت کا مطالبہ کر دینا کافی ہے صرف ان دو مثالوں سے ہی اہل انصاف نے سمجھ لیا ہوگا کہ مطالبہ تو درحقیقت سبھی کسی نہ کسی فقہ کا ہی کر رہے ہیں مگر نام

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر نہیں ۔ ؎ چشم سوئے فلک دروتے سخن تو بود،
نام تو قرآن و سنت کا لیا جا رہا ہے مگر نتیجۃً اسلاف کی تمام فقہوں پر پانی پھیر کر آج کی کمیٹیوں کی خانہ زاد فقہ پر اسلام کی بنیاد رکھوانا چاہتے ہیں اور افسوس کہ بہت سے تو دانستہ کرانا چاہتے ہیں اور کئی صاحبان نادانستہ ؎ بر سر شاخ بن می برید

فقہ حنفی کا اصلی ہدف بہر حال ہمارے مطالبہ فقہ حنفی کے نفاذ کا اصل ہدف آج کی کمیٹیوں کی خانہ زاد فقہ ہے کیونکہ یہ فقہ عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کی شکل میں ہمارے سامنے ہے جس پر ہر مسلک کے نمائندہ علماء نے سو سو بار تین حرف بھیجے ہیں ابھی ابھی ملک کے چاروں صوبوں کے بالقصد متجر علماء اور قابل صد اعتماد مفتیان کرام کا فتویٰ فیملی لاز کی مخالفت میں شائع ہو کر ملک کے گوشے گوشے تک پہنچ چکا ہے، کمیٹیوں کی اس مردود فقہ کی دوسری مثال عورت کی شہادت کو مرد کے برابر قرار دینے کی منحوس کوشش ہے اور اس کی تیسری مثال عورت کی دیت کو مرد کے برابر منوانے کی مذموم مساعی ہیں، دور جدید کے کمیٹیوں کا حاصل تمام مذاہب حقہ کو ملیامیٹ کر دینا اور ماڈرن اسلام کا پیش کرنا ہے جس پر ہم سب کو تین حرف بھیجنے چاہئیں رجم اور سنگسار کے متعلق بھی جدید فقہاء کے کافرانہ خیالات کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۔

پانچ مذاہب کا معجون جو لوگ ائمہ اربعہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہم کے درمیان ثالث بالخیر بن کر مرکب فقہ بنانے کی تجویزیں پیش کر رہے ہیں ۔ خیال فرمائیے کیا اس کا حاصل یہی نہیں ہے کہ آج کی ہی کوئی کمیٹی کوئی فقہ بنائے اور اسی کو نافذ کیا جائے فرمائیے تو سہی اور خدا لگتی کہئے کہ قرآن و سنت پر اکتفاء کہاں رہا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا ہی نہیں ہوتا۔

یہ زمانے کی ستم ظریفی ہے کہ ہم فقہ حنفی کا نام لیں تو بدنام اور گو با قرآن وسنت کے تارک سمجھے جائیں اور تم اپنی فقہ منواؤ اور قرآن وسنت کے حامی بنے رہو، ؎

تمہاری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں ہے

ایک معصومانہ تجویز کہتے ہیں کہ ہم شریعت کے نفاذ کے لئے تو ہر قسم کی قربانی دیں گے مگر ایک ترمیم کے ساتھ اور وہ یہ کہ مذاہب اربعہ میں جو قول اور فتویٰ اقرب الی السنۃ ہو اسی کو قانونی شکل دی جائے، سبحان اللہ نہایت پیارے الفاظ ہیں سننے کو جی چاہتا ہے مگر پوری دیانتداری سے غور فرمائیے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا مذاہب اربعہ میں اس تحقیق کے لئے کہ ان میں کونسا قول اقرب الی السنۃ کمیٹی ہی بنے گی اور وہ کمیٹی حکومت ہی بنائے گی۔ بڑی خوش قسمتی ہوگی اگر آپ کا بھی ایک آدھ نمائندہ اس میں آجائے گا۔ باقی گریجویٹ ساجھان اور کچھ ممبر لازماً ایسی خواتین ہوں گی جو مستورات کہلانے سے زیادہ مکشوفات کہلانے کی مستحق ہوں گی۔ آپ کا نمائندہ بالفرض اگر حضرت مولانا احتشام الحق مرحوم بھی نکلا اور اس نے واقعی کوئی صحیح ترین رپورٹ اور اختلافی نوٹ بھی لکھا تو اس کا حشر حضرت تھانوی مرحوم کی رپورٹ سے کیا مختلف ہوگا جو انہوں نے عائلی قوانین کے سلسلہ میں پیش فرمائی تھی، بہرحال بڑے پیارے الفاظ ہیں آپ کی ترمیم کے مگر نتیجہ نہایت خطرناک ـــــ خدا کے بندو یہ بھی تو سوچو کہ پاکستان کی تاریخ میں اسلامی فقہ کے لئے کتنی کمیٹیاں نہیں کیا انہوں نے چالیس سال چار مسائل مدون کر کے نافذ بھی کئے اور دنیا کو اس پر عمل کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھایا؟

کمیٹی کیا ملک کے چیدہ چیدہ علماء کی نظریاتی کونسلیں بنیں رپورٹیں آئیں اور وہ ان نمائندگانِ قوم کا کھلونا بنیں جن کے لئے پرائمری پاس ہونا یا کسی ابتدائی دینی مدرسہ کا طالب علم ہونا بھی ضروری نہیں چالیس، پینتالیس سال کی عمر اور ایک آدھ ووٹ مخالف کے مقابلہ میں زیادہ لینا کافی ہے ــــ کمیٹی بنا دینے کے معنی یہ ہیں کہ اس لاش کو سرد خانہ میں رکھ دیا گیا کہ کوئی وارث ہے تو وہ خود ورنہ حکومت اپنے ذریعہ سے اسے دفن کرے گی۔

دعوتِ اتحاد

آیئے ان دو باتوں پر ہم سب لوگ متفق ہو جائیں جو اس ملک میں واقعی شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کا نفاذ چاہتے ہیں ایک یہ کہ قرآن و سنت یا بالفاظ دیگر شریعت محمدیہ کے عملی نفاذ کے لئے اسلاف کی کسی نہ کسی فقہ کا مطالبہ ناگزیر ہے جس کی وضاحت دو مثالوں میں اوپر آچکی ہے اور دوسری اس بات پر مکمل اتفاق کریں کہ موجودہ کمیٹیوں کی خانہ زاد اور ماڈرن فقہ پر ہم سو بار تین حرف بھیجتے ہیں جن کی مثالیں عائلی قوانین شہادت دیت وغیرہ کی صورت میں سامنے آرہی ہیں اس کے بعد آپ اپنی پسند کی فقہ مالکی، شافعی، حنبلی، سلفی، جعفری وغیرہ وغیرہ پر اپنے ترجیحی دلائل پیش فرمادیں، ہماری جانب سے فقہ حنفی کے نفاذ پر ترجیحی دلائل مختصر طور پر یہ ہیں:۔

فقہ حنفی کے ترجیحی دلائل

(الف) اس ملک کی غالب ترین اکثریت سُنّی حنفی مسلمانوں پر مشتمل ہے

(ب) ــــ فقہ حنفیہ عرصہ دراز تک خود ہندوستان میں پھر ہندوستانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاستوں میں اسی طرح ترک اور افغانستان اور دیگر ممالک محروسہ اسلامیہ میں کامیابی کے ساتھ عدالتی قانون کی حیثیت سے نافذ رہ چکی ہے

ج ــــ فقہ کی مدون کتابوں میں تمام عدالتی دفعات ترتیب وار موجود ہیں مثال کے طور پر ملاحظہ ہو مجلۃ الاحکام مع الشروح، معین القضاۃ والمفتین اور عالمگیری طبع جدید مطبوعہ سہگل آباد جہلم وغیرہ وغیرہ۔

د ــ انگریزوں نے فقہ حنفی کو ہی معطل کر کے اپنا ظالمانہ اور جابرانہ قانون نافذ کیا۔

ہ ــ اس فقہ کی مدون کتابوں کے اردو تراجم بلکہ انگریزی تک کے تراجم مل سکتے ہیں جس سے موجودہ ججز صاحبان بھی کام چلا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ خدا کے منکر نہ ہوں۔ اسلام اور شریعت اسلامیہ کی قانونی بالادستی پر ایمان رکھتے ہوں ختم نبوت پر اس طرح کر کے ایمان رکھتے ہوں جو چودہ سو سال سے امت میں مسلم ہوں اور موجودہ قرآن مجید کے ایک ایک حرف کے محفوظ ہونے پر ایمان رکھتے ہوں

و ــ اس فقہ میں سول عدالتوں کے علاوہ فوج کے لئے بھی مکمل احکام موجود ہیں۔

پھر اس فقہ میں یہ فراخ حوصلگی پوری طرح موجود ہے کہ اگر آپ اپنے لئے اپنے مخصوص مسائل میں فیصلہ لینا چاہیں تو جب طرفین مدعی اور مدعی علیہ دونوں آپ کے مسلک کے ہوں تو ان مسائل میں آپ اپنے مسلک کے مطابق فیصلہ لے سکتے ہیں ــــ (انصاف سے کہئے کہ اس وضاحت کے بعد فقہ حنفی کا آپ کی کسی فقہ سے تصادم رہ گیا؟) فقہ حنفی میں یہ عالی حوصلگی بھی ہے کہ اگر زمانہ کے مخصوص حالات کی وجہ سے بعض مسائل میں ملت کے اجتماعی مفاد میں تنگی محسوس ہو رہی ہو تو اس میں متدین اور متبحر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کی جماعت کے مشورہ سے دوسری فقہ کے مفتیٰ بقول کو معمول بہ بنایا جا سکتا ہے، مفقودۃ الزوج اور متعنت وغیرہ کی مثالیں اس کی شاہد ہیں

ضروری انتباہ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ دو چار مسائل کی تحقیق کے بہانہ سے کمیٹی پر کمیٹی بنتی رہے اور عدالتوں میں حسب سابق کفر کا ظالمانہ اور جابرانہ قانون چلتا رہے کلا وحاشا ۔ عدالتوں کی تطہیر فوراً سے پہلے ضروری ہے پھر حسب ضرورت کسی نہ کسی فقہ کی تحقیق ہوتی رہے گی یہی عقلی اصول بھی ہے اور یہی شرعی ضابطہ بھی ۔

آپ کے لئے لمحہ فکریہ اب آپ پاکستان میں فقہ حنفی کے مقابلہ میں کوئی اور فقہ لانا چاہیں تو اس کا نام لیں اور حرجیات بالا کے معیار پر اس کو پرکھ کر دیکھیں اور رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھ کر خود اپنے انصاف سے فیصلہ کریں ۔

دھونس دھاندلی اور بیرونی اشاروں پر دھمکی دینا کوئی وجہ ترجیح نہیں اور نہ ہی یہ ملک و ملت کے مفاد میں ہے یہ وطن دشمنی اور تخریب کاری ہے جس سے ملک کے ہر باشندہ کو نفرت کرنی چاہئے

اقتدار کے بہانے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ارباب اقتدار کا "یہ اس سلسلہ میں دو نہ نہ کردم و دہ دہ خوردم" کا ہے اسلام کے لئے شور تو بہت مچایا گیا لیکن جب شریعت بل پیش ہوا تو کہا "ذرا ہم کو عوام سے پوچھ لینے دو" یعنی اگر عوام نے نہ چاہا تو پھر ہم بھی نہیں چاہیں گے ۔ کیوں بھائی! پھر یہ حاکمیت اعلیٰ خداوند تعالیٰ کی ہے" کا ڈھنڈورا کیسے؟ اور پھر قرارداد مقاصد کے متعلق یہ کہنا کہ اب اُسے آئین کا جزو بنا دیا گیا اور ۱۹۷۳ء کی آئین میں یہ ترمیم سب منظور کر چکے ہیں آخر یہ خواب کب شرمندۂ تعبیر ہوگا ایسی دوغلی پالیسی نے تو ارباب اقتدار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہ اِدھر کا چھوڑا اور نہ اُدھر کا۔

تشہیر یا تضحیک بھائی ایسی باتوں کی تشہیر مسلمانوں کی توہین اور شریعت اسلامیہ کے ساتھ استہزار اور اس کی کھلی تضحیک ہے، کیا کسی مسلمان سے پوچھنا کہ تم ایک خدا مانتے ہو یا دو؟ اس کی توہین نہیں ہے؟ اس طرح مسلمان سے یہ پوچھنا کہ تم خدا کی شریعت چاہتے ہو یا کسی اور کی؟ یہ بھی اس کی توہین ہے۔

پھر خدا کی شریعت کسی کے چاہنے پر موقوف نہیں تم مسلمان ہو تمہارا فرض ہے کہ تم نماز پڑھو فریضہ نماز ادا کرنے کے لئے بال بچوں ماں باپ اور بیوی سے پوچھنا کہ میں نماز پڑھوں یا کہ نہیں؟ ایک لغو، فضول مجنونانہ حرکت ہے اسی طرح جب تم اقتدار پر قابض ہو تو خدا کی شریعت کا نافذ کرنا، نماز پڑھنے ہی کی طرح تمہارا فرض ہے اس میں کسی سے پوچھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ الذین ان مکنا ھم فی الارض الآیۃ آیات کریمہ نے اصحاب اقتدار کا یہ فریضہ بیان فرما دیا ہے کہ اصحاب تمکین کا فرض یہ ہے کہ وہ اوامر خداوندی پر عمل کرائیں اور منہیات شرعیہ سے سب کو روکیں، اس میں یہ کہیں نہیں ہے

تم لوگوں سے پوچھتے رہو کہ تم مامورات شرعیہ کا پابند رہنا چاہتے ہو یا نہیں؟ اگر وہ چاہیں تو پابند بناؤ ورنہ آزاد چھوڑ دو، یہ کیسی لغو اور فضول منطق ہے

اختلاف کا بہانہ عوام کو بہکانے کے لئے کہا جاتا ہے کہ جی! ہم تو بالکل شریعت نافذ کرنے کو تیار ہیں یہ جو تم فقہ حنفی اور فقہ جعفری لے کر بیٹھ گئے ہو یہی رکاوٹ ہے۔ مطلب کیا فقہ حنفی چھوڑو فقہ جعفری اور فقہ سلفی کا نام نہ لو خاموش رہو قرآن و سنت کے نام سے ہماری خانہ زاد فقہ جو ہماری مقرر کردہ کمیٹیاں بنا کر دیں گی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی پندرہ تاریخ سے پہلے پہلے ہی بنا کر دیں گی اسی کو مان لو اور اس وقت تک انگریز کے ورغلہ میں جو کچھ مل چکا ہے اسے اپنا ؤ اور اسلام کا ٹھپہ لگا لگا کر، انا للہ، خدا کا خوف کرو اور داور حشر کی گرفت سے ڈرو۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر کسی ملک میں مختلف فقہوں کے ماننے والوں کا وجود مانع اور رکاوٹ بن سکتا ہے تو پھر یہ اپنے پڑوس ایران میں یہ اختلاف کیوں رکاوٹ نہیں بنا وہاں کیا فقہ جعفری ماننے والوں کے علاوہ کوئی نہیں رہتا ؎ دیکھ مسجد میں شکست رشتۂ تسبیح شیخ
اور بتکدہ میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

بڑے ہی شرم کی بات ہے ـــــ میں کہتا ہوں کہ اگر فقہ کا اختلاف نفاذ شریعت میں رکاوٹ بن سکتا ہے تو سعودیہ میں یہ اختلاف کیوں رکاوٹ نہیں بنا۔ کیا وہاں شافعی، مالکی، حنبلی اور حنفی سبھی موجود نہیں ہیں،

ممالک محروسہ اسلامیہ ترکی، افغانستان، ہندوستان میں سالہا سال تک شریعت نافذ رہی فقہ حنفیہ کامیابی سے عدالتی قانون کی حیثیت سے نافذ رہی کیا وہاں احناف کے علاوہ دوسرے مسلمان نہیں رہتے تھے۔ بات کرو تو کچھ سلیقہ کی کرو، یہ کیا دھوکہ اور فریب ہے کہ یہاں چونکہ مختلف فقہ کے ماننے والے بستے ہیں اس لئے سب ختم اور خدا کی شریعت کی جگہ ہماری حکمرانی! بھائی دو دن کا اقتدار ہے نوے سے تک سہی کل سنبھلہ آجائیگا اور آپ کو بوریا بستر لپیٹنا پڑے گا اور پھر کف افسوس ملنے کے بغیر کچھ ہاتھ نہیں آئے گا ـــــ جس کا نہ دنیا میں کوئی فائدہ اور نہ آخرت میں

یہ ارباب اقتدار کے بہانوں کا ایک نمونہ ہے ان کے دوسرے وساوس کہ شرعی عدالتوں پر بڑا خرچ پڑے گا، ہزاروں شرعی عدالتوں کے لئے ہزاروں متبحر اور تجربہ کار علماء کی ضرورت ہوگی، موجودہ عملہ بے کار ہو جاوے گا وغیرہ وغیرہ کا جواب ہمارے ایک دوسرے مضمون میں موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے "النجیر" ملتان بابت ربیع الاول ۱۴۰۶ھ نے شائع کیا ہے۔

محروم الاقتدار صاحبان کی بولیاں

یہ حضرات ابھی سے سہمے ہوتے ہیں کہ جب ہمارا خواب اقتدار شرمندۂ تعبیر ہوگا تو یہ شریعت اور یہ حنفیت تو ہماری من مانیوں میں سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہوگی اور یہ سیکولرپن جو مرتدین تک کو اپنی چادر میں پوری فراخ دلی سے چھپا لینے کا حوصلہ رکھتا ہے دھرا کا دھرا رہ جائیگا۔ اس لئے وہ ابھی سے فقہ حنفی کیا نفس اسلام اور قرآن و سنت کے الفاظ سے بھی پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اسلام کا نام بلکہ نظام مصطفےٰ کے نعرے تو محض وزن بیت کے طور پر تھے مسلمانوں کے جذبات ابھارنے کے لئے تھے، جو ذرا زیادہ دلیر اور صاف گو ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہ تو محض دھوکا تھا اسلامی نظام کے نفاذ کا زمانہ تو کبھی سے لد چکا ہے اس کا نفاذ آج ممکن ہی نہیں ــــ ان کا فرمان ہے کہ تقسیم ہند کا اصل مقصد تو صرف کرسیاں حاصل کرنا تھیں اور بنیوں کی تجارت پر قبضہ کرنا اس کے سوا کچھ نہیں۔

اس پر صرف اتنی گذارش ہے کہ جب آپ دولت کے مالک ہو جاتے ہیں تو اسلام آپ سے یہ نہیں پوچھتا کہ یہ دولت تم نے کس خیال سے حاصل کی تھی نظریۂ ضرورت کے پیش نظر ــــ عشر و زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کے شوق میں یا عیاشی اور مئی شباب کی محفلیں گرمانے کے ارادے سے، اسلام آپ کو مسلمان دیکھ کر بہرصورت یہ پابندی لگائے گا کہ اس دولت سے جو تم نے اپنی محنت سے حاصل کی ہے جس خیال سے بھی اسے کمایا ہے اس سے تم بکرے کا گوشت لے سکتے ہو گائے اور اونٹ خرید سکتے ہو لیکن بلی کتے اور خنزیر کا گوشت نہیں لے سکتے اس سے بہتر سے بہتر مشروب خریدتے رہو مگر بھنگ چرس اور شراب نہیں ــــ تم یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ کر اس پابندی سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے کہ صاحب ہم نے اس خیال سے اس کو حاصل ہی نہیں کیا کہ ہم اس میں خنزیر اور شراب نہ لینے کی پابندی اپنائیں گے۔ اسلامی اقتدار بہرصورت آپ کو مندرجہ بالا پابندیوں پر مجبور کرے گا۔ بالکل اسی طرح ملک تم نے جس خیال سے بھی حاصل کیا ہے جب تم مسلمان ہو اقتدار تمہارے پاس ہے تو تمہارا دینی ایمانی اور مذہبی فریضہ ہے کہ تم خود بھی اس میں اللہ کے دین کے پابند رہو اور دوسروں سے بھی اللہ کے قانون کی پابندی کراؤ۔ تمہارا فرض ہے کہ تم اس کے عدالتی نظام، تجارتی نظام، معاشی، اقتصادی، سیاسی اور ہمہ قسم کے نظام کو شریعتِ اسلامیہ کے مطابق چلاؤ۔ مسلمان ہو کر تم قرآن وسنت اور شریعت اسلامیہ کے خلاف فیصلہ کرتے اور کراتے رہو گے تو اسلام کی نظر میں بعض صورتوں میں تم مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم اور کافر اور بعض میں فاسق و فاجر اور ظالم ٹھہرو گے۔ پڑھو آیات قرآنیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون ..... فاولئک ھم الظالمون ..... فاولئک ھم الفاسقون پ۶ ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف جو لوگ فیصلے کرتے ہیں وہ کافر ہیں۔ ..... ظالم ہیں ..... فاسق ہیں۔ اور آیت پاک فلا وربک لا یؤمنون الخ پ۵ اے محمد تیرے رب کی قسم جب تک یہ لوگ اپنے تمام معاملات میں آپ کے فیصلوں کو دل سے تسلیم نہیں کریں گے یہ ایمان والے نہیں ہو سکتے۔ اور فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ الخ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں انہیں فتنوں اور دردناک عذاب نازل ہو جانے سے ڈر جانا چاہئے۔

ایک اور شوشہ کہتے ہیں کہ یہ حکومت غیر نمائندہ ہے کیونکہ یہ ممبر صاحبان اگرچہ منتخب شدہ ہیں مگر غیر جماعتی انتخاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کامیاب ہو کر آتے ہیں، گویا آزاد ممبر ہزاروں کی اکثریت سے کامیاب ہو وہ ہر صورت غیر نمائندہ ہوتا ہے ۔۔۔ بہر حال ان سے شریعت نہ مانگو اور دیدیں تو کوئی اعتبار نہ کرو، مطلب یہ کہ نامنظور ہے کیونکہ یہ نمائندہ جو نہیں۔ البتہ انہیں سے جمہوریت مانگتے رہو اور دے دیں تو شکریہ یا بغیر شکریہ قبول کر لو ۔۔۔ کا آئین اسی غیر نمائندہ حکومت سے مانگو اور مانگتے رہو اور مل جائے تو خوشی خوشی لے لو، جماعتی انتخاب کا ان کے در پہ بیٹھ کر وظیفہ پڑھتے رہو اور مان لیں تو بڑی خوشی سے لے لو مگر شریعت نہ ان سے مانگو اور دیدیں تو ناک بھوں چڑھا کر غیر معتبر سمجھو، کیسی عجیب و غریب منطق ہے۔

جناب والا! اس نعرے کا سرا جانتے ہو تاریخ نے کہاں ملایا ہوا ہے قل من کان عدوًّا لجبریل الخ کے شان نزول میں مفسرین نے لکھا ہے کہ یہود بروزن ہنود نے جنہیں قرآن مجید نے اشد عداوۃ للذین اٰمنوا فرمایا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر یہ وحی کونسا فرشتہ لایا کرتا ہے آپ نے حقیقت حال کے مطابق بتلایا کہ جبریل امین؟ کہنے لگے ادھو! یہ تو ہمارا دشمن ہے ہم آپ کی اس وحی کو ماننے سے بالکل معذور ہیں کیونکہ یہ ہمارا دشمن جبریل لا رہا ہے، میکائیل لاتا تو ضرور مان لیتے وہ بادو باراں کا فرشتہ ہے ہمارا معاشی نظام ان سے وابستہ ہے لیکن جبریل ہے تو پھر ہم سے ماننے کی امید نہ رکھیں ۔۔۔ سمجھے آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب من! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صاف اور واضح ہے کہ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن فھو احق بھا حیث وجدھا (او کما قال) حق کی بات مسلمان ہی کی گم شدہ چیز ہے جہاں سے ملے وہی اس کا حقدار ہے۔

.....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خواہش :۔ کیا ہی اچھا ہو کوئی صاحب خیر یا ادارۂ خیر ان گذارشات کو چھاپ کر کم از کم قومی اسمبلی، سینٹ کے ممبران، وزراء کرام اور متعلقہ حضرات تک پہنچا دے تاکہ اتمام حجت ہو، یا ع شاید اتر جائے کسی کے دل میں میری بات

معذرۃ الی ربکم و لعلھم یتقون

ع ہمیں بس است اگر در خانہ کس است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیتِ منصف

قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حیثیت کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

پہلی آیت فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فی ما شجر بینھم ۔ پ۵ ع ۶

ترجمہ از معارف القرآن :۔ سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں ہر اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے

دوسری آیت میں ہے :۔ وما کان لمؤمن و لا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرًا ان یکون لھم الخیرة من امرھم پ۲۲

ترجمہ :۔ کسی مومن مرد اور ــــ عورت کے لئے اللہ و رسول کے فیصلہ میں کوئی اختیار نہیں (کہ اس میں کوئی ترمیم کریں یا نہیں)

تیسری آیت فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

ترجمہ :۔ پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو رجوع کرو اللہ کی طرف اور رسول کی طرف اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر"

معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے باقی تمام اوصاف کمالیہ اور کمالات حمیدہ کے ساتھ ساتھ امت کے منصف اور جج بھی ہیں اور آپ ہی کے فیصلہ پر امت کے ہر فرد کو سر تسلیم خم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا فرضِ عین اسلام ہے۔

آپ کی عدالت احکام الٰہیہ کی پابند تھی

قرآن کریم کا ارشاد ہے:۔

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ پ ۵ ع ۱۲ ۔ بیشک ہم نے اتاری تیری طرف کتاب سچی کہ تو انصاف کرے لوگوں میں جو کچھ سمجھا دے تجھ کو اللہ (معارف القرآن)

بما اراک اللہ کی تعبیم میں وحی جلی کے ساتھ وحی خفی اور آپ کا اجتہاد بھی شامل فرمالیا گیا ـــــ معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عدالت احکام الٰہیہ کی پابند تھی

اس پابندی کے بغیر ہر فیصلہ ظلم اور ضلالت ہوگی، نہ کہ عدالت اور انصاف

پ ۶ رکوع ۱۱ میں ہے

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون

یعنی اگر کوئی مسلمان ہو کر اس پابندی کو ضروری بھی نہ سمجھے تو وہ کافر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا، ورنہ ظالم اور فاسق و فاجر ہے جس کی حکومت کی خیر نہیں، کیونکہ ظالم کی حکومت کو آخر کار تباہی کا سامنا ہی کرنا پڑتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی واضح ارشاد ہے من ترکہ من جبار قصمہ اللہ جس نے قرآن پاک کو سرکشی کر کے چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے گا۔ وقیل فی ھذا ؎

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہو کر
اور ہوئے ہم خوار تارک قرآں ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں کوئی کافر اگر یہ عدالتی پابندی نہیں کرتا تو اسے قدرت کی جانب سے یہ ڈھیل دی جا رہی ہے یہ اس لئے کہ ــــ حسبہم جہنم یصلونہا فبئس المصیر۔ دوزخ ان کی سزا بہت کافی ہے جس میں یہ داخل ہوں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ بخلاف مسلمان کے کہ ایمان کی وجہ سے اسے آخر دوزخ سے نکلنا ہے یعنی دوزخ میں سزا بھگتنے کے لئے چاہے چلا بھی جائے مگر دوزخ اس کا آخری ٹھکانا نہیں اس لئے کہ اسے خلافِ شرع قوانین چلانے کی سزا اس دنیا میں مل کے رہے گی

غیر شرعی عدالت میں فیصلہ لیجانا تقاضائے ایمان کے خلاف ہے

پ ۵ ع ۶ میں ہے ۔

الم تر الی الذین یزعمون انہم اٰمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبل یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ــ

یعنی ایسے لوگ بھی ہیں جو سمجھتے تو یہ ہیں کہ ہم اللہ کی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ فیصلہ طاغوت (خدا کی بہت زیادہ نافرمانی کرنے والے) کے پاس لیجاتے ہیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ (خدا اور رسولؐ کے بغیر دوسروں کے فیصلوں) کا انکار کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جج ہونے کی حیثیت سے بعض فیصلے

یہاں ہم بطور نمونہ کے آپ کے چند فیصلے بیان کریں گے تاکہ انگریز نے اپنی دو سو سالہ حکومت میں مسلمانوں کو جو زہر پلایا ہے کہ اسلام صرف عبادات اور اخلاق کا نام ہے دنیاوی معاملات میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے اور آج تک انگریز کے گماشتے بھی مسلمانوں کو یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا ہے ہیں کہ پاک ملک کی عدالتوں میں شریعت اسلامیہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کو نافذ کرنا نہ ملک کی خدمت ہے اور نہ اسلام کی اور کچھ مولوی نما چہرے بھی اپنے ساتھ ملا لئے ہیں کہ اصل مسئلہ جمہوریت کا ہے نہ کہ شریعت کا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون

یہ نمونہ دیکھ کر مسلمان سمجھ لیں کہ اسلام کا تعلق مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ سے ہے وہ زندگی کے کسی لمحہ میں بھی احکام خداوندی سے آزاد نہیں ہیں۔

آب پاشی مشکوٰۃ شریف باب احیاء الموات میں ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے ساتھ آب پاشی سے متعلق جھگڑا کیا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیرؓ! تم اپنی زمین کو پانی پلا لو پھر باقی پانی اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو چونکہ حضرت زبیرؓ کی زمین سر آب (سر دیہ) تھی اس لئے آپ نے یہ حکم فرمایا اور قیامت تک کے لئے اصول بتا دیا کہ سر دیہ کا حق پہلے ہے اور پائین (آب والے) پائینہ کا بعد میں۔

پھر پانی پڑوسی کے لئے چھوڑ دو فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ پانی کو ضائع (رائیگاں) نہ کرو دوسری حدیث میں اس کے متعلق بڑی سختی سے حکم دیا۔ چنانچہ اسی باب کی دوسری روایت ہے کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ مہربانی کی بات نہیں کریں گے اور نہ ہی شفقت کی نظر فرمادیں گے جن میں ایک شخص یہ ہے کہ جو بچا ہوا پانی (یعنی اپنی زمین کو سیراب کر کے) دوسرے سے روک لے اللہ تعالیٰ اس سے فرمادیں گے کہ آج میں تجھ سے اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل روکتا ہوں کیونکہ تم نے بچا ہوا پانی روک لیا تھا۔ معاذ اللہ افسوس ہے آج کل اکثر بڑے بڑے زمیندار اس کا خیال نہیں کرتے اور اپنے آپ کو قیامت کے دن فضل خداوندی سے محروم رکھنے میں لگے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت فرماویں۔

شفعہ شفعہ کا ایک مقدمہ عدالت نبوی میں پیش ہوا مشکوٰۃ شریف باب الشفعہ میں ہے تو فیصلہ فرمایا رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا گھر اور باغ (ہر کاشت کی زمین) میں شریک کے لئے اور فرمایا اگر شریک کو اطلاع نہیں دی اور اپنا حصہ بیچ دیا تو اس کا وہ شریک (اس کے لینے کا) زیادہ حق دار ہے۔

قرق مشکوٰۃ شریف باب الانظار والافلاس میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخی نوجوان تھے بہت قرض لیا کرتے تھے اس کے قرضدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں مقدمہ لے کر آئے تو آپ نے حضرت معاذ رض کا سارا مال بیچا، یا حضرت معاذ کو بیچنے کا حکم یا مشورہ دیا (ادا قرض کی دوسری صورت نہیں ہوگی تو اسی طرح ان کا قرضہ ادا کر دیا) حتیٰ کہ حضرت معاذ رض خالی ہاتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔

اتلاف مال کا ضمان مشکوٰۃ شریف باب الغصب میں ہے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اونٹنی کسی کے باغ میں گھسی اور اس کی کاشت کو خراب کر دیا۔ مقدمہ عدالت نبوت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا دن کو باغ کی حفاظت مالک باغ پر ہے اور رات کو جو مویشی کاشت وغیرہ کو نقصان پہنچائیں تو مالک مواشی پر ضمان آئے گا۔

حضانت مشکوٰۃ شریف باب الحضانت میں ہے ایک عورت جس کو خاوند نے طلاق دی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عدالت میں آئی اور کہا کہ خاوند نے مجھے طلاق دی اور میرا یہ بیٹا جس کے لئے میرا یہ پیٹ (ایک وقت تک) برتن رہا اور میرے پستان اس کے مشکیزے (جن سے وہ دودھ پیتا رہا) اور میری گود اس کی جائے حفاظت و پناہ، مجھ سے چھیننا چاہتا ہے اور آپؐ نے فیصلہ فرمایا کہ جب تک تو (بچے کے غیر محرم) کے ساتھ نکاح نہ کرے تو ہی اس کی حضانت کی حقدار ہے یعنی تیرے ہی پاس رہے گا۔ اس کا باپ اس کو تجھ سے چھین نہیں سکتا۔

خلع مشکوٰۃ شریف ہی میں ہے باب الخلع والطلاق میں کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے خاوند سے علیحدگی کا تقاضا کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تو وہ باغ جو مہر میں تو نے اس سے وصول کیا ہے واپس کر دے گی اس نے ہاں بھری جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت رضؓ سے فرمایا کہ اسے ایک طلاق دے دو اس سے معلوم ہوا کہ اگر بیوی کی جانب سے نشوز (زیادتی) ہو تو خاوند مہر کی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی صورت میں خاوند کے طلاق دینے سے ہی وہ آزاد ہو سکتی ہے، حاکم کو خاوند کی جانب سے ایسی صورت میں طلاق دینے کا اختیار نہیں ہے ورنہ حضور پاک خود تنسیخ فرما دیتے، اور اس کے خاوند ثابت بن قیسؓ سے یہ نہ فرماتے کہ اس کو طلاق دے دے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی صورت میں بھی طیش میں آکر تین طلاق نہیں دینی چاہئے کہ بوقت پشیمانی افسوس ہو اور بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح کی گنجائش نہ رہے

افسوس کہ بعض مبتدعین زمانہ نے اس روایت کو دیکھ کر یہ لکھ دیا ہے کہ اگر بیوی خلع کرنے کی درخواست کرے تو عدالت کو کوئی وجہ دریافت کئے بغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نکاح فسخ کر دے اور بدل خلع دلا دے اور دین سے بے خبر افسران اسی وجہ سے ہر خلع کی طالبہ کی درخواست پر بلا سوچے سمجھے خلع کا نام دے کر تنسیخ نکاح کا آرڈر لکھ دیتے ہیں اور یہ عورت حکومت کے تعاون سے دوسری جگہ نکاح کرا کے یہ سمجھتی ہے کہ سب اچھا ہے حالانکہ ایسی صورت میں عمر بھر یہ جوڑا حرام کاری میں مبتلا رہتا ہے افسر متعلقہ کے کھاتہ میں بھی یہ عذاب جمع ہوتا رہتا ہے اور اس بے علم مجتہد کے عذاب میں بھی اضافہ پر اضافہ ہو رہا ہے جس نے اپنی بے علمی کے باوجود یہ فتویٰ دیدیا کہ اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ خلع کی طالبہ کی درخواست پر کسی تفتیش کے بغیر تنسیخ کی جا سکتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

بلاشبہ اس واقعہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عورت سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں سمجھی لیکن اس روایت میں یہ کہاں لکھا ہے کہ آپ نے اس کے نکاح کو فسخ کر دیا یا فسخ کا حکم دیدیا ــ آپ نے تو حالات کا جائزہ لے کر خاوند کو فرمایا کہ اسے طلاق دیدو، اس سے تو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ آپ نے اسے حکم دیا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ مشورہ دیا۔ کیونکہ جب طبیعتوں میں موافقت نہیں ہے تو ادا حقوق میں کوتاہی ہوتی ہے گی اگر ثابت بن قیس رضؓ اس مشورہ کے مطابق عمل نہ فرماتے اور حضورؐ از خود تنسیخ فرما دیتے تو اس روایت سے یہ حکم نکالا جا سکتا تھا مگر روایت میں تو صاف الفاظ سے فرمایا گیا ہے کہ تو اسے طلاق دیدے

حضرت بریرہ رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مشورہ دیا کہ مغیث کے پاس رہ جاؤ اور انہوں نے یہ مشورہ قبول نہیں کیا تو کیا حضورؐ نے زبردستی بریرہؓ کو مغیث کے پاس لوٹا دیا ــ؟

بہر حال بدقسمت مفتی نے تو محققین اسلام کی رائے سے فائدہ نہیں اٹھایا اب افسران متعلقہ کو آنکھیں بند کر کے ایسے غلط فتویٰ پر عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اکر اپنی عاقبت خراب نہیں کرنی چاہئے سے
ابھی سے سوچ لو ورنہ حشر کے دن
مرے سوال کا تم سے جواب ہو کہ نہ ہو

میراث

مشکوٰۃ باب الفرائض میں ہے کہ حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہم کی بیوی اپنی دو لڑکیاں لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حضرت یہ سعد بن الربیع کی لڑکیاں ہیں ان کا والد اُحد میں آپ کے ساتھ شریک ہو کر شہید ہو چکا ہے ان کے چچا نے اپنے بھائی کا سارا ترکہ لے لیا ہے حالانکہ ان کے نکاح وغیرہ کے لئے مال کی ضرورت پڑے گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے بارہ میں کوئی فیصلہ بھیج دیں گے چنانچہ آیت میراث نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو کہلا بھیجا کہ سعدؓ کی لڑکیوں کو سعد کے ترکہ میں سے دو ثلث دے دو، ان کی ماں یعنی حضرت سعدؓ کی بیوہ کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچے وہ تیرا۔

ایضاً ـــــ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ اشیم ضبابیؓ کو کسی نے خطأً قتل کر دیا تھا حکم شریعت کے مطابق قاتل سے دیت حاصل کی گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک ابن ابی سفیانؓ کو لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوہ کو اس کی دیت میں سے آٹھواں حصہ دے دو،

لعان میں واپسی مہر

مشکوٰۃ شریف باب اللعان میں ہے کہ متلاعنین میں سے جب دونوں نے پانچ پانچ قسمیں کھالیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے درمیان تفریق فرما دی خاوند نے مہر کا مطالبہ کیا تو آپؐ نے فرمایا اگر تو نے سچا دعویٰ کیا ہے تو مہر اس کے عوض اس کو ملا کہ تو نے اس سے جو قربت وغیرہ کا جو فائدہ اٹھایا ہے اور اگر تیرا دعویٰ جھوٹا تھا تو مہر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپسی کیسی ؟

نسب ! مشکوٰۃ شریف باب اللعان ہی میں ہے کہ ایک بچے کے متعلق دو شخصوں نے دعویٰ کیا ایک نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے بھائی کی باندی کا بیٹا ہے جو اسی کے فراش پر پیدا ہوا ہے دوسرے نے کہا میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ میرے نطفہ سے ہے یعنی اس بچہ کی ماں نہ اس کی باندی تھی اور نہ ہی اس کی منکوحہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔ ولد صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں اس کا دعویٰ غلط ہے

اثبات دعویٰ اثبات دعویٰ کے لئے آپ نے اس اصول کا اعلان فرمادیا کہ مدعی کے ذمہ گواہ ہیں اور مدعا علیہ پر حلف اور قسم ہے یعنی اگر مدعی گواہ نہ لاسکے ـــــ اس روایت کے تواتر تک کا دعویٰ کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ گواہوں کا غیر مجروح اور غیر متہم ہونا ضروری ہے چنانچہ فرمایا کہ والد کی گواہی اولاد کے لئے اور اولاد کی والد کے لئے صحیح نہیں یعنی اس سے دعویٰ کا ثبوت نہیں ہو سکتا ـــ ہدایہ فتح القدیر وغیرہ

ان مثالوں کو پیش کرنے کا مقصد واحد یہی ہے کہ جس طرح ایک مسلمان اس کا پابند ہے کہ وہ عبادات، اخلاق اور نکاح و طلاق اور اپنے تمام معاشرتی امور میں اسلامی احکام پر عمل پیرا ہے اور اگر اس کی عبادت یا اخلاق یا معاشرتی زندگی اسلامی احکام کے خلاف رہی تو وہ عنداللہ نامقبول ہوگی، وہ نماز، نماز نہیں جو اسلامی احکام کے مطابق نہ ہو وہ نکاح، نکاح نہیں جو قرآن و حدیث کے مطابق نہ ہو اسی طرح وہ تمام عدالتی فیصلے مردود اور کسی مسلمان کے نزدیک نافذ نہیں ہوں گے جو قرآن و سنت کے مطابق نہیں ہوں۔ اور جس طرح اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ پر عمل کرنا اور جسے اقتدار حاصل ہو اسے اپنے دائرہ حکومت تک پر عمل کرانا فرض ہے اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالتی امور میں قرآن وسنت کے مطابق فیصلے لینا، فیصلے کرنا اور اس کے نفاذ کے لئے سرتوڑ کوشش کرنا بھی ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے اس میں سستی اور غفلت اللہ کے نزدیک ناقابل معافی جرم ہے۔

یعنی جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام صلوٰۃ تھے اور جس طرح آپ مسلمانوں کے مذہبی اور روحانی پیشوا تھے اور جس طرح آپ معلم اخلاق اور مزکی قلوب تھے بالکل اسی طرح آپ افواج کے سربراہ اور عدلیہ کے حاکم اعلیٰ اور انتظامیہ کے افسر بالا تھے آپ نے ان تمام شعبوں میں امت کی نہ صرف راہنمائی فرمائی بلکہ امت کے ایک ایک فرد کو انہی اسلامی قواعد وضوابط اور مذہبی اصول کا سختی سے پابند بھی ٹھہرایا، کسی ایک شعبہ میں اسلام کی پابندی کو ضروری سمجھنا اور دوسرے شعبوں میں اسلام سے آزاد رہنے کو جائز سمجھنا اسلام کو ناقص سمجھ لینا ہے جو یقیناً کفر ہے

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضؓ کو یمن کا والی اور قاضی بنایا تو سب سے پہلا سوال ان سے یہ فرمایا کہ بم تقضی یامعاذ؟ معاذ اپنی ذمہ داریاں سنبھال لینے کے بعد تبلائ مقدمات کا فیصلہ کس قانون کے ماتحت کرو گے انہوں نے عرض کیا بکتاب اللہ ــــ اللہ کی کتاب کو دیکھ کر فرمایا اگر اللہ کی کتاب میں حادثہ کا حکم تجھے نہ ملے تو انہوں نے عرض کیا بسنۃ رسول اللہ ؐ آپ کے طریقہ کے مطابق، فرمایا ــــ اگر میری سنت میں بھی مقدمہ کے بارہ میں کوئی صریح فیصلہ نہ پاسکو تو کیا کرو گے؟ عرض کیا پھر پوری کوشش کر کے اجتہاد کروں گا۔ حضورؐ نے خوش ہو کر فرمایا الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے رسول (والی اور قاضی) کو ایسی بات کی توفیق بخشی جس سے میں اللہ کا رسول خوش ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الحدیث

اس حدیث سے درج ذیل فوائد معلوم ہوئے۔

فائدہ نمبر۱، مسلمان جج اپنا فیصلہ دینے میں قرآن وسنت کا پابند ہے
فائدہ نمبر۲، اگر قرآن وسنت میں اسے دائر شدہ مقدمہ میں صریح حکم نہ ملے تو پھر اسے اجتہاد، قرآن وسنت کے اشارات سے حکم مستنبط کرنے کا حق ہے۔

فائدہ نمبر۳، مسلمان جج کا قرآن وسنت سے پورا واقف ہونا ضروری ہے تاکہ قرآن وسنت میں صریح حکم کے ہوتے ہوئے اجتہاد نہ کرنے بیٹھ جائے
فائدہ نمبر۴، قرآن وسنت کے اشارات سے حکم نکالنے استنباط اور اجتہاد کرنے کی اہلیت رکھتا ہو تاکہ غلط اجتہاد نہ کرے۔

ضروری تنبیہ

اگر خود اس کا اہل نہیں ہے تو امت کے مسلمہ مجتہدین کے استنباطات کو پیش نظر رکھے۔
جس طرح کہ نچلے درجہ کے ججز اور مجسٹریٹ صاحبان کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے، اگر ان کے نظائر کو نظر انداز کر کے اپنے فیصلے ٹھونستا رہے گا تو بہت جلد اسے نالائق قرار دے کر اس عہدہ سے علیحدہ کر دیا جاتے گا، قرونِ خیر کے مجتہدین اسلامی ہائی کورٹ اور اسلامی سپریم کورٹ کے ججز ہیں انہیں کے نظائر کی پابندی پر آج ملتِ اسلامیہ پاکستانیہ کا اتفاق ہو چکا ہے۔

شریعت بل

اور یہی مطالبہ شریعت بل کے عنوان سے ایک سال سے زائد عرصہ سے ملک کے طول وعرض میں دہرایا جا رہا ہے جس طرح حق کے اس مطالبہ کی حمایت میں ہر مسلک دیوبندی، بریلی، اور اہل حدیث علماء اور تمام مذہبی جماعتیں سوادِ اعظم اہل سنت، تنظیم اہل سنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدام اہل سنت، جماعت اہل حدیث، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، شریعت گروپ، نظام مصطفےٰ گروپ متحد اور متفق ہو چکے ہیں۔ افسوس کہ با اقتدار اور محروم الاقتدار دونوں حضرات کے دین سے بیزار لیڈر اور قائدین اس کی مخالفت پر متحد ہو رہے ہیں، شریعت بل کی مخالفت حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا تعجب ہے کہ نقطۂ اتحاد بن چکا ہے۔

جس طرح عامۃ المسلمین اور جمہور علماء اسلام نفاذ شریعت کے لئے بیقرار ہیں ان سیاسین متبعین نبض بے پردہ خواتین کی نیندیں اس کی مخالفت میں حرام ہو رہی ہیں ؎

بلبل بباغ چند بہ ویرانہ می رود

ان میں سب سے زیادہ بدترین کردار ان مولوی نما چہروں کا ہے جو شکل و زبان سے اسلام کے خواہاں اور اندر نفاذ اسلام و شریعت سے ہراساں ہیں بقول حضرت مولانا ہزارویؒ کے یہ لوگ ہزار مرغی ہیں کہ کڑکڑ ادھر مولویوں میں بیٹھ کر کرتے ہیں اور انڈے اُدھر سیکولرازم، سوشل ازم، بھٹوازم اور بے نظیر باپ کی بے نظیر بیٹی کے پاس دیتے ہیں۔

سب سے بڑا فریب عوام کو سب سے بڑا فریب وہ یہ دے رہے ہیں کہ جی ہم موجودہ حکومت کو تسلیم ہی نہیں کرتے پھر ان سے شریعت کیوں مانگیں یہ لوگ شریعت کا نام لے کر درحقیقت ہم سے حکومت تسلیم کروانا چاہتے ہیں ـــــ احباب کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان لوگوں کے اس فریب اور دھوکہ کا پردہ اس طرح آسانی سے چاک کیا جا سکتا ہے کہ استاذ العرب والعجم شیخ الہند والحجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد المدنی رحمۃ اللہ علیہ کیا انگریز کافر جا برادر ظالم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حکومت کو تسلیم فرماتے تھے، کیا وہ انگریزوں کو نکالنے اور ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر جہاد نہیں کر رہے تھے، اس کے باوجود جابر انگریز کے ماتحت جو اسمبلیاں چل رہی تھیں انہیں سے قاضی بل، خلع بل کا مطالبہ بھی کر رہے تھے اور جب اس وقت کی مسلم لیگ نے اس کی مخالفت کی تو اس کو ان کے سیاہ کارناموں میں پیش فرمایا۔ (پڑھو حضرت شیخ الاسلام کے بیانات)

اور کیا اسی انگریز کی جابر و ظالم اور کافر حکومت کے ساتھ پُرزور مخالفت کے باوجود میراث قانون شریعت بل کے نام سے سرحد اسمبلی سے نافذ نہیں کرایا۔ اور کیا اسی نا تسلیم کردہ حکومت سے لکھنؤ میں مدح صحابہؓ کے لئے تحریک نہیں چلائی اور اس میں کامیابی حاصل نہیں فرمائی۔

دراصل انہیں حکومت سے اختلاف نہیں، شریعت سے ڈر رہے ہیں کہ یہ نافذ ہوئی تو ہوسِ اقتدار کے راستے بند ہو جائیں گے

امریکی ایجنٹ کہتے ہیں کہ ہم اس لئے شریعت بل کی مخالفت کر رہے ہیں کہ یہ امریکی ایجنٹوں نے پیش کیا ہے بہت ٹھیک ہے روسی ایجنٹ یقیناً اسے برداشت نہیں کر سکیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ موجودہ حکومت کے وزراء کرام جو بقول تمہارے امریکہ کی گود میں بیٹھے ہیں وہ کیوں اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شریعت بل دو دھاری تلوار ہے جو ایک طرف سے امریکی ایجنٹوں کو چبھ رہی ہے اور دوسری طرف روسی ایجنٹوں کا پیٹ پھاڑ رہی ہے۔

اللّٰھُمَّ فلا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین
و نجنا برحمتک من القوم الکافرین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من آنچہ شرط بلاغست باتو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین ۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد خاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸۶

یہ مضمون الخیر ملتان کے امام اعظمؒ کے نمبر کے لئے لکھا گیا ہے امید ہے عنقریب اور گلدستہ مضامین چھپنے سے پہلے اس میں آجائے گا۔
نفاذ فقہ حنفی کی ضرورت اور احناف کی ذمہ داری کو اس میں واضح کیا گیا ہے۔ (واللہ الموفق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احناف کی ذمہ داری شریعت اسلامیہ کی تنفیذ

بعد الحمد والصلوٰۃ ــــ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عالمگیر شخصیت آسمان رفعت کا وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے جسے اب کسی تعارف کی ضرورت نہیں رہی ؎

حاجت مشاطہ نیست روی دل آرام را

دنیا کے کسی حصہ میں بڑے سے بڑے فقیہہ کا نام لیں تو اسے آپ الامام کے عیال ہی کا کوئی فرد پائیں گے، یہ فقیہہ وقت امام شافعی ہی کی شہادت تو ہے کہ ؎

بان الناس فی الفقہ عیالٌ علی الفقہ الامام ابی حنیفہؒ

یعنی دنیا بھر کے فقیہہ فقہ میں امام ابو حنیفہ ہی کا عیال ہے اور آپ ہی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرپرست ہیں، بڑے سے بڑے محدث حتی کہ سلطان المحدثین امام بخاریؒ جیسے عظیم محدث کو تلاش کرنے لگیں تو انہیں بھی با ایں ہمہ محدثانہ عظمت اور فقیہانہ و مجاہدانہ سطوت الامامؒ ہی کے شاگردوں کے باوقار صفوف میں کھڑا پائیں گے۔ کیا اس تاریخی حقیقت کو کوئی جھٹلا سکتا ہے کہ امام وکیعؒ امام شافعیؒ کے استاد مکرم اور مکی بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ امام بخاریؒ کے استاذ حدیث الامامؒ ہی کے شاگرد ان رشید میں سے ہیں کیا اس کے معنی یہی نہیں ہیں کہ امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ امام اعظمؒ کے نہ صرف شاگرد بلکہ شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ فیاللعظمت

گویا یہ حضرات بزبان حال معترف ہیں کہ ؎

شاہا من ار بعرش رسانم سریر فضل ۔ محتاج ایں جنابم و مسکین ایں درم

چند ناسمجھوں کی یا وہ گوئی اور بعض بے علموں کے اعتراضات تو آپ کے کمال ہی کی شہادت ہے، کیا آپ نے یہ نہیں سنا کہ

واذا انتک مذمتی من ناقص

فھی الشھادۃ لی بانی کامل

جب کسی ناقص سے میری مذمت سنو تو سمجھ لو کہ یہی میرے کمال کی شہادت ہے۔ بلا مبالغہ الامامؒ کی فقہاء و محدثین اور اولیاء اللہ میں مقبولیت عامہ کی شان یہ ہے کہ ؎

کریم اذا امدحہ امدحہ والوریٰ معی

واذا مالمتہ لمتہ وحدی

میرے ممدوح ایسے کریم ہیں کہ جب میں ان کی تعریف کرتا ہوں تو ساری دنیا میرے ساتھ ہو جاتی ہے (سب ان کی تعریف کرنے لگتے ہیں) اور جب میں انہیں ملامت کرنے لگوں (اور عاشقانہ شکوے شروع کر دیتا ہوں) تو اکیلے ہی رہ جاتا ہوں کوئی بھی میری تائید نہیں کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کی ضرورت

اس لئے آج ضرورت حضرت الامام رح کے کمالات علمیہ اور درجات روحانیہ کے اجاگر کرنے کی نہیں ضرورت یہ ہے ۔ اور یہ قومی ملی اور ملکی دینی اسلامی اور مذہبی ضرورت ہے کہ الامام رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیقات کو جامہ عمل پہنایا جائے ملکی عدالتوں کو شرعی عدالتوں میں تبدیل کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے احناف ہی کی ذمہ داری ہے ۔

اس دعویٰ کی دلیل

اور یہ اس لئے کہ اگر یہ صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے کہ ملکی حدود کے تحفظ کی واحد ذمہ داری نہتے شہریوں پر نہیں بلکہ مسلح افواج پر عائد ہوتی ہے ۔ کسی ملک پر دشمن کی یلغار اور اس پر غاصبانہ قبضہ کر لینے سے نہتے عوام کی نہیں بلکہ افواج کی ہی ناک کٹتی ہے قرآن مجید نے وَمن یولھم یومئذٍ دُبُرَہٗ ..... فقد باءَ بغضب من اللہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے والوں کو غضب خداوندی کی وعید حسب تصریحات فقہاء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انہیں کو سنائی ہے جو ہتھیار سے مسلح ہوں ۔ ملاحظہ ہو شامی میں ہے ، وشرط لوجوبہ القدرۃ علی السلاح وجوب جہاد کیلئے قدرت علی السلاح ضروری ہے ۔ تو ملکی عدالتوں سے غیر اسلامی قوانین کو ختم کرانا اور ملک کو کافرانہ قوانین کی نجاست سے پاک کرانا بھی یقیناً انہیں شہریوں کا دینی مذہبی عقلی اور نقلی فریضہ ہے جو اس تطہیر پر قادر ہیں اور جو اس نجاست کو دور کرنے کے ہتھیار سے مسلح ہیں ۔

وضاحت

کہنا یہ چاہتا ہوں کہ جمہوریت پرستی کے اس دور میں ظاہر ہے کہ سب سے بڑے کامیاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کارگر ہتھیار کا نام اکثریت ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ملک کے غالب ترین اکثریت حنفیہ ہی کی ہے یہاں کے آزاد دینی مدارس جو ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں اور جس پر قوم کا لاکھوں سے گذر کر شاید کروڑوں تک روپیہ لگ رہا ہے ان میں شروط الصلوٰۃ اور خلاصہ کیدانی سے لے کر قدوری ۔ کنز ۔ شرح وقایہ ۔ نور الایضاح ۔ ہدایہ وغیرہ وغیرہ سبھی حنفی مذہب کی کتابیں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں ہزاروں فتوے جو روزانہ ملک کے مشہور مفتیان کرام جاری کر رہے ہیں حنفی مذہب کے مطابق اور حنفی کتب فتاویٰ شامی ۔ عالمگیری ۔ المجلہ ۔ بحر بدائع وغیرہ کے حوالوں سے جاری ہو رہے ہیں اور ملک کے نوے فیصد اکثریت سے زیادہ مسلمان انہی پر بخوشی عمل پیرا ہیں ۔

اور جب یہ ناقابل انکار حقیقت ہے تو پھر یہ ظاہر ہے کہ اکثریت کی تلوار لے کر ملکی عدالتوں سے کفریہ قوانین کا اخراج بھی صرف اور صرف حنفیہ ہی کی ذمہ داری ہے ۔

شافعی ۔ مالکی ۔ حنبلی ۔ اور سلفی حضرات یہ کہہ کر عذاب خداوندی سے جان بچا سکتے ہیں کہ یا اللہ کنّا مستضعفین فی الارض ہم اس سرزمین پاک میں اس ہتھیار سے خالی تھے جو ہمارے دور میں استعمال ہو رہا تھا اور اس لئے ہم معذور تھے ۔

تمہارا کیا جواب ہوگا

لیکن اے احناف کل روز قیامت تم سے اگر یہ پوچھا گیا کہ حنفی مذہب کے پرچار اس کی تعلیم و تدریس اور اس کو اقرب الی السنۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والقرآن ثابت کرنے پر تم جو قوم کا لاکھوں روپیہ ماہانہ خرچ کرتے رہے کیا صرف اس لئے کہ اپنا ذہنی شوق پورا ہوتا رہے سٹیج پر اور مسند درس میں تو تم بڑے بڑے دعاوی لے کر فقہ حنفی کے مخالفین سے برسر پیکار تھے چیلنج پر چیلنج کرتے رہے لیکن تمہارے عدالتوں میں حنفی مذہب کی جو مٹی پلید ہوتی رہی ہے اس پر تمہیں کیوں طیش نہ آیا تمہارے ہوتے ہوتے ملکی عدالتوں پر غیر اسلامی اور قرآن و سنت کے صریح خلاف احکامات کا غاصبانہ قبضہ کیوں باقی رہا۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے اکثریت کی تلوار سے مسلح کر دیا تھا تمہارے پاس اس کا نعم البدل موجود تھا تمہاری کتابیں مدون تھیں ان کے انگریزی اور اردو تراجم موجود تھے ایک ہی دن میں پورے ملک میں اسلامی اور شرعی انقلاب تمہاری انتظار کر رہا تھا لیکن تم نے انگڑائی نہ لی اور کفر و باطل اور ظلم کو پنپنے دیا بتاؤ اس کا کیا جواب ہوگا۔

خواب غفلت

شاید احناف کرام کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ ملکی عدالتوں میں کیا ہو رہا ہے بطور نمونہ عرض خدمت ہے کہ فیملی عدالت کے ایک فیصلہ میں جج صاحب کہتے ہیں یہ فیصلہ ($\frac{6}{85}$ ۱۶ کو ہوا ہے)

ایک سال تک خرچہ کا نہ دینا اور حق مہر کا ادا نہ کرنا کوئی دلیل برائے طلاق نہیں ہے صرف ایک وجہ جو کہ میرے سامنے ہے وہ یہ کہ مدعی علیہ نے دوسری شادی کی ہے۔ چونکہ مدعی علیہ نے مان لیا ہے کہ اس نے دوسری شادی بغیر رضامندی مدعیہ کے کی ہے۔ مزید براں اس نے چیئرمین یونین کونسل سے اجازت نہیں لی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے وجوہات کو چھوڑ کر مدعیہ کو دوسری شادی کرنے کے طلاق لینے کا حق حاصل ہے فیصلہ مثبت میں کیا جاتا ہے

اَیُّھَا الْاَحْنَافُ وَیَا اَتْبَاعُ الْاَسْلَافُ

احناف فرمائیں کہ کیا اب یہ مدعیہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اگر نہیں تو پڑھنے پڑھانے سوا تم نے اس حرام کاری کو ختم کرانے کے لیئے کیا کیا ہے اس کو عرصہ محشر سمجھو احکم الحاکمین کو سوال کرنے والا اور اپنے آپ کو جوابدہ تصوّر کرتے ہوئے سوچو کہ ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہوگا ۔ سھل اللّٰہ علینا کل صعب بحرمت سید الابرار صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ۔

اور اے اسلاف کا نام لینے والو اور سلفی کہلانے پر فخر کرنے والو تبلاؤ حنفیہ کی مخالف کر کے تم کس قانون کو باقی رکھنے کا ذریعہ بن رہے ہو تمہاری غوغا ارائی سے حنفی فقہ تو رک سکتی ہے مگر اس کی جگہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کی نہیں بلکہ ماڈرن فقہ ہی قائم رہے گی جس کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمالیا ۔

فھل من مرجل مرشید ـــــ ایک دوسرا نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیے یہ فیصلہ ۸۴ ۔ ۳ ۔ ۲۶ کا ہے اس میں لکھا ہے جہاں تک زہر کا تعلق ہے یہ تنسیخ نکاح کے لئے وجہ نہیں ہے مدعیہ کا ظالمانہ سلوک بھی ایک وجہ برائے تنسیخ نکاح کی دعویدار ہے لیکن مثل مقدمہ پر کوئی قابل اعتبار شہادت موجود نہیں ہے (پس اس تبھی یہ ناکام رہی ہے بمعناہ) چونکہ مدعی علیہ عرصہ زائد از دو سال سے مدعیہ کو زرگذارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے سے قاصر رہا ہے اور دوسری شادی کی ہے لہذا ہم یہ قرار دیتے ہیں کہ مسماۃ ..... تنسیخ نکاح خود کی ڈگری برخلاف مدعی علیہ حاصل کرنے کی مستحق ہے ان وجوہات کی بنا پر اس تنسیخ کا فیصلہ اثبات میں کیا جاتا ہے۔

واضح رہے یہ ثابت کرنے کی مثل پر کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ مدعی علیہ خاوند نے جو زائد از عرصہ دو سال نہ رگذارہ نہیں دیا اس میں نشوز کس کی طرف سے ہے بلکہ یہ مان لیا گیا ہے کہ اس عرصہ میں مدعیہ باپ کے گھر رہی اور خاوند کے بار بار کوشش کے باوجود مدعیہ کا باپ اس کو خاوند کے گھر پہنچنے پر رضامند نہیں ہوا۔

احناف اور مدعیان اتباع اسلاف سے پھر وہی کچھ سوچنے کی مؤدبانہ درخواست ہے جو پہلے عرض کر چکا ہوں ستم بر ستم یہ کہ ایک مولوی صاحب نے جب اس خلاف شرع فیصلہ کے خلاف آواز اٹھائی اور اس عورت کا دوسری جگہ نکاح کرنے پر اعتراض کیا تو اس مولوی صاحب پر توہین عدالت کا مقدمہ چلایا گیا سبحان اللہ توہین شریعت کے خلاف کرنے کی تو پوری آزادی ہے مگر ان کی مصنوعی عدالت جو درحقیقت ضلالت ہے کے خلاف آواز اٹھانی جرم ہے

ہے مملکت پاک میں اک طرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس مسلمان ہے آزاد

ایک تیسرا نمونہ بھی ملاحظہ فرما لیجئے ۔ یہ فیصلہ ۸۵-۷-۲۷ کو ہوا ہے اس میں عدالت نے مدعیہ کے دعوی زدوکوب کو تین گواہوں سے ثابت دکھایا ہے خود مدعیہ کی شہادت اس کے والد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شہادت اور مدعیہ کی والدہ کی شہادت ۔ فرمائیے

فرمائیے ان حالات میں پاکستان کے ان مسلمان شہریوں کا جو اپنے آپ کو احناف کہتے ہیں اور اکثریت کی تلوار ہاتھ میں رکھتے ہیں دینی اسلامی اور مذہبی فریضہ کیا ہے ۔ بینوا وتوجروا ۔

کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علی انفسکم

موانع اور رکاوٹیں

بلاشبہ اس جہاد میں رکاوٹیں اور موانع پیش آوینگی اور ضرور آویں گی مگر ان کو دور کرنا آخر کس کا فریضہ ہے کیا مجاہدین افغانستان کے سامنے کوئی رکاوٹیں نہیں ہیں کیا ملک کو جابر اور ظالم انگریز سے پاک کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی ۔ کیا ان موانعات کا مقابلہ کرنا ہمارے فرائض میں داخل نہیں ہے ۔

گستاخی معاف یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھو اجتبکم اکثریت کی تلوار دیکر قدرت نے اے احناف آپ ہی کا اس جہاد کے لئے اجتباء فرمایا ہے وفقنا اللہ وایاکم لما یحبہ ویرضاہ ۔

سلفی حضرات کا اعتراف

سینٹ میں علماء کے پیش کردہ شریعت بل نے ملک میں جو بیداری پیدا کر دی ہے اس کا ایک تسلی بخش پہلو یہ بھی ہے کہ سلفی حضرات نے اپنی طرف سے ایک شائع کردہ پمفلٹ میں صاف لفظوں میں یہ اعلان کیا ہے کہ ہم جو کتاب وسنت کو شریعت کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم شریعت بل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ کے منکر ہو جاتے ہیں یا فقہاء امت کے اجتہادات اور قیاسات سے لاتعلق ہو جاتے ہیں یہ اہلحدیث پر سراسر الزام پمفلٹ شائع کردہ دار العلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور ۲ ۔ مقام مسرت ہے ان حضرات نے فقہ کی ضرورت کو تسلیم فرمالیا ہے یہی ہم کہتے ہیں اور یہی ہم چاہتے ہیں ۔

قرآن وسنت کے عملی نفاذ کیلئے کسی نہ کسی فقہ کی ضرورت ہے ورنہ صرف قرآن وسنت کے نام سے قوانین کا نفاذ ہونے کے باوجود مقدمات معطل رہینگے ۔

تفصیل وتشریح کے لئے پڑھیئے ہمارا مضمون "فقہ حنفی کا اصلی ہدف" (شائع کردہ ۱۔ الخیر ملتان بابت محرم الحرام ۱۴۰۷ھ)

غلط لیکن اور کھوکھلا استثناء

ان حضرات نے اس پمفلٹ میں ضرورت فقہ کو تسلیم کر لینے کے بعد کہا ہے کہ لیکن ان میں سے ہم (یعنی اہلحدیث) نہ کسی ایک کی تقلید کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی آراء کو مستقل شریعت جانتے ہیں ۔

مستقل شریعت نہ جاننے میں ہمیں ان سے کوئی ابھی اختلاف نہیں ہم مقلدین بھی ان کی آراء کو مستقل شریعت ماننے کے ہرگز قائل نہیں ہیں ہم نے بالکل نہ حنفی شریعت کی اصطلاح استعمال کی ہے اور نہ ہی ایسی اصطلاح استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فقہ حنفی ہی کہتے رہے ہیں اور یہی کہے رہے ہیں شریعت بل میں اگر اسے شریعت کے نام سے یاد کیا گیا ہے تو بالکل اس طرح جس طرح کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کو فرمایا تھا وَکَیْفَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ عَلَیْہِ فِی الْقُرْآنِ اَوْکَمَا قَالَ ۔ اور جب اس نے کہا کہ قرآن پاک میں تو کہیں واشمہ اور مستوشمہ پر لعنت نہیں کی گئی تو آپ نے فرمایا لو قرأتیہ لوجدتیہ اگر تو نے قرآن (سمجھ کر) پڑھا ہوتا تو اس میں تمہیں ضرور واشمہ اور مستوشمہ پر لعنت کی آیت مل جاتی ۔ اور وضاحت میں فرمایا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۔ اور پھر فرمایا کہ وَقَدْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ دیکھا آپ نے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کو قرآن بالمعنی الاعم کہدیا تو اگر شریعت بل کے مصنفین نے احکام مستنبطہ من الشریعۃ کو شریعت کہدیا تو کونسا آسمان گر پڑا ۔

بہر حال یہ ایک اصطلاح ہے ولا مشاحۃ فی الاصطلاح اس بحث کو طول دینے کی ضرورت نہیں اتنا عرض کرتا ہوں کہ آپ کی یہ کوشش اگر کامیاب ہو جاتی ہے کہ اس کو کسی بھی معنی میں شریعت نہیں کہا جا سکتا تو اس کا یہ فائدہ تو ضرور نکلے گا کہ مخالفین شریعت بل اسے مودودیت اور نجدیت کے طعنہ دینے میں زیادہ جری ہو جاویں گے شریعت بل کے نفاذ میں ایک رکاوٹ کا اضافہ اضافہ ہو جاویگا اور قرآن وسنت کے نفاذ کا مطالبہ شرمندہ تعبیر ہونے میں چالیس سال مزید انتظار کرنی پڑے گی واللہ اعلم ۔ دعا ہے کہ دین چاہنے والوں کو اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرماویں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؎ اوروں پہ معترض تھے لیکن جو آنکھ کھولی
اپنے ہی دل کو ہم نے گنجینہ عیوب پایا

حالانکہ جب اس میں خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کے تعامل اور ائمہ و فقہاء اسلام کی تشریح کی پابندی کو ضروری کہا گیا ہے تو صحابہ کرام کو معیار حق نہ سمجھنے والے مودودیوں اور اور تقلید ائمہ کو شرک سمجھنے والے نجدیوں کا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا۔

لیکن جو لوگ پر کا کبوتر بنانے کی مہارت رکھتے ہیں اور جو بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست قبیم کے لوگ ہیں انہیں تو تہمت اور افتراء کیلئے ایک بہانہ چاہیئے۔

ایک کی تقلید نہ کرنا

رہی یہ بات کہ ہم اہلحدیث کسی ایک کی تقلید نہیں کرتے۔ سو اس وقت تقلید شخصی اور مطلق تقلید کی بحث نہیں معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ان حضرات کو یہ خیال ہی نہیں آیا کہ ہم کسی مسند درس یا اہلحدیث کی کسی جامع مسجد میں تقلید شخصی پہ مناظرہ سکھلا رہے ہیں یا عملاً قرآن وسنت کے نفاذ کے لئے میدان جہاد میں اترے ہوئے ہیں اور اس ملک کے عدالتوں سے غیر شرعی قوانین کو ملک بدر کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں خدائے رحیم وکریم وہ وقت لائے کہ جابر وظالم انگریز کے ورثہ میں ملے ہوئے موجودہ قوانین کا خاتمہ ہو اور اس کی جگہ قرآن وسنت کے قوانین کا نفاذ ہو اور جبکہ آپ مانتے ہیں کہ اس کے نفاذ کے لئے کسی نہ کسی فقہ سے استفادہ کیا جائیگا کیونکہ قرآن وسنت کی تصریحات میں تمام جزئیات کی تفصیلات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود نہیں ہیں۔

(فان صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ بن جبل رض فان لم تجدہ فی کتاب اللہ اور فان لم تجدہ فی سنتی الخ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم) تو اب تدوین فقہ کے مشکلات اس وقت آپ کو معلوم ہونگی جب آپ ججز صاحبان کو جن کی اوّل سے آخر تک انگریزی ماحول میں تربیت ہو چکی ہے یہ اختیار دینگے کہ آپ کو تقلید شخصی کی ضرورت نہیں جس امام کے قول کو اقرب الی السنۃ پائیں وہی شریعت ہے اور اسی پر فیصلہ دیتے رہیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ مختلف عدالتوں میں نہیں ایک ہی عدالت کے ایک ہی جج صاحب کبھی ایک سے ہزاروں لیکر ایک امام کے قول پر فیصلہ دیں گے اور وہی صاحب دوسرے مقدمہ میں دوسرے سے ہزاروں کما کر دوسرے امام کے قول پر فیصلہ صادر فرمادیں گے اور بتحقیق آپ کے یہ سب شریعت ہوگی۔

اور شاید اس وقت آنکھیں کھلیں اور یہ کہنا پڑے کہ

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

ہمارے مخاطب وہ حضرات نہیں ہیں جو کہتے ہیں کہ فقہ حنفی ہمارے لاشوں پر آئے گی ان کی بہادری اور جرأت معلوم ہے عائلی قوانین کی فقہ ان کے جیتے جاگتے آئی ہے انگریز کے ورثہ میں ملے ہوئے قوانین ان کے ہوتے ہوتے چل رہے ہیں جو فقہ حنفی سے خود ان کے نزدیک ہزار مرتبہ زیادہ مخالف قرآن وسنت ہیں وہ ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاشوں پر نہیں ان کے سامنے جاری ہیں اور یہ بہادر لٹس سے مس نہیں ہو رہے ہے۔

اہلحدیث میں سے جو حضرات حقیقۃً قرآن وسنت کی بالادستی چاہتے ہیں اور نفاذ شریعت کے جہاد میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں انہیں قرآن وسنت کا واسطہ دے کر پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ حضرات کی اس روش سے شریعت کے نفاذ کو کتنی تقویت پہنچ رہی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہم جو کتاب وسنت کو شریعت کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم شریعت میں فقہ حنفی کے منکر ہو جاتے ہیں یہ اہلحدیث پر سراسر الزام ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم امام ابوحنیفہ رح کی تحقیقات کو ہرگز حنفی شریعت نہیں سمجھتے اور نہ ہی ایسا کہتے ہیں ہم اسے حنفی فقہ ہی کہتے ہیں اور اس فقہ کا جو بھی جزئیہ قرآن وسنت کے خلاف ثابت ہو اسے چھوڑ دینے میں ہم ایک سیکنڈ کی بھی تاخیر نہیں کریں گے۔ خود حضرت امام کا یہ قول موجود ہے اذا صح الحدیث فھو مذھبی۔ اور احناف نے روز اوّل سے الی یومنا ہذا آپ کے اس واجب الاذعان قول کو کبھی چھپا کر نہیں رکھا بلکہ ببانگ دہل اس کا اعلان کرتے ہی رہے۔ خود امام صاحب رح کا اپنے بعض اقوال سے رجوع اور آپ کے شاگردان رشید کا آپ سے کثیر التعداد مسائل میں اختلاف وغیرہ اس کی کھلی دلیل ہے کہ ہم حضرت امام کے ہر تحقیق کو شریعت نہیں مان رہے ورنہ اس سے رجوع اور اس کے خلاف فتوے دینے کے کیا معنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام رح کے ارشادات اور تحقیقات میں پہلے بھی شکوک وشبہات ڈالے گئے ہیں اور اب بھی ڈالے جا رہے ہیں اور ڈالے جاتے رہیں گے حنفی حضرات نہ پہلے اس سے گھبراتے تھے نہ اب گھبراتے ہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں مگر طول مضمون سے بچنے کی خاطر اسے فی الحال ترک کیا جاتا ہے۔

احتساب یا انتخاب

مختصر سوال یہ ہے کہ آپ اس ملک کے غیر اسلامی عدالتی نظام کو بدل دینے کہ جب حق میں ہیں تو اس کی جگہ قرآن وسنت کی تفصیل و تشریح کے لیئے پہلے کسی فقہ کا احتساب کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی کون کونسی جزئی اقرب الی السنۃ ہے اور کون کونسی اس کے خلاف یا پہلے انتخاب کر لیتے ہیں کہ قرآن وسنت کی تعبیر و تشریح کیلئے فلاں فقہ منتخب کر لیتے ہیں پھر اس کی جو جزئی اقرب الی السنۃ نہیں ہوگی ہم اسے بدل دیں گے پہلے احتساب چاہیں تو وہ موجودہ دور کے کمیٹیوں کے ذریعہ ہوگا جن کا مبلغ علم ان کی حریص دنیا اور سرتا بقدم الحاد و دہریت سے انسلاک اظہر من الشمس ہے عائلی قوانین شہادت نساء دیت نساء رجم کے حد نہ ہونے وغیرہ کی شکل میں ان کی دیانت اور انصاف آپ دیکھ رہے ہیں بہر حال اگر پہلے احتساب چاہتے ہیں تو صاف یہ کیوں کہہ دیتے کہ ہم اس عدالتی نظام کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں جو انگریز بہادر سے ہمیں ورثہ میں مل چکا ہے اس لئے مصلحت یہی ہے کہ اکثریت کا حق تسلیم کر لیجئے قرآن وسنت کی حنفی تشریح و تعبیر کو کفریہ قوانین کی جگہ آنے دیجئے جو اتقی الامۃ سراج الائمہ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو حنیفہ رح سے ثابت ہیں جہاں بھی گاڑی رکی یا دوسرے امام کا قول اقرب الی السنۃ بلکہ اسہل والیسر للامۃ پایا گیا تو احناف کا عمل آپ کے سامنے ہے وہیں دوسرے امام کا قول لے لیا جائیگا جیسا کہ مفقودہ الزوج وغیرہ مسائل میں مخالفین شریعت بل کو موقعہ نہ دیجئے اور نہ اپنا نام اس فہرست میں لکھوائیے جو غیر اسلامی قوانین کی عمر درازی کے تگ و دو میں مصروف ہیں اور جو عند اللہ بھی مبغوض اور عند الناس بھی قابل نفرت ہو رہے ہیں۔

ایک کامیاب حربہ

اصحاب اقتدار نے سو پاپڑ بیلے نویں ترمیمی بل اور کیا کیا شوشے چھوڑے مگر قوم نے اسی منافقت پر حملہ کیا کامیاب مظاہروں سینکڑوں جلسوں جلوسوں دھواں دار تقریروں اور لاکھوں دستخطوں نے ان کی کچھ نہ دمی حزب اختلاف کا دامن پکڑا بنظیر کے حاشیہ برداروں نے اسے ضیائی شریعت امریکی ایجنٹوں کی پیش کردہ شریعت کا نام دیا کہا شریعت مانتے ہیں لیکن بل نہیں مانتے قوم نے کہا یعنی شریعت ایمان ہے مگر عدالتوں میں اس کے نفاذ کی تجویز نا قابل عمل سینٹ وغیرہ میں اس کا مسودہ پیش کرنے کے ہم دشمن ہیں۔

شریعت مانگتے ہیں ضیاء سے نہیں مانگتے جی بنظیر سے مانگیں گے قادیانیوں کو مسلمان کہنے والوں سے امید کی جا سکتی ہے کہ وہ شریعت نافذ کریں گے ضیاء سے نہیں قوم نے ایسے لچر اور پوچ دلائل کو مسترد کر دیا اور خود انہیں احساس ہوا کہ اس سے ان کی بُری شہرت میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اب پانسہ بدلا اور ملک کے کئی مشہور ترین تجربہ کار سیاست دانوں سے کام لینے کی ضرورت محسوس ہوئی اب فقہ حنفی کا نعرہ لگوایا گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ نعرہ ان تمام فضول بہانوں سے تشریعت بل کو ناکام بنانے کیلئے کامیاب حربہ ہے جو اس سے قبل ناپختہ کار سیاست زادوں سے لگوائے گئے لیکن چشم ما روشن دل ما شاد بخدا ہمیں خوشی ہے اور ہماری دلی دعا ہے کہ یہ نعرہ بغض معاویہؓ سے گذر کر حبّ علیؓ کا مقام حاصل کرے۔

جو بات چند سال قبل صرف متحدہ سنی محاذ نے کہی تھی اب ملک کے بڑے بڑے لیڈر وہی کہہ رہے ہیں خدا کرے قوم اور ملک کی غالب ترین اکثریّت کی اس دلی خواہش کو یہ حضرات آگے بڑھائیں اور صرف شریعت بل کو ناکام بنانے کیلئے نہیں بلکہ ملک و ملّت مذہب اور قوم کی صحیح خدمت کے طور پر اسے اپنا مقصد بنالیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ حضرات نعرہ بازی کی حد سے آگے بڑھ کر اسے واقعی سینٹ یا قومی اسمبلی میں کسی کے ذریعہ سے بل کی شکل میں پیش کردیں کہ یہی اس کی سچائی اور حقیقت پیرا ہونے کی واحد دلیل ہے تو امید ہے کہ خود مجوزین بل بھی جو حنفی ہی ہیں اپنی تجویز کے مقابلہ میں اسی تجویز کو پسند کریں گے اور ملک کا ہر حنفی اس کی حمایت کریگا ہم منتظر ہیں کہ یہ حضرات فقہ حنفی بل کب پیش کر رہے ہیں۔

واللہ الموفق والیہ ترجع الامور۔ ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

(مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی وخادم تحریک نفاذ فقہ حنفی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عکس مکتوب

حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدظلہ

جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

بنام

قاضی عبدالکریم خادم تحریک نفاذ شریعت کلاچی پاکستان

۷۸۶

محترم و مکرم دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مضمون ،، شریعت اسلامیہ کا نفاذ ،، موصول ہوا ۔ اصل بات یہی ہے کہ پبلک لاء فقہ حنفی پر مبنی ہو یعنی ملک کا عام قانون اور یہ اجازت دی جائے کہ جہاں شیعہ آبادی ہے وہاں اگر مدعی اور مدعی علیہ شیعہ ہیں تو انہیں ان کے مجتہد کو قاضی بنا کر دیدیا جائے اسی طرح جہاں اہلحدیث ہیں وہاں ان کے حسب منشا ان کا عالم قاضی دیدیا جائے وغیرہ ۔ میں تو یہ بات ۱۹۸۱ء سے کہہ رہا ہوں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے آپ کا یہ مضمون پہلے مواقف سے بہتر موقف پر مبنی ہے ۔ والسلام ۔

حامد میاں غفرلہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری نوٹ

واضح رہے کہ حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب مدظلّہ فقہ حنفی کا ملک میں نفاذ شریعت بل کے خلاف ایک ذلیل حربہ کے طور پر نہیں بلکہ متحدہ سُنّی محاذ اور تحریک شریعت وغیرہ کی طرح اپنا نصب العین سمجھتے ہیں اور اس لئے شریعت بل کے پاس کرانے کو آپ حکومت اور صدر ضیاء کا مذہبی فریضہ قرار دیتے ہیں۔

ملاحظہ ہو ماہنامہ بینات بابت اپریل ۸۶ء

ملفوظات

شیخ الحدیث حضرت مولانا **عبدالحق** صاحب مدظلہ العالی

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

و

سرپرست متحدہ شریعت محاذ کل پاکستان

شریعت بل اکابرین جمعیّۃ کی مساعی کا تسلسل

اسی مجلس میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شریعت بل کوئی نئی بات نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو ۱۹۳۵ء میں انگریزوں کے دور میں بھی شریعت بل پیش کیا گیا تھا حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ اور جمعیۃ علمائے ہند اس کی پشت پر تھے۔ الحمدللہ آج بھی اللہ پاک نے جمعیۃ علمائے اسلام کے بزرگوں اور شریعت محاذ کے رہنماؤں کو شریعت بل کی تحریک چلانے کی توفیق بخشی ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ اس میں دارالعلوم کا بھی حصہ ہے۔

عُلماء کرسی کے طالب نہیں

اسی مجلس میں یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ سرکاری لوگوں کو اور وکلاء اور عدالتوں کے بعض ججوں کو یہ اندیشہ ہو رہا ہے کہ اگر شریعت بل پاس ہو گیا، نظام شریعت قائم ہو گیا تو مولوی کرسیوں پر قبضہ کر لیں گے اور ہمیں کوئی پوچھے گا بھی نہیں۔

مگر ان کا یہ خیال غلط ہے علماء کرسیوں کی جنگ نہیں لڑتے دیکھئے میراث کا قانون علماء کی مساعی سے پاس ہوا تھا اب تک چل رہا ہے مگر ان میں سے کسی مولوی نے کرسی کا مطالبہ نہیں کیا کسی مفتی نے کسی جج سے کرسی کی جنگ نہیں لڑی ہمارے دارالعلوم کے دارالافتاء میں بھی وراثت کے مسائل آتے ہیں علماء بتاتے ہیں جج نافذ کرتے ہیں کسی مولوی کا اور جج کا آج تک نفاذ حکم میں بھی اختلاف نہیں آیا کہ مولوی نے یہ کہا ہو کہ جب فتویٰ میں نے دیا ہے مسئلہ میں نے بتایا ہے کرسی پہ بھی میں بیٹھوں گا۔

لہٰذا جب مکمل شریعت نافذ ہو گی تب بھی کرسی پر یہی حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھیں گے۔ ہمارے بوریہ نشین علماء صرف رہنمائی کریں گے
مسائل بتائیں گے انہیں اس کی فکر نہیں کرنی چاہئے۔

ماہنامہ الحق ص۹ بابت مارچ ۱۹۸۷ء

تمت بالخیر

والحمد للہ رب العالمین

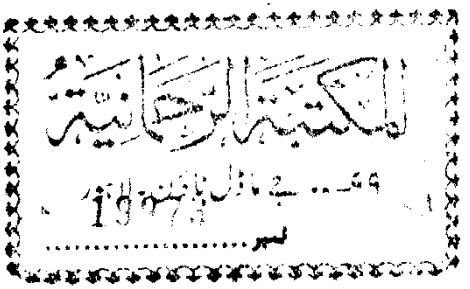

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ